ترانۂ قصیر

موسوم بہ

نغمۂ سخن سنج

۱۹۱۸ء

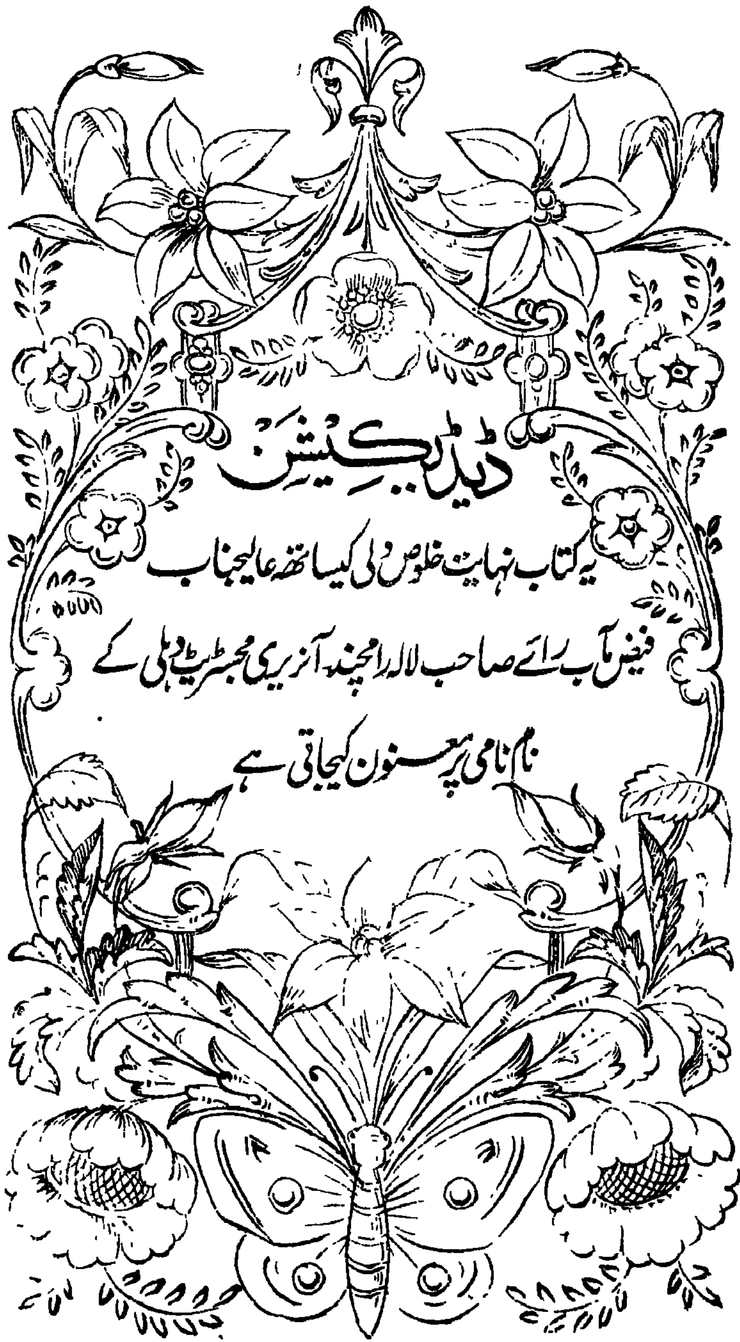
طلسم گوری شنکر قصیر دھلوی

۱۳۲۵

جناب منشی گوری شنکر صاحب قصیر دہلوی - ماتھر - انسپکٹر ٹرمینل ٹیکس
میونسپل کمیٹی - دہلی کا ذخیرۂ نایاب

جسمیں بےنظیر ٹھمریاں - لاجواب دادرے - عدیم المثال بھجن
درج ہیں - علم موسیقی کیلئے ایک بے بہا ذخیرہ موجود ہے - شائقین
اس سے فائدہ کثیر اٹھا سکتے ہیں

دلی پرنٹنگ ورکس دہلی میں باہتمام لالہ [illegible] داس چھپا


ڈیڈِکیشن
یہ کتاب نہایت خلوص دلی کیساتھ عالیجناب
فیض مآب رائے صاحب لالہ رامچند آنریری مجسٹریٹ دہلی کے
نام نامی پر معنون کیجاتی ہے



شبیه عیسی نوری سکر "قصیر"

دیباچہ

تمام ہندوستان کے شائقین علم راگ کو عموماً و ارباب نشاط کو خصوصاً یہ خوشخبری سنائی جاتی ہے کہ جناب منشی گو بی شنکر صاحب قصیر دہلوی جو اردو زبان کے ایک بے مثال شاعر ہیں انہوں نے اردو زبان کی شستگی و سلاست محاورات کی صفائی دکھانے کے علاوہ۔ ہندی زبان کی ٹھمریوں دادروں بھجنوں اور ہولیوں میں بھی ماشاء اللہ چشم بد دور اپنے لاجواب ذہن کی رسائی سے وہ کمال دکھایا ہے کہ گزشتہ بہت سے لکھنے والوں کے کلام کو پھیکا اور تقوص پارینہ بنا دیا۔

کہاں ہیں ہندی زبان کے شیدائی کدھر ہیں وہ منچلے جو ہندی زبان کی شیرینی لئے ہوئے بانکپن پر جان دیتے ہیں کس طرف ہیں وہ شوقین جو ایک ایک لفظ کو گنجینۂ معانی سمجھ کر اس محبوبہ دلآرا پر فریب مٹے جاتے ہیں۔ آئیں اور دیکھیں کہ قصیر صاحب نے اس میں فصاحت اور بلاغت کے کیسے دریا بہا دیئے ہیں۔ محنت سے سخت سنگلاخ زمینوں کو پانی بنا دیا ہے۔

کلام میں شوخی ۔ برجستگی ۔ شیرینی کے علاوہ کچھ اس لطف کی ادائیں نکلتی ہیں کہ ہندی زبان سے لذت آشنا اس کے انتروں ہی کو دیکھ کر نہ پھڑک جائیں تو ہمارا ذمہ۔

خاکسار

بیجناتھ ۔ دہلوی

مورخہ ۱۲ مئی سنہ ۱۹۱۷ء

نغمہ قصیر

ٹپہ ۔ بطرز ۔ بھول گیو سانُو جان کے

مار گیو جادو کر کے ۔ ایری جسو دہا تو را چھورا ۔
مار گیو ۔
قصیر پیا سن کان کنور مورے سر کرو ہر مجبور پڑھ کے
مار گیو

دیگر بہ زبان پنجابی

چھاڈ گیو مینو سائیاں وے
اسی تکدی کھڑی بُوہ وا نال وے
چھاڈ گیو
عشق دلوندا ساڈا نہیں جانڑ وا وے ۔ قصیر پیا دی او انہیں
بھائیاں وے ۔
چھاڈ گیو ۔

ملار۔ بطرز جھولا کن ڈارو

ساون آیو سیّاں نہیں آئے۔ اب موسے جھولا کون جھولائے

سانون آیو۔

اُمنڈ گھمنڈ بادروا گرجے۔ اے سکھی سُن سُن جیرا لرجے۔ دامنی دمک دمک ڈر پائے

سانون آیو۔

ایک تو موسے برہا ستائے۔ دوجے مُرلا شور مچائے۔ تیجے پپیہا پاپی بول سنائے

سانون آیو۔

سُنیو ری موری بگر پروسن۔ اُن بن ہیرا لاگو ترسن۔ سونی سیج پر جیا گھبرائے

سانون آیو۔

قیصرؔ پیا اب تک نہیں آئے۔ یہ برکھا رُت بیتی جائے۔ نا جانوں اُن کن بِرمائے

سانون آیو سیّاں نہیں آئے

ملار

ایسی رے بجائی بنسی شام نے۔ موسے نراو نار۔ ایسی رے

گوپیوں نے چھوڑیں دودھ دوہنی۔ گوپیوں نے چھوڑے ہیں لبار

ایسی رے بجائی۔

مُرلا جھنگار رے سکھی شور سُن - دادُر کرت پکار - ایسی رے
کوئی سکھی جھولے سنگ پیو کے - کوئی سکھی گاوت ملہار -
ایسی رے بجائی -
کوئی سکھی بیا کُل پی بنا - کوئی سکھی کرت بہار - ایسی رے بجائی
ایسی رے بجائی -

ملار دیگر

کیسی رے بجائی بنسی شام نے - سکھین پری پکار
کیسی رے بجائی -
اُمنڈ گھُمنڈ بادر گھر آئے - برسن لاگی رے پھوار - کیسی رے
بنسی کی دُھن سُن نگر نگر سے - اُمڈ چلے ری ندی نار - کیسی رے
رادھکا جھولیں اور کرشن جھولاویں - سب سکھی گاویں یہ ملار -
کیسی رے بجائی -
قصیر پیا آساڑہ سے گاویں - سانون بھادوں کنوار -
کیسی رے بجائی بنسی شام نے



ملار

چھائیں گھن گور گھٹا کاری کاری۔ بولت مور پپیہا ڈاری ڈاری

انترہ

بجری چمکت بادر گرجت۔ سن سکھی ہیرا تھر تھر رجت۔
بیتت رتیاں ترپت ساری ساری۔ چھائیں گھنگور۔
قصیر پیا بن نیند نہ آوے۔ گھری گھری پلچھن جیا گھبراوے۔
یاد آوت جب چھب پیاری پیاری۔
چھائیں گھنگور گھٹا کاری کاری۔

ملار گونڈ تال دادرا

گھر گھر کے بدروا سکھی چھون اور سے آئے۔
نا جانوں پیا پیارے کس دیس میں چھائے۔
گھر گھر کے۔
دامن کی دمک گھن کی گرک من کو ڈرائے۔ دن رین سکھی نین
مورے نیر بہائے۔ برکھا کی یہ رت پیا کے بنا جیا ترسائے
گھر گھر کے بدروا سکھی چھوں اور سے آئے۔

اُت مور دئی مارا سکھی شور مچائے ۔ ات دیکھ برہن موسے برہا اور ستائے ۔ قصیر پیا بن گھری پلچھن نہ سُہائے ۔
گھر گھر کے بدروا سکھی چھوں اُور سے آئے

ملار بطرز بجری چمکے ڈر موہے لگے اُمڈے دل

میہابر سے جیار اتر سے مت جاؤ پیا پیارے گھر سے
دیکھو پاؤں و ہرن کو ٹھور نہیں سب بھر گیئں تال تلیاں جھر سے
میہابر سے
بجری چمکت بادر کرکت پیا سُن سُن من لرجت ڈر سے
توری بنتی کرت ہوں قصیر پیا مت جاؤ چھوڑا ئے کرمورے کرسے
میہابر سے جیار اتر سے

ملار

ایری چھوں اور بدروا چھائے
جیا پیا بنا گھبرائے ۔ ایری ۔
گھنن گھنن گھن گرج گرج کر ہم برہن ڈرپائے ۔ ایری ۔
جھنگر جھنگر جھینگروا بولے ۔ مُرلا شور مچائے ۔ ایری ۔

پیہو پیہو کر پاپی پپیہا را پی کے بول سنائے۔ ایری۔
یہ برکھا رُت یوں ہی جائے۔ قصیرؔ پیا نہیں آئے۔
ایری چھوں اور بدروا چھائے۔

ملار دھانی

بادر آوت برہا ستاوت۔ پیا بن پل چھن نیند نہ آوت۔
بجلی چمک چمک ڈرپاوت۔ بادر آوت برہا ستاوت۔
مرلا کے شور سن جیا گھبراوت۔ کوئل کوک من ہوک اٹھاوت
پیہو پیہو پپیہا پاپی بول سناوت۔ پیا درشن کو جیا للساوت
بادر آوت برہا ستاوت۔
برہ گھٹا نت ہم پر چھاوت۔ نہیں کوئی پیا کو آن ملاوت
قصیرؔ پیا بن کچھو نہ سہاوت۔ نندن نین نیر جھر لاوت
بادر آوت برہا ستاوت۔

ملار

SAKET

تو نا جا سئیاں گھر سے۔ دیکھو رم جھم مینہا برسے
تو نا جا سئیاں۔

بجری کی چمک بادر کی گرگ سُن جیا رجے پیا ڈرسے۔
تو نا جا سیّاں
کاری پیری بادریا لو جو بنوا نپہ چھائیں سیّاں اُت گرجے اِت برسے
تو نا جا سیّاں
قصیر پیا برکھا میں تم بن۔ نندن جیا مورا ترسے۔
تو نا جا سیّاں گھر سے

ملار

ایسو رے بیدردی سیّاں مورا رے۔ رُت برکھا میں ستائے
ایسو رے۔
ساون میں آون کہہ گئے۔ آئے نہ پتیاں پٹھائے۔
ایسو رے۔
جب سے گئے موری سُدھ ہو نہ لینی۔ جوبن بیتو جائے
ایسو رے۔
قصیر پیا کو کوئی سمجھائے۔ یہ دُکھ سہو ہی نہ جائے
ایسو رے بیدردی



ملار پرج

ایری مان بادر جھک جھک آئے

ناجانوں پیا کون دیس میں جائے سکھی ری چھائے

بادر جھک جھک۔

دادر مور چکور کو کلا کوئل سبد سنائے

بادر جھک جھک

گھنن گھنن گرج گرج کر رم جھم مینہ برسائے

بادر جھک جھک

قصیر پیا بن رت برکھا میں نین نیر بہائے

بادر جھک جھک

ملار بطرز پیا پیارے اتنی ارج موری مان

پیا پیارے نا جا مجکو چھوڑ۔ بدریا چھائے رہیں چھوں اور

پیا پیارے۔

پاپی پپیا پی پی پکارے ترلا کر رہے شور

پیا پیارے۔

گھری پلچھن مو سے کل نہ پرت ہے بیاکل ہوت جیامور
پیا پیارے۔
قصیر پیا ساون میں ہم سے لگی پریت مت تور
پیا پیارے۔

ملار

سو پیا بن ترپ ترپ جیا جات
سن ایری سکھی موری بات
سو پیا بن

امنڈ گھمنڈ با درواگر جت۔ چپلا چمک ڈرپات۔ سو پیا بن۔
نس اندھیاری پپیہا را بولے۔ کوئل سبد سنات۔ سو پیا بن۔
اُن بن نس بھر سونی سیج پر۔ کاٹے کٹت نہیں رات۔ سو پیا بن۔
قصیر پیا سے کوئی یوں جا کہیو سب بیتی جات برسات۔ سو پیا بن

ملار دیس

ایری با دریا گھر گھر آوے۔ مورا پیا بن جیا گھبراوے۔
بادریا گھر گھر۔

انترہ

ایک تو سونی سیج ڈرت من - دوجے گھنن گھن گرجت گھن -
تیجے پون چلت سنن نن نن - اور رم جھم مینھ برساوے۔

بادریا گھر گھر

جھینگر جھینگر جھینگروا بولت - پیہو پیہو کرت پپیہا ڈولت - بن
مرلا چت پر کھولت - کوئلیا سبد سناوے۔

بادریا گھر گھر

قصیر پیا تم بن جیارا رے - سنبھلت سے ہے ہمسے نہ سنبھارے
برکھا میں مت جارے پیارے - ہم برہن یہ رت ترساوے
بادریا گھر گھر آوے۔

ملار سورٹھ

بادروا لاگے آنے۔
سکھی ہوسے ستائے برہانے۔
بادروا۔
رم جھم رم جھم لاگے برسن - لگو پیا بن جیا گھبرانے۔
بادروا۔

وادور مور پپیہا بولے۔ لگی کوئل سبد سنانے

باورروا

کل نہ پرت گھری پل چھن ان بن۔ لگے نین نیر جھر لانے۔

باورروا

قصیر پیا بن سونی سیج پر۔ جیا تر سائے برہا نے۔

باورروا لاگے آنے۔

ملار لطیف ٹھمری

رم جھم برست میہا نندن

کل نہ پرت گھری پل چھن بیرن

پیہو پیہو کر پپیہا بولے۔ بن میں مورنا چت پر کھولے۔

کوئل کوک سناوت ڈولے اور جھلین گروا جھنگارت۔

جھن جھن۔ رم جھم۔

دمک دمک دامن ڈرپاوت۔ سونی سیج پر جیا گھبراوت۔

قصیر پیا بن برہا ستاوت اوہ گھٹت ساون دن گن گن۔

رم جھم برست میہا نندن۔



ملار پیلو تال تیتالہ بطرز

رین بیتی جائے ہو بادرا شام

گھٹا کیسی چھائیں ری سکھی گھنگور۔ گھٹا کیسی۔

چمکت دامن ڈرائے جیا مور۔ بولت وادر مور چھوں اور۔
گھٹا کیسی۔

دیکھو برکھا کے اب دن رہے تھور۔ پتیاں بھی نہ بھیجیں ایسے بھئے ری کٹھور۔ گھٹا کیسی۔

قصیر پیا نا جانوں کت گئے موہے چھور۔ بہتیرے سمجھائے نہیں مانے کہا مور۔
گھٹا کیسی چھائیں ری سکھی گھن گھور۔

ملار جھنجوٹی

توری کنور کنہائی ٹھرائی چیترائی چھل بل ڈہنگ نئے نئے

گھر آئیں اندھیاری وئی ماری گھٹا کاری بن بولن لاگے مور۔
اری ایری بن بولن لاگے مور۔

گھنن گھنن بادروا گرجت۔ رم جھم رم جھم میہا برست اور پون چلت پروائی

جھکجھور۔ بن بولن لاگے مور۔
قصیر پیا بن گھری گھری پل چھن۔ بیتے جات ساون دِن گِن گِن
ناجانوں کِت چھائے چِت چور۔
بَن بولَن لاگے مور۔

ہوری بطرز۔ ڈاڈرڈاڑاڈاڑڈا

دیکھو سکھی شام کھیلت انوکھی ہوری
برجوری رنگ بوری سگری چُنرلوری
دیکھو سکھی۔
ڈگر چلت مو سے نِت لرائی لرت۔ کاہو سے ناہیں ڈرت اپنی چاہی
کرت۔ کرسوں پکر بنگری توری۔ بیّاں مروری۔
دیکھو سکھی۔
قصیر پیا بھیو ہوری کو کھلاری نیو۔ مانے نا ہمارا کہیو مار پچکاری گیو۔
بیچ برجبناری بنواری پت لینی موری۔
دیکھو سکھی شام کھیلت انوکھی ہوری

ہوری

مت مارے رے پچکاری تان تان
موری اتنی ارج ایک مان کان
مت مارے رے۔

سگری چونر بگاری ہماری عبیر گلال سے سان سان۔
میکو ساس نند دیکھے دیگی تان۔ تونے کھوئی رے شام موری
آن بان۔ مت مارے رے۔

بار بار موہے رنگ سے بورت ہے۔ کیا رے بان تو ہے پری
رے کان۔ قصیر پیا کو ہے تیرو دہیان مت موہے کان انجان جان
مت مارے رے۔

ہوری کافی

ہوری کھیلوں نہ توسے بہاری۔ موری نئی رے چونر رنگ بوری
اناری۔ ہوری کھیلوں نہ توسے۔

انترہ

ایک تو موری چنری بگاری۔ دوجے بھجودی ساری۔

سیجے بلم موری انگیا سوہی ۔ پھس گئی کور کناری ۔
چلا جا رے اناری نہیں دونگی میں گاری ۔
ہوری کھیلوں ۔
ہا ہا کھات تورے پیاں پرت ہوں ۔ بنتی کرت میں توہاری ۔
اجرا چھاڑ گھر جانے دے میکو مانو جی کرشن مراری ۔
سب برج کی ناری موسے دیکھیں کھلاری ۔
ہوری کھیلوں نہ توسے بہاری ۔
چیر پھٹو میرو گھونگٹ اگھرو ۔ لوگ ہنسیں دے دے تاری ۔
قیصر پیا موری مانت ناہیں ۔ ایسو ڈھیٹھ بنواری ۔
پت لینی ہماری بیچ لوگن ساری ۔
ہوری کھیلوں نہ توسے بہاری ۔

ہوری پیلو پروا

ہوری کھیلن کیسے جاؤں دئی ری ۔ اکت کھائی نہیں جات کہی ری ۔
ہوری کھیلن کیسے ۔

انترہ

بھور گئی تھی بنیاں بھرن کو ۔ گھیر شام گھ لاج لئے ری ۔

ہوری کھیلن۔

باربار واسے نبتی کرت رہی۔ ایک نہ مانی والنے میری کہی رے۔

ہوری کھیلن۔

کون سہے نت کی باراجوری۔ قیصر پیا سے بہتری بھئی رے۔

ہوری کھیلن۔

ہوری بطرز

رنگیلے سیاں اپنے ہی رنگ میں رنگ لے

سکھی ری وہ تو اچرا پکر موسے اٹکے
پنگھٹ کے نکٹ میکو جانے نہ دے

وہ تو اچرا پکر۔

انترہ

لپٹ جھپٹ پٹ کھولے گھونگٹ کے بیاں پکر موری جھٹکے۔
نپٹ نڈر الیو ڈیٹھ لنگر ہٹکا سے نہ کا ہو کے ہٹکے۔

سکھی ری وہ تو۔

سیس مکٹ جا کے ہاتھ لکٹ وہ تو ٹھاڈو نکٹ بنسی بٹ کے۔
ٹھمک ٹھمک پگ دھرت ادھر دیکھو لٹک لٹک نا چے مٹکے

سکھی ری وہ تو۔
عبیر گلال ملت مکھ کاہو کاہو کی مٹکی کو پٹکے۔
قصیر پیا جمنا جی کے تٹ وہ پھاگ کھیلت ڈٹ ڈٹ کے۔
سکھی ری وہ تو اچرا پکر۔

ہوری سورٹھ

شام موہے رنگ سے بھجو دی ساری
ایسو ٹنکھٹ نپٹ اناری۔ شام موہے۔

انترہ

مگھ میں لنگر کر پکر کے گاگر توک توک کر ڈاری۔
شام موہے۔
بھر پچکاری کچن پر ماری انگیا بگاری ہماری۔ ساس سنے پھر آنے
نہ دیگی نند سنے دیگی گاری۔ شام موہے۔
لاج نہ جانت کاہو کی نہ مانت نڈر بڑو بنواری۔
قصیر پیا نیو ہوری کا کھیلاری کیسی کرت بٹ ماری۔
شام موہے۔

ہوری

سکھی ری وا نے رنگ سے بگاری چنریا

چھین جھپٹ موری مٹک پٹک ۔

وا نے رنگ سے ۔

انترہ

برج رہی بر جونہیں ما نے کیسی کروں موری دیّا ۔ پنیاں بھرن میکو جانے

ندے ۔ موری روکے کھڑو ہے ڈگریا ۔

سکھی ری وا نے ۔

اتنی ارج کوئی کھیونند سے مانے نہ تیرا کنھیا ۔ جمنا کے نکٹ ٹکھٹہ

نے لپٹ موری پھوروئی ری گگریا ۔

سکھی ری وا نے ۔

قصیر پیا ہوری کا کھیلاری کون گام کا بستیا ۔ مٹک پٹک جا کی

دیکھ لٹک سب ستک گئیں لوگجریا ۔ سکھی ری وا نے ۔

ہوری بھیریں

شام موری چونر بوردئی ۔ سکھی ہوری کھیلت پنگھٹہ پہ آج ۔

موری چوڑ بور دئی۔

انترہ

ایک تو موری چُنری بوری۔ دوجے کوری گگری پھوری۔
تیجے ٹوک ٹوک کری انگیانئی۔ موری چوڑ۔
نامیں واسے بولی چالی۔ناموہے کچھو دیکھی بھالی دو ر جھپٹ موری
بیّاں گہی۔ موری چوڑ۔
لپٹ گیو وہ تو آن اچانک۔ بن پر وموسے کچھو نہ بانک۔
قصیر پیا موری سُنی نہ کہی رہی۔
موری چوڑ۔

ہوری بھیرویں

شام مت مارو رے پچکاری۔ موری بھیج گئی ساری۔
مت مارو رے۔
ساس سُنے موری نند سُنے گی رے۔ دیگی ہجارن گاری رے
مت مارو رے۔
ہاہا کھات تورے پیّاں پرت ہوں رے۔ بنتی کرت ہوں تہارے
مت مارو رے۔

قصیر پیا کر جور کھت ہوں۔ تم جیتے ہم ہاری رے۔
مت مارو رے۔

ہوری بھیرویں

شام مت وارو ہی ڈولے رے
بندرابن کنجن ہیں دیکھو موری آلی
کاہو پہ رنگ ڈارے کاہو کے گیند مارے۔
کاہو کا گھونگٹ پٹ کھولے رے۔
مت وارو ہی۔
قصیر پیا ایسو ہوری کا کھیلاری باٹ چلت پت لیت ہماری
کرت ٹھٹھوری ٹھکھٹہ آن بولے۔
مت وارو ہی۔

ہوری

اے میں ہوری کھیلن کیسے جاؤں پیا کیسی نہ بولے ایکبار
میں پنیاں بھرن کیسے جاؤں۔ رام
گگڈ بھر پچکاری رنگ ڈارے شام

انترہ

برجوری ملت گُلال ہٹیلو۔ برجو نہ مانے وہ تو چھیل چھبیلو۔
قصیر پیا نیا ہوری کا رنگیلو۔ گاری دیت مورا لے لے نام۔
اب میں بنیاں بھرن کیسے۔

ہوری بطرز

ہند میں کیسو پھاگ رچوری

رُت آئی کیسی ہوری چھاؤنی میں چھائی
رُت آئی۔
ایسی پیر رفیع الدین سے نے باغ بہاری لگائی۔ رنگ رنگ کے
بستر پہ پھنکے پھرت رنگ اور رائی۔
دھوم دنیا میں مچائی۔ کیسی ہوری۔
کلارک صاحب سکھی ڈپٹی کمشنر ہوئے جب یا کے ساعی۔
مسلمان ہندو کو پر سپر ایسی ہوری کھیلائی۔
ایک ہی رنگ میں ملائی۔ کیسی ہوری
پھیر سکھی والے نے دو پنتھ کی ایک کمیٹی بنائی۔ ایسی صفائی کرائی
دونوں کی پریت کی ریت بڑھائی۔

دکھا کے برائی بھلائی۔ کیسی ہوری

دیس دیس سے لوگ بولا کے نئی نئی پنیٹ لگائی۔
بھانت بھانت کی جنس لگا کے ایسی نمائش سجائی۔
بنج کی راہ بتائی۔ کیسی ہوری۔
کاہو کے تال مردنگ باجت سے ہے کہوں بجت شہنائی۔
بندرابن کنجن کا سکھی ڈیرن میں دیت آنند دکھائی۔
مگن سبھی لوگ لگائی۔ کیسی ہوری۔
عبیر گلال کی بھربھر جھوری ہل مل سب نے اڑائی۔
لال بدریا مانو پھاگن میں برسن کو گھر آئی۔
رنگ کی جھڑی لگائی۔ کیسی ہوری۔
قصیر پیا دلّی کے پیرجی سے نگڑی بات بنائی۔
سب کے من میں خوشی ولائی ایسی کری چترائی۔
ہوت دنیا میں بڑائی۔
کیسی ہوری چھاؤنی میں

ہوری بطرز۔ پالاگن کر جوری شام مو سے کھیلو نہ

کیسی کھیلت ہوری۔ شام نئی چونر بوری

انترہ

میں دود ہ بیچن جات سکھن سنگ - مارگ روک رہوری
چھین جھپٹ موری گاگر پھوری اور بنگری سب توری -
جھٹک بیّاں جھکجھوری - کیسی کھیلت ہوری -
باجت تال مردنگ ڈہول دف ناچت گنتہہ کشوری -
گاوت گاری دے دے تاری - نیوری گمان بھروری -
نکٹ جمنا کے کہروری - کیسی کھیلت ہوری -
کاہو کے لال گلال ملت ہے - کاہو سے کرت ٹھٹھوری -
کاہو کے رنگ انگ پر ڈارت - کاہو مارت گلچوری -
برجو نہیں مانت گوری - کیسی کھیلت ہوری -
قصیہ پیا واکو بھاگ انوکھو - گھر گھر شور مچوری - کون سے نت کی
بار ہوری شکھٹہ بیر پوری - چلو کہوں انت بسوری -
کیسی کھیلت ہوری -

ہوری بطرز - ہماری کوئی چریاں لیسلوموں

آج رنگ ڈارسنگ گوری - موپہ ڈگر چلت نکھٹہ جھپٹ -
رنگ ڈارسنگ گور -

ایک تو ہمری چُنری بوری - دوجے سگری بنگری توری -
تیجے گھونگٹ پٹ جھٹک لئو - رنگ ڈار سٹک گئو -
لاکھ کہی وہ تو ایک نہ مانو - عبیر گلال سے مُکھ میرو سانو -
اچھو انکھن میں کھٹک رہو - رنگ ڈار سٹک گئو -
قصیر پیا واکی دیکھو ڈھیٹھائی - کر سوں پکر موری موری کلائی -
اور باٹ میں ماٹ پٹک دیو - رنگ ڈار سٹک گئو -

ہوری بھیرین بطرز

اب توری بانکی چتون من بس کر لینو

موری ساری ساری رنگ ڈاری دیکھو دیکھو بنواری -
ایسو نیٹ اناری ہوری کو کھیلاری - موری ساری - ساری -

انترہ

چھین جھپٹ موری گاگر پھوری - بنیّاں مروری لوری جوراجوری گوری
اور دینی گاری - موری ساری ساری -
قصیر پیا واکی بان بُری رے - ڈگر چلت جت تت نت پت لیت
ہماری -
موری ساری ساری -

ہوری حمیر۔ بطرز

توری بالی سی عمر الجھے نیناں

رنگ ڈاری رے بہاری۔

ساری ساری رے ہماری۔

دوڑ جھپٹ جھپٹ پنگھٹ تٹ پنٹ اناری پچکاری بھر ماری۔

رنگ ڈاری رے۔

قصیر پیا دیکھو دیکھو بنواری۔ بھیو جاری نیو ہوری کا کھلاری ہم ہاری۔

رنگ ڈاری رے۔

ہوری مانڈ۔ بطرز

چندا کاری راڈ ہولا محلان کیوں نہ

دیکھوری گوری کھیلت ہوری برجوری لوری کان۔

بیّاں مروری چُریاں توری گاگر پھوری آن۔ بھر پچکاری مکھ پر ماری پنٹ اناری تان۔ گوری برجوری لوری کان۔

قصیر پیا کوری نیوری کیسو بھیوری گمان۔ ساری ہماری ساری بگاری عبیر گُلال سے سان۔ گوری برجوری لوری کان۔

ہوری بطرز

چیندا وسے پل پل وہیں جاندا وہیں جاندا سے

شام سے ہوری کھیلونگی کھیلونگی آج

انترہ

پھاگ کھیلن کو وہیں موسے جانا۔ جہاں کھڑو کانا جہاں کھڑو کانا۔

کانا سے ہوری کھیلونگی کھیلونگی آج۔

ساس نندیا دورنیا جیٹھیاں سے۔ کرکے بہانا میں کرکے بہانا۔

کانا سے ہوری کھیلونگی کھیلونگی آج۔

قیصر پیا وا کو ہوری کے دِنن میں۔ ناچ نچانا لو ناچ نچانا۔

کانا سے ہوری کھیلونگی کھیلونگی آج۔

ہوری بطرز

موپہ بار اجوری کررنگ ڈارو

کیسو شام سُندر مت دارو

انترہ

موری بوردی رنگ ساری میں برجبت ہاری وہ روسے کے نگھ ٹھاڑو

کیسو شام سندر مت وارو۔
عرج برج و سے ایک نہ مانی لٹو گھونگٹ جھٹک ہمارو آنکھن بھرت
عبیر نہ ڈرت قصیر کھیلاری لوبزارو۔
کیسو شام سندر متوارو۔

ہوری بطرز

سکھی ری اپنا بلم میکو مانگاری دے دی بھاگن کے دن چار
سکھی ری پنیاں بھرن میکو جانے نہ دیوے کرت شام موسے رار۔

انترہ

کھیلت موری برجوری گوری مورت موری کلائی۔ساری ہماری ساری
اناری پور دلی رنگ ڈار۔
سکھی ری پنیان۔
قصیر پیا برجونہیں مانے نے گلال مکھ سانے۔کرجورت کہی بتیاں
پرت رہی ہنتی کرت گئی ہار۔
سکھی ری پنیاں بھرن۔

ہوری پرج

ماے نہ بہاری رنگ ڈارے ہنس ہنس کے

انترہ

ڈگر چلت موسے رار کرت۔ کر مورت کلائی کس کس کے ماسنے نہ

بہاری

نیناں ری بلاوے موہے سینوں سے بلاوے واکے گن جاؤں

بن بن کے ۔ماسنے نہ بہاری۔

نڈر کھیلاری پت لیت ہماری بیچ ساری برج ناری وہس وہس کے

ماسنے نہ بہاری۔

قصیر پیا یا لنگر کے نگر میں۔ لاج گنوائی بس بس کے

ماسنے نہ بہاری۔

ہوری

جاؤں پنیاں بھرن کیسے گھر سے۔

دیکھو گمھ مین چھیل ٹھاڑو روکے گیل۔

جاؤں پنیاں۔

عبیر گلال سے کے چھارے ہے بادر اور کیسر رنگ برسے۔

جاؤں پنیاں۔

بھر پچکاری مورے مارت مکھ پر ڈرت نہ کاہو ڈرسے۔

جاؤں پنیاں۔

ڈگر چلت مو سے چھیڑ کرت نت لپٹ جھپٹ کچ پرسے۔

جاؤں پنیاں۔

قیصر پیا ہوری کے دنن میں رار کرے کو لن گرسے۔

جاؤں پنیاں بھرن کیسے۔

دادرا بطرز

کہیں لچک لچک چلت موہن آوے

شام موری لپک جھپک پٹک مٹک پھوری۔ جو راجوری۔
دیکھو ری گوری بیاں مروری سگری چوریاں توری۔ موری۔
لپک جھپک پٹک مٹک پھوری۔

انترہ

اودھر اودھر ہر یک دھر نسیٹ نڈر ڈیٹھ لنگر بیچ ڈگر پکڑ کے کر۔
ٹھگ نے موسے ٹھگوری۔ موری۔ لپک جھپک پٹک

مٹک پھوری۔

نجاؤں بیر بھرن نیر جمنا تیر ہوت بھیر۔ وقصیر اُتار لیت پیر الیسوری بیر پروری۔ موری لپک جھپک پٹک مٹک پھوری۔

ٹھمری کھماچ

شام بن کیسی بیرن بھئی رین۔ پرت نہ کاہو بدھ چین
شام بن۔

اُن بن لُن دن نیند نہ آوت۔ پلک نہ لاگت نین۔ شام بن۔
ترپ ترپ جیا اُتی گھبراوت۔ مکھ سے نکست بین۔ شام بن۔
کاسے کہوں دُکھ اپناری سجنی ناکو دھیر دھریں۔ شام بن۔
سوکھ سُولسخی زُت تُسیرنب وہاں پھولین ندین۔
شام بن کیسی بیرن بھئی رین۔

ٹھمری اپچ

پیا بن نہ کٹت گھری گھری اُلجھن سکھی ترپ ترپ بیتت لُن دن
پیا بن۔

نردئی نکان کہا پری رسے بان۔ نا جانوں سوتن برما سے آن کن۔

پیا بن -
قصیر پیا رست برہن دیکھو - کل نہ پرت جیسے مین جل بن -
پیا بن نہ کٹت گھری گھری پل چھن -

ٹھمری کھماچ

کان جل بھرن جانے نہیں دیت -
بیچ ڈگر پکر پت لیت -
کان جل -
بھورے ہی بھور نکستے ہی گھر سوں چھپیں جھپٹ لئی گاگر سوں -
روکی سا ہن ہمیت - کان جل -
ناجانوں کت گیوری بھاج - موری اینڈوی چوراکے شام آج
ڈھونڈ پھری بن کھیت - کان جل -
قصیر پیا موسے کر ٹھرائی - ساس نندیا سے گاری دیوائی
تنک بات کے ہیت - کان جل بھرن -

کلار سورٹھ

نہیں آئے پیا گھبرائے جیا برکھا رت موہے ستاوت ہے

نہیں آئے پیا۔

انترہ

بادل کی گرک بجلی کی دمک اور چمک چمک ڈرپاوت ہے۔ کوئل کوک پپیہا کی ہوک مورا تن من پھونک جلاوت ہے۔

نہیں آئے پیا۔

دن رین چین نہیں پرت سکھی۔ نت نین نیر جھرلاوت ہے۔
ہوں کل سے قیصر پیا بکل موہے کل ایک پل نہیں آوت ہے

نہیں آئے پیا۔

پیلو بروا

شام گوری ہو پنیاں بھرن نہیں دے۔
برجوری کرکنوے پینڈ پر گاگر چھینو ہی لے۔
آوت جات نت چھیرت میکو۔ دیکھو چھل بل پیا کے۔

پنیاں بھرن۔

نپٹ نڈر کیسو ڈھیٹھ لنگروا۔ ڈرت نہ کاہو ڈر سے۔

پنیاں بھرن۔

قیصر پیا برجو نہیں مانے۔ ایسو نرونی سیاں رسے۔ پنیاں بھرن۔

بھیروں

چنچل چپل موسے کر چھل بل سوتن گھر رین رہے
جیا کل سے بیکل سن سن پل پل نہیں یہ دُکھ جات سہے۔
سوتن گھر رین رہے۔
تڑپت اُن بن گھری گھری پل چھن۔ ترس ترس ورگ نیر بہے۔
سوتن گھر رین رہے۔
قصیر پیا نہیں آئے برائے کن۔ لنسدِن گن گن بیت گئے۔
سوتن گھر رین رہے۔

ٹھمری بطرز

نندیا نہ جگاؤ راج دونگی گاری

موسے بتیاں نہ بناؤ شام ہاری توسے
جاؤ جاؤ کا ہے کرت نیہو رے مورے جانے چھل بل تورے
رتیاں گنوائیں جا کے گھر ساری ساری۔
بتیاں نہ بناؤ شام۔
تو تو زدئی نہیں مانت کاہو کی کہی۔ اپنی کرت بنواری نہ ہماری جی۔

قصیر پیا تم ہی کھیلاری چلو ہم ہی اناری ناری۔
بتیاں نہ بناؤ شام۔

ٹھمری بطرز

آج جیا میں مورے بس گئی رے

گگرنگ لنگر ٹپک دی رے۔

انترہ

دیکھو ری برجوری جھٹک بیاں موری۔ نرکھ سب گوری سٹک گئی رے۔
گگرنگ لنگر ٹپک دی رے۔
قصیر پیا بڑو نپٹ اناری چونر ساری پھار گیہوری۔ بنواری صورت پیاری پیاری کھٹک رہی رے۔
گگرنگ لنگر ٹپک دی رے۔

ٹھمری بطرز دادرا

سو موراسیّاں وہیں جاو رے

سوتنیاں کے دوارے پیارے ناہیں جاؤ رے۔

انترہ

پر گھر جائے رہت نہیں آدر۔ لاج نہ گنواؤ آؤ۔ ناہیں جاؤ رے سوتنیاں کے دوارے۔

قصیر پیا توری بنتی کرت ہوں رے۔ مانجاؤ بات موری مانجاؤ رے۔

سوتنیاں کے دوارے۔

ٹھمری بطرز

نردئی سے پیت دئی نہ کرو

جب پیت بھئی پر بیت گئی سکھی دیکھو یہ پریت کی ریت نئی۔
جب دھیان نہ تھا کچھ گیان نہ تھا۔ اب گیان بھیا سب بیت گئی

جب پیت۔

جب پریت بڑھی اُن کی ہر ی تب آس گئی من کی سگری۔
قصیر پیا نہیں سوچ رہا جو بیت گئی سو بیت گئی۔
جب پیت بھئی۔

دادرا بطرز

ٹانڈا وہیں کھول آو بنجارا رے

چھیلا منکو نہ چھاڈو منجھدھار رے
ندیا گہیری ناؤ جھوجری۔ کون کھواؤن ہارا رے۔
چھیلا میکو نہ چھاڈو۔
قصیر پیا توری بنتی کرت ہوں۔ تم بن کون ہمارا رے۔
چھیلا میکو نہ چھاڈو منجدھارا رے۔

مانڈ

پیا پیارے نہ جارے سوتن کے دوارے مانو جی موری بات
مانو جی موری بات۔
مینھا برسے بجری چمکے چھائی اندھیری رات۔ آؤ آؤ وارو رابیو
جات کہاں اترات۔ پیا مانو جی موری بات۔
قصیر پیا توری بنتی کرت ہوں چھاڈو نہ مورا سات۔ پل پل چھن چھن
تم بن نسدن جوبن بیتو جات۔
پیا مانو جی موری بات۔

ٹھمری بطرز صنم اپسرا

کروں میں بنتی تہاری سیّاں نہ چھیڑو مگہ میں پکرکے بیاں
کہ دیکھیں ساری نگر لوگیاں ہماری تمری کریں ہنسیاں
کروں میں بنتی۔
چلت ڈگر تم لنگر نہ روکو۔ ہمیں نہ ندن قصیر ٹوکو نہیں تو گاری
میں دونگی توکو کیا ہے ہنسے گھیریں کسو کی گیّاں۔
کروں میں بنتی۔

ٹھمری بطرز

موہے ڈگر چلت دینی گاری رے

شام موری ڈگر چلت پت لینی رے
باراجوری کیسی کینی کیسی کینی۔ دیکھو موری آلی بیّاں گہہ لینی۔
سیّاں کہا گت کینی۔ موری ڈگر چلت پت لینی رے۔
کرسوں پکر کر لنگر جکڑ کے کرک کرک کر کائیں موری چوریاں
قصیر پیا دیکھو دیکھو چٹ چٹ ناگر نکھٹ گاری دینی رے۔
موری ڈگر چلت پت لینی رے۔

دادرا سپلو پر و البطرز

موراجیارالگاکے لیو جات

سکھی ری سیّاں مورا رے نہ پوچھے موری بات رے
نہ پوچھے موری

انترہ

جب سے گئے موری سُدھ بسرائی رے۔ جوبن
بیتو ہی جات ۔ نہ پوچھے موری بات ۔
قیصر پیا سے نیہا لگا کے رے جیارا ہمارا پچتات رے ۔
نہ پوچھے موری بات ۔

ٹھمری کھماچ

دیکھو شام سندر برج راج آج ۔ مورے مارکے پچکاری گیوری
بھاج ۔
دیکھو شام سندر
ٹوٹ گئی کوری سر کی گگریا ۔ بھیج گئی موری سگری چنریا ۔
کیسے جاؤں سکھی اپنی ڈگریا ۔ بیچ ڈگر لنگر موری لینی لاج ۔

دیکھو شام سندر۔

اُت شام ہماری نِت رار کرت ۔ اِت ساس نندیا دیکھ جرت
قصیر پیا سب نام دھرت ۔ لیسے نپٹ اناری سے پروری کاج
دیکھو شام سندر۔

کہروا پیلو بروا ۔ بطرز
بنگلہ کی جھیل چلو راجا مہرا

بات چلت موری انگیا لگاری رے ۔ بھر پچکاری ماری نپٹ اناری رے ۔ بات چلت۔

انترہ

ایک تو موری چُنری لگاری سچ مرور انگیا ساری پھاری رے
بات چلت۔

بنیاں جھٹک چُریاں کرکائیں اور موری انگری سے مندری اتاری رے
بات چلت ۔

بیر کا موتی میر و تورو ۔ جھٹک لئی مورے کانن کی باری رے۔
بات چلت ۔

قصیر پیا سنگ کیسے نبھے گی بیچ لاکھن لوگائی پت لیت ہماری رے ۔ بات چلت

ٹھمری لطیف

سیاں تورے پیاں لاگوں بیاں نہ مرور

اے شام موسے جھوٹی ٹھوٹی بتیاں نہ بول
جبسے کہت نہ رہت سوتن گھر۔ آج کدھر گئے پٹ کھول۔
موسے جھوٹی جھوٹی بتیاں نہ بول

تم تو لنگر بھئے نپٹ نڈر نس بھر ڈولت ہوادھر اُدھر۔ ہم جانی سب تمہاری چترائی اب قصیر پیا بھئے کیسے انمول۔
موسے جھوٹی جھوٹی بتیاں نہ بول

ٹھمری

گگرلنگر موری سرسے اُتار لینی۔ ڈگر چلت نرولی موسے گاری دینی
گگر لنگر موری سرسے اتار لینی
قصیر پیا نگہٹ ٹٹ جھپٹ لپٹ جھپٹ ناگرنٹ رارکینی
گگر لنگر موری سرسے اتار لینی

سورٹھہ

کہاں پری بان سکھی دیکھو کان موہے سوتی کو آن جگائے گیو
بھرکٹی کمان نردئی تان مورے چیتون بان لگائے گیو
کہاں پری بان۔
نس نہ گھٹت سکھی بپیر بڑھت کیسے آن ہیں پران سمائے گیو
کہاں پری بان۔
نہیں جان ہیں جان قیصر پیا ایسی مرلی کی تان سنائے گیو
کہاں پری بان۔

ٹھمری کھماچ

پک کان کنور دھرادھر اودھر مگھ جھگر گگر موری پھور گیو۔
کر پکر جب کر دیکھو نڈر لنگر گوری ناحق بیاں مرور گیو۔
پک کان کنور
چوڑا گھار کر کنٹھ ڈار موتیں کا ہار تاک تور گیو۔
قیصر پیا جھکجھور تور موری بانک ٹاک وہ چور گیو۔
پک کان کنور۔

ٹھمری

چھب دیکھ سکھی منموہن کی میں چکت رہی من کی من میں۔
وا کی جھلک پلک تن کسکت رہی ۔ جیسے برچھی رن کی سن میں
بھرکٹی کمان اور نین بان سے گھائل کرتن کی تن میں ۔
چھب دیکھ سکھی ۔
ایک دمک مکٹ کی چمک گئی مانو بجری گھن کی گھن میں ۔
قیصر شام سنگ پھرت پھرت رہی تھکت تھکت بن کی بن میں
چھب دیکھ سکھی منموہن کی ۔

پیلو بروا

کیسی بری بان پری رے گوری کان ۔
کیسی بری بان ۔
بن بن ڈولت گوئیں چراوت ہے کرت گمان ۔
کیسی بری بان ۔
قیصر پیا ایسو چھیل چھبیلو مارت نین بان ۔
کیسی بری بان ۔

ٹھمری

آج موسے بالم روسوہی جائے
کیسی کروں کیسی کروں دیکھو موری آلی۔

موسے بالم۔
مکھ سے نہ بولت من کی نہ کھولت کن بیرن بہکائے۔

آج موسے۔
قصیر پیا نہیں مانے وہ منائے بہتیرے سمجھائے۔

آج موسے بالم روسوہی جائے۔

سندہ کالنگڑہ

ہو چھیل موری گیل گیل مت ڈولے رے۔
موری گیل گیل۔

انترہ

ہو چنچل چھیل مت چل موسے چھل بل۔ انٹولی جن تولے رے
موری گیل گیل۔

دکھیت ہیں برجناری ساری ٹھاری۔ بات چلت مت بولے رے۔ موری گیل گیل۔

ہٹ نٹکھٹ موری چھاڑ جھپٹ بٹ۔ اپنی ڈگر پر ہولے رے۔ موری گیل گیل۔

قصیر پیا تو سے نیک نہ ڈر رہو۔ بیچ ڈگر مکھ کھولے رہے موری گیل گیل۔

ضلع کھماج

آج مورے نینن نیند نہ آئے۔ جیا گھبرائے کن پیا بِرمائے۔ مورے نینن۔

انترہ

جب سے گئے موری سُدھ ہُو نہ لینی۔ پاتی بھی نہ بھیجی ایسے من سے بھولائے۔ مورے نینن۔

ترپ ترپ مو سے بُہو دن بیتے۔ قصیر پیا کو کوئی لائے سمجھائے۔

مورے نینن۔

ٹھمری کھماچ بطرز

جاگ رہی میں تو پیا کے اُملے

ہار گئی میں توان کو منائے شام سکھی

موسے روٹھو ہی جائے۔

ہار گئی میں تو۔

انترہ

بندرابن چھاڑا مادہوبن چھائے۔ لکھ لکھ پتیاں اُودہو کو پٹھائے۔ کُبری کے سنگ سکھی نیہا لگائے۔

قیصر کان کل لاج گنوائے۔

ہار گئی میں تو۔

ہوری بھیرویں

یانند کے لالا نے ایری سکھی موہے بھور ہی بھور جگائی دی

انترہ

سوتی تھی میں رنگ محل میں رے۔ موری چھبتاسے چدریا اٹھائی دی

موہے بھورے ہی۔

کر مورا پکر کلائی موری جھٹکی۔ ہوری کی دہوم مچاےدئی۔

موہے بھورے ہی۔

عبیر گلال ملو مورے مکھ سے۔ رنگ ڈار ڈارا نہواے دئی

موہے بھورے ہی۔

قصیر پیا یا نند کے ندن سنے رے۔ ہوری کھیل کھیل بورادئی

موہے بھورے ہی

ٹھمری ہمیر بطرز

توری بالی سی عمر الجھے نیناں

چلو جاؤ جی بلم نہ لگاؤ چھتیاں۔ چلو جاؤ۔

انترہ

تورے جیا کی کپٹ جانت نٹکھٹ۔ کاہو اورسے بناؤ میٹھی میٹھی بتیاں

چلو جاؤ جی۔

موری چھاڑو جی قصیر پیا گیل چھیل۔ وہیں جاؤ شام۔ جہاں جاگ رتیاں

چلو جاؤ جی بلم نہ لگاؤ چھتیاں۔

ٹھمری بطرز

جاؤ جاؤ کاہے ٹھاڈے دوارے گر باہیں رے

ہٹو جاؤ جاؤ مو سے باتیں نہ بناؤ رے۔ رتیاں گنوائیں جہاں
سیتاں وہیں جاؤ رے۔
ہٹو جاؤ جاؤ مو سے باتیں نہ بناؤ رے
قصیر پیا ایک پرت نہ سید سے ہے۔ نین جھپت نہیں کھلت انیدے
جھوٹی جھوٹی سوہیں کاہے کھاؤ رے۔
ہٹو جاؤ جاؤ مو سے باتیں نہ بناؤ رے

ٹھمری بطرز

ایک چتر نار کر کے سنگار

سن بھنک تنک بنسی کی تان۔ مورے نکسو جات سکھی۔
تن سے پران۔ نہیں پرت چین گھری گھری پل چھن
سن بھنک تنک۔
ایک بیر ٹیر نہ سنائی پھیر ہم ترس ترس گئیں ہیر ہیر
بن قصیر پیا ترپت لسندن۔ سن بھنک تنک۔

ٹھمری بطرز

ٹانڈا وہیں کھول آؤ بنجا رے

جاؤ جاؤ رے ہمارے مت آو رے

جاؤ جاؤ

انترہ

جا سنگ بتیاں کرت دن رتیاں - واہی کو چھتیاں لگاؤ رے

جاؤ جاؤ۔

وقصیر پیا تم ہم سے نہ بولو رے۔ ناحق جیا نہ جراؤ رے۔

جاو جاو ہمارے مت آو رے

ٹھمری پیلو بروا

تھارے گوری نین لگے دکھ دین

انترہ

بانکی بانکی چتون عجب نکیلی - جیا میں چبھت دن رین -

تھارے گوری -

اِن نینن کی دیکھت ہی چھب ۔ قصیر بھئے بے چین ۔
تھارے گوری ۔

ٹھمری

مَت بُولے دئی مارے پپیہارے مورے دُوارے
موہے یاد پیا کی نہ دِلارے جارے جارے ۔
مت بولے دئی مارے ۔

انترہ

ایک تو سونی سیج نہ بھاوت ۔ دُوجے بجری چمک ڈراوت
تیجے بادر جُھک آئے کارے کارے ۔
مت بولے دئی مارے
ہم برہن کو کاہے ستاوت ۔ پیہو پیہو کہہ کہہ بول سُناوت
تورے پنکھ پکر کر ڈاروں نیارے نیارے ۔
مت بولے دئی مارے
قصیر پیا نا جانوں کِت چھائے ۔ او وہ بدی پھر آجھو نہیں آئے
برکھا کے یہ دن بیتے جائیں سارے سارے ۔
مت بولے دئی مارے ۔

دادرا الطرز

پیا اُٹھو جاگ رے اکیلی ڈر لاگے

نہ سوئی سیّاں سات رے۔ جوبن یوں ہی جات رے۔

جوبن یوں ہی جات رے

سگری رین سوتن گھر جاگے رے۔ بھری نہ پوچھے سیاں بات رے

جوبن یوں ہی جات رے۔

اُن بن نندن تارے ہی گن گن۔ پرات تلک کاٹی رات رے

جوبن یوں ہی جات رے

برہ اگن تن بھڑکن لاگی رے۔ جروہی جات سب گات رے۔

جوبن یوں ہی جات رے

قصیر پیا کیسے دُکھ وائی رے۔ کبھو نہ چھتیاں لگات رے۔

جوبن یوں ہی جات رے۔

ٹھمری

کل پرت نہ پل ہوئی ایسی بیکل پری بہنک تنک کان بسری۔

کل پرت نہ پل۔

ایک پھونک مار سلگائے دئی۔ تن من برہن جیسے کس رہی
یاسے دیکھ دیکھ سن ایری سکھی۔ نگری میں مچی بس رہی بسری
کل پرت نہ پل

نزدئی کان جمنا پہ آن مارے تان بان وہ کس کسری
سرون سنت دھن نا چیت لندن سگئے سدہ بدہ بھول بھان سی
کل پرت نہ پل

اب تکت تکت کہا دیکھت رہی جن ہاتھ دیو موہن جسری۔
قصیر شام کے اودہر دہری سوکھی لکری ٹیکت رس رہی۔
کل پرت نہ پل۔

ٹھمری سپر پردہ بلاول

کپٹی سے پریت نہ کرے ایری دئی
نہیں اسکے پالے پڑے ایری دئی

انترہ

سو سو بیر لبوا اس ولاوسے توبھی ایک نہ چیت دہرے۔
اوگن چیتوت گن نہیں مانت۔ قصیر کہاں لگ دکھ بھرے یاری دئی
کپٹی سے پریت نہ کرئیے۔

ٹھمری کھماچ

تیرا ملنے نہ کنہیا موری بات ۔ مورا چھین جھپٹ دودہ کھات

ترا ملنے نہ کنہیا ۔

سُن ری جسودہا گُن کنور کے ۔ موسے بار بار اترات ۔

تیرا ملنے نہ کنہیا ۔

قصیر پیا وہ تو اپنی کہت ہے ۔ ہمری سُنت مُسکات ۔

تیرا ملنے نہ کنہیا ۔

ٹھمری

اُن بِن ایک پل نیند نہ آئی رے ۔

سِگری رین آنکھوئیں گنوائی رے ۔

انترہ

جب سے شام پردیس سدھارے ۔ سونی سیج مینکو نہ سہائے رے

اُن بِن

قصیر پیا کی دیکھو ڈھٹھائی ۔ پریت کی ریت میں توکر بچپائی رے ۔

اُن بِن ۔

ٹھمری کھماچ

موسے ایک پل چھن نہیں پرت چین۔
تورے جب سے لگے سوتن سے نین۔

موہے ایک پل

موری ایک بتھا سن ارے سکھی سگرے جب سے شام نہیں آئے
کبھی۔ دیکھو موہے پھرے وا کے کیسے نین۔ سکھ دیکے ہمیں دکھ
لاگے دین۔ موہے ایک پل۔
کل کیسے پڑے موہے پی کے بنا پتیاں بھی نہ بھیجیں ایک دنا
کوئی کہو قصیر سے اتنے بین۔ انکھیوں میں کٹت موری سگری رین
موہے ایک پل چین نہیں۔

بھیروں

رسیلی مت مارے ری نیناں بان۔ ان نینن کی سار نجانے
قصیر پیا انجان۔ رسیلی مت مارے ری۔

دیگر بھیروں

شام بنا دن رین سکھی ری مورے جیا کو پرت نہیں چین تڑپ تڑپ

موسے یہ دِن بیتے گجر گری سب رَین۔
سکھی ری مورے۔
قصیر پیا درشن کو اُن کے نت ترست یہ نین۔
سکھی ری مورے جیا کو

ٹھمری بطرز

کبھی اِت آیو بانکو یار

پپیہا مت پی کے بول سُنا۔ موسے سوتی کو نہ جگا رے۔
پپیہا مت پی کے بول۔
اُڑ جا رے چلا جا رے ولی مارے۔ مورا نِندن جیا نہ جلا رے۔
پپیہا مت پی کے بول۔
پی پی پپیہا یا پی تو کیا رٹ سے ہے رے۔ پی گھر پی کہو جا رے۔
پپیہا مت پی کے بول۔
ایک تو برہ کی میں ماری مرت ہوں رے۔ دوجے تو نہ ستا رے
پپیہا مت پی کے بول
قصیر پیا بن کل نہ پڑت ہے رے۔ بیا کل ہوت جیارا رے
پپیہا مت پی کے بول۔

ٹھمری کافی

جل کیسے بھریں سجنی سگری۔ مکھ بٹھاؤ و شام روکے ڈگری۔
جل کیسے۔

انترہ

پنگھٹ کے نکٹ ٹکھٹ ٹانے لپٹ موری چھین جھپٹ پھوری گگری
جل کیسے۔
موری اُرج برج سے نہ راکھی گرج وانے اپنی کہی نہ سُنی ہمری۔
بھری مٹک جھٹک کری ٹپک چٹک گئو سٹک بگاڑ چنری سگری
جل کیسے بھریں۔
سیس مکٹ جاکے ہاتھ لکٹ بیتنے جب سے سُنی وا کی بسری۔
قصیر پیا کچھو سُدھ نہ رہی ہیں تو بھول گئی ڈگری نگری۔
جل کیسے بھریں۔

بھیروں

ہمارا جوبن وایوں ہی جائے۔
سیّاں کن سوتن برمائے۔

جو بنوا یوں ہی۔

سینوری موری بگر پروسن۔ نت اٹھ جیا گھبرائے۔

جو بنوا یوں ہی جائے۔

ایک تو موری بالی عمریا۔ دو بجے برہا ستائے۔

جو بنوا یوں ہی جائے۔

قیصر پیا کیسے دُکھ دائی۔ کبھو نہ گر والگائے۔

جو بنوا یوں ہی جائے۔

بھیرویں

کاہو سے مت کرے من تو پریت۔ بُری رے۔

جگت کی ریت۔ کاہو سے مت کرے من تو۔

انترہ

بھائی بند اور کٹم قبیلہ۔ نہیں کوئی کاہو کا میت۔

کاہو سے۔

تن مَن دھن سب یوں ہی جائیگو۔ جوں بالو کی بھیت۔

کاہو سے۔

چھاڈ گماں اب ہار مان کے۔ سب جھگڑے لے جیت۔

کا ہوسے۔

جو تُو قصیر چاہے موکش آپنی۔ گا رام نام کا گیت۔

کا ہوسے۔

ٹھمری پیلو بروا

ہو بالم مت جا مُورسے اکیلی مینکو چھوڑ۔

انترہ

جو تو پیا پردیس گون کینو۔ جوبن جائیگو چھن موڑ۔

اکیلی مینکو چھوڑ۔

قصیر پیا تورے پنیاں پرت ہوں رسے ہنتی کرت کرجوڑ۔

اکیلی مینکو چھوڑ۔

ٹھمری جے جے ونتی

جو تُو پیا پردیس رہیگا۔ تم بن یہ دکھ کون سہیگا۔

جو تُو۔

برہ کی گھٹا جب چھائے گی پیارے پیہو پیہو پپیہا کہے گا برکھا میں پیا تو

مت جا رے نینن نیر قصیر بہیگا۔ تو جو پیا پردیس رہیگا۔

ٹھمری کھماچ

چھیڑ گھاٹ پر ایری دئی۔
موسے چھیڑ کری دیکھو کان نئی۔

موسے چھیڑ۔

انترہ

سب بستر اُتار کنارد ہر سے جل دہاریح جب نہان گئی۔
نے کان اُٹھائے قدم پہ چھڑ سے سکھی کیسی یہ اُنکی بان بھئی۔

چھیڑ گھاٹ پر۔

کرجور جور ہم ہار گئے کہا جانے وانے کہا ٹھان لئی۔
جب بنتی ہاتھ اُٹھائے کری اور لاج لئی تب جان دئی۔

چھیڑ گھاٹ پر۔

اب یا برج میں نہ بسو سجنی بہتیری واکی تان سہی۔
قصیر پیا یہ کان کتھا بندرابن سکھین آن کہی۔

چھیڑ گھاٹ پر۔

ٹھمری بطرز

موسے ہر کی بتا دیجو ڈا گریا

من موہ لیو کیا باوریا۔ کانا نے بجا کے بانسریا۔
من موہ لیو۔

انترہ

سدھ جات رہی تن من کی دئی۔ میں تو بھول گئی برج ڈاگریا۔
من موہ لیو۔
قصیر پیا ٹھاڈو کنجن میں۔ جمنا کے نکٹ تٹ ناگریا۔
من موہ لیو کیو باوریا۔

ٹھمری

نہیں جانیدے ری پنیاں بھرن کو کان۔ مکھ ٹھاڈو ہی رہت رٹت
جھگروٹھان۔ نہیں جانیدے ری۔

انترہ

سانوری صورت جا کی موہنی سی مورت۔ گھونگٹ کھول کھول مکھ گھورت
چھیر کرت بُری بان۔ نہیں جانے دے ری۔

ڈگر چلت روکت پنگھٹ تٹ۔ ٹاروری ڑرت کاہوبدہ نہیں نٹ کھٹ
کیسی ہٹ کرت نادان۔ نہیں جانے دے ری۔
قصیرؔ پیاوا کی بنتی کرت رہی۔ کرجورت اور اتنی کہت گئی۔
چھاڑ گمان موری مان۔ نہیں جانے دے ری۔

بھیروں بطرز

اب توری بانکی چترون من بس کرلینو

شام توری جانی پہچانی نٹھرائی چترائی وہیں جاؤ جاؤ جہاں رتیاں گنوائیں
پیا توری جانی۔

انترہ

قصیرؔ پیا چھلبل کہاں سیکھے۔ اتنی ڈھٹھائی چلو چلو ہٹو ہٹو موسے
نہ سُہائی۔ پیا توری جانی۔

ٹھُمری بطرز

دِنوا بہت گئے بیت

کنہیا موسے بات چلت میں اٹکے

انترہ

چھین جھپٹ موری دُودھ کی مٹکیا۔ دھر سر اوپر مٹکے۔
کنہیا مو سے باٹ چلت۔
اری سکھی یہ ڈیٹھ لنگروا بنت اُٹھ چوز جھٹکے۔
کنہیّا مو سے باٹ چلت۔
جائے کہونگی قصیر نند سے۔ جو وہ یا کو ٹکے۔
کنہیّا مو سے باٹ چلت۔

ٹھمری

کرو نہ ٹھٹولی مو سے ہٹو نہ کنہائی رے۔
کر پکرت موری چولی مسکائی رے۔
کرو نہ ٹھٹولی مو سے۔

انترہ

ہا ہا کہا ت توری بنتی کرت۔ دیکھو ہوگی رے شام موری جگت ہنسائی رے
کرو نہ ٹھٹولی مو سے۔
لاج کی ماری وا سے کہہ نا سکت ہوں۔ دیکھو جی قصیر پیا مانت ناہی رے
کرو نہ ٹھٹولی مو سے۔

آنند بھیرویں

پنیاں نہ جاؤں۔ دیکھو ٹھاڑو مگھ میں کان۔

پنیاں نہ جاؤں۔

انترہ

آوت جات برجوری کرت نت بھر پچکاری مارت تان۔

دیکھو ٹھاڑو مگھ میں کان۔

قیصر پیا ایسو ہوری کو کھیلاری۔ چنری بگاری رنگ سوں سان۔

دیکھو ٹھاڑو مگھ میں کان۔

پنیاں نہ جاؤں۔

بھیرویں طرز

مورا پیہر وا جانے ندے

ڈیٹھ لنگر وا مانے نہیں۔

انترہ

آپ تو جاسے مادہوبن چھائے۔ ہم پرہن کو چھاڑا یہیں۔

ڈیٹھ لنگر وا مانے نہیں۔

ہمسوں اود وہ کرائت بلم رہے۔ ایسی پریت کی ریت بھی دیکھی کہیں۔
ڈیٹھ لنگروا مانے نہیں۔
قصیر پیا مانے نہ منائے سمجھائے سب سکھیاں بیٹھ رہیں۔
ڈیٹھ لنگروا مانے نہیں

بھیرویں

نہ جانوں کب آوے سجن سکھی مورا۔ سجن سکھی مورا
سجن سکھی مورا۔ نا جانوں کب آوے۔

انترہ

آون کہہ گئے اجھو نہ آئے۔ لِن دن جیا ترساوے۔ سجن سکھی مورا
نہ جانوں کب۔
برہ اگن میں جری جات ہوں۔ اوہر سو وہ ارس پیاوے۔ سجن سکھی مورا
نہ جانوں کب۔
بمنا سگن بچار مورے انگنا۔ کب پیا درس دکھاوے۔ سجن سکھی مورا۔
نہ جانوں کب۔
قصیر پیا کو کہہ سمجھاوے۔ ہے کوئی آن ملاوے۔ سجن سکھی مورا۔
نہ جانوں کب۔

ٹھمری بطرز

دُکھوا میں کاسے کہوں موری سجنی

گگڈوامیں کیسے بھروں سُن گوری۔

ڈگر چلت روکت نٹ کھٹ نٹ بارا جوری کرت ٹھٹھوری لوری۔

گگڈوامیں کیسے بھروں۔

نا ملنے کاہو کی کہے ری سکھی ڈِیٹھ لنگر چھیڑ کرت نہ ڈرت کیسوری

نڈر موری مٹک جھٹک قیصر پیا دیکھو دیکھو توری۔

گگڈوامیں کیسے بھروں۔

بھیروں بطرز

بادِ بہاری آ کے پکاری گُل کی سواری آتی ہے

جارے پیارے موسے نہ سارے جانی تہارے من کی بات

انھیں کو جاؤ گر والگاؤ جن سنگے گنواؤ ساری رات۔

جارے پیارے موسے نہ سارے

جانی تہارے من کی بات۔

کاسے نیہو رے کرت ہو مورے قیصر پیا تم بھورے ہی بات

جیا نہ جرا و ہٹو ہٹو جاؤ جاؤ باتیں نہ بناؤ موہے نہ سہات۔
جا رے پیارے موہے نہ ستارے
جانی تہارے من کی بات۔

ٹھمری بطرز
کبجا نے جادو ڈارا

کانا نے لاج گنوائی۔ سن ایری جسودہا مائی۔
کانا نے لاج گنوائی۔
ہم سب چھاڈ گئے مادہو بن ہیں۔ کبجا سے پریت لگائی۔
کانا نے لاج گنوائی۔
اونچ نیچ جانی نہ للچ نے۔ کیسی کری نٹھرائی۔
کانا نے لاج گنوائی۔
قیصر پیا سارے برج نگر کے۔ گاوت لوگ لگائی۔
کانا نے لاج گنوائی۔

دہن کھماچ

دیکھو کبھو چھلبل کینو مورا من ہر لینو۔

بتیاں بنا کے میٹھی میٹھی پیاری پیاری۔

دیکھو کیسو چھلبل۔

انترہ

کل نہ پرت گھری گھری پل چھن چھن جیا ترست نہ رہت دیکھے اُن

بن۔ ترپ ترپ بیتی رین ساری ساری۔

دیکھو کیسو چھلبل۔

سہسے بہانا کر جاوے ری سوتن گھر۔ ایسو ری نڈر نہیں مانت کا ہو کا ڈر

دقصیر پیا سے کہہ کہہ ہاری ہاری۔

دیکھو کیسو چھلبل کینو مورا من ہر لینو۔

پرچ

شام دی نئی نئی پریت کرت ہے۔

سانجھ اور سویرے پھیرے کرت ہے تیرے میرے۔ سمجھائے

تو لرت ہے۔ ایری دی نئی نئی پریت۔

ہمسوں بنائے بات سوتنیاں کے جائے رات۔ بندن جیرا

جرت ہے۔

ایری دی نئی نئی پریت

قصیر پیا کیسو چنچل چپل۔ من چتون ہی ہرت ہے۔
ایری دی نئی نئی پریت کرت ہے۔

بھجن بطرز

ہماری کوئی پچڑیاں لیسلو مول

مان من مورکھ رے نادان۔
کر رام چرن کا دھیان۔
مان۔

انترہ

رام نام بن گھری گھری پل چھن۔ بیتے جات نسدن یوں ہی گن گن
اجھو سمجھ بھگوان۔ مان۔
آتم گیان بن گت نہیں تیری۔ موہ مایا نے مت ہے پھیری۔
اتنی سمجھ سجان۔ مان
بھائی بند او کٹم قبیلہ۔ چار دنن کی ہے یہ لیلا۔
انسوں نیہہ نہ ٹھان۔ مان
قصیر پیا جھوٹے سب ناتے۔ انت سمے کچھو کام نہ آتے
جگ سب سپن سمان سان

پیلو بروا لطرز

مینو مت چھیڑو رے عمر ناداں

منکو نہ ستاؤ سیّاں ۔ منکو نہ ستاؤ رے
وہیں جاؤ جاؤ سیاں ۔ منکو نہ

انترہ

رین دِنا سو تن سے رہت ہو ۔ ہمسے دور او کرت نہ لجاوے ۔
منکو نہ ستاؤ سیّاں
ہم جانی توری نٹھرائی چترائی سب ۔ نیناں نہ ملاؤ ہٹو جیا نہ جراؤ مے
منکو نہ ستاؤ سیّاں ۔
مو سے نہ سہاویں ایسی باتیں قیصر پیا ۔ جو من مانے واہی گر وا لگاؤ ر
منکو نہ ستاؤ سیّاں ۔

جنگلہ بروا لطرز

نیناں کسونبی رنگ ہو گئے

چترہ گھوری پہ آج بنرا بنی گھر آیو ۔ بنی گھر آیو ۔ بنی گھر آیو ۔ بنی گھر
آیو آیو مہاراج بنرا بنی گھر

انترہ

سر سونیکا سہرا بندھایو۔ ہیرا موتی رتن جڑایو۔ بنی گھر آیو۔ بنی گھر آیو۔ بنی گھر آیو

آیو آیو مہاراج بنرا بنی گھر۔

جب بنرے نے سہرا اُٹھایو۔ بنری کے من بھایو۔ بنی گھر آیو بنی گھر آیو بنی گھر آیو

آیو آیو مہاراج بنرا بنی گھر۔

اُمنڈ گھمنڈ بادر گھر آئے۔ دھن کا مینھہ برسایو۔ بنی گھر آیو۔ بنی گھر آیو۔ بنی گھر آیو

سُندر دُلہن اور سُندر ہی دولھا۔ مکھہ سیں دیکھہ لجایو۔ بنی گھر آیو۔ بنی گھر آیو۔ بنی گھر آیو

آیو آیو مہاراج بنرا بنی گھر۔

قصیر سیا ہر ایک ہی گھر میں۔ رکمن کرشن بسایو۔ بنی گھر آیو۔ بنی گھر آیو۔ بنی گھر آیو

آیو آیو مہاراج بنرا گھر۔

بنرا جھنجوٹی

بنی بنرے کو مبارک ہو۔

آج سب رہس بدھائی دو۔

بنی۔

انترہ

بنرا لے بنری گھر آیو۔ سب سکھین مل منگل گایو۔ شبھہ گھڑی سبھہ دن لیو

بنی بنرے کو مبارک ہو

جھم جھم اس گھر رہوے شادی۔ نت نت گھری پل ہووے آبادی۔
اور قصیر پیا نرکھو۔ بنی بنرے کو مبارک ہو

پرج

ہاں ہاں بٹ روکت کان پنگھٹہ کی۔

انترہ

نیر بھرن نہیں دیت سکھی ری لپٹ جھپٹ پھورت مٹکی۔

ہاں ہاں۔
قصیر پیا بندرابن سکھیں چھپ چھپ دیکھ دیکھ جا کی ٹکی۔
بٹ روکت کان پنگھٹہ کی

ٹھمری تلنگ کھماچ بطرز
پیسرن کی لیگوباک

شام بن ایری ورئی نین کی نیند گئی۔

انترہ

جب سے گئے ابتک نہیں آئے۔ ترپت بھور بھئی۔

نینن کی نیند گئی۔
ناجانوں اُن کن برمائے۔ بات بھئی کوئی نئی نئی۔
نینن کی نیند گئی۔
قصیر پیا سوتن بن سوتن۔ کہیں پی کی راہ لئی۔
نینن کی نیند گئی۔

پیلو بروا

تہارے گوری کمر چلت بل کھائے۔

انترہ

آوت دور دہرے سر گاگر دوجی کانکھ دبائے۔
تہاری گوری کمر چلت بل کھائے
قصیر پیا جوبن مدہ ماتی بردہ ہوئے پچھتائے۔
تہاری گوری کمر چلت بل کھائے

ٹھمری کھماچ

دیکھو دیکھو اچھے سیّاں چھاڈو موری بائیں رے۔
ساری رے اناری توئے چریاں کرکائیں رے۔

انترہ

مانو جی تقصیر پیا اتنی ارج موری بار ا جوری بیاں سیّاں پکڑو موری ناہیں رے دیکھو دیکھو۔

ٹھمری بطرز

کاگا رے جا رے جا رے

نہ جا رے نہ جا رے سوتن کے دوارے۔ سیّاں سے ہم کہہ ہارے نہ جا رے نہ جا رے۔

انترہ

مان گھمنٹ نت پر گھر گون سون لن د ن۔ ات اُت ہوت پر چا رے نہ جا رے جا رے۔

لاکھ کہی موری ایک نہ مانی۔ تقصیر پیا جیا ٹھانی سوتن گھر بسوے کو۔ کیسی کروں نہ مانے کہا جانے بیرن۔ کیسو کیسو کینو ٹوا رے۔ نہ جا رے جا رے۔

بھیرویں بطرز

ڈارڈاڈاڈارڈاڈارا۔ ڈِرڈِرڈارڈارڈاڈا۔ ڈرڈاڈاڈرِڈاڈارڈا۔
مُوردی۔ مُوری نرم کلائی دیکھو۔ دیکھو نند کے چھیل۔ نگھہ بارا جوری گوری
موردی۔

انترہ

نہ مانے بہاری کاہو کا کہاری۔ میں تو پر جبت ہاری۔
پنٹ اناری کوری مٹکی جھٹک پھوری۔
موردی۔
قصیر سیا نت پنگھٹ بٹھا ڈو۔ کرت ٹھٹوری ہنس ہنس نٹ کھٹ
بنواری سکھی کھوں کہاری۔ بیئاں پکڑموسے جھکجھوری۔
مُوردی۔

ٹھمری

دیکھو دیکھو مت چھیرو نگھہ چلت بہاری۔
میں تو لاکھن بار توسے کہہ کہہ ہاری۔
دیکھو دیکھو مت۔

قصیر پیا تورے پیّاں پرت ۔ تم کاہیکو اتنی رار کرت ۔
چلو ہٹو ہٹو جاؤ جاؤ دونگی گاری ۔
دیکھو دیکھو مت ۔

بھیرویں طرز

اُٹھو گوری سانورا چلا پردیس

شام بن گوری آنکھین نیند نہیں ۔

انترہ

جب سے گئے آون کی اُنکے تکتی ہی راہ رہیں ۔
آنکھین نیند نہیں ۔
تڑپت لوچن لال بہلے رہی ۔ انسون دہار بہیں ۔
آنکھین نیند نہیں ۔
قصیر پیا سوتن برمائے چنچل چپل کہیں ۔
آنکھین نیند نہیں ۔

ٹھمری کھماچ

پیا کو مناسے کوئی لائے سمجھائے ۔

مورا دِن دِن جوبن بیتو ہی جائے۔
پیا کو منائے۔

انترہ

جب سے گئے موری سُدھ ہو نہ لینی۔ آپ نہ آئے نہ پتیاں پٹھائے
پیا کو منائے کوئی لائے۔
قیصر پیا کھو لیسے دُکھ دائی سے۔ نیہا لگا کے کوئی کیسے سکھ پائے
پیا کو منائے کوئی لائے۔

ہوری بطرز

وہ تو مدھوا پیئے متوارو
وِیّاری وہ تو ہوری کھیلت مگھ ٹھارو۔
ہٹو ہٹو ری سکھی واسے بچکے چلو۔
وہ تو ہوری۔
عبیر گُلال ملت مکھ اوپر اور قمقمے مارت نیارے۔ رنگ سرنگ۔
انگ پر ڈارے کھیلے پھاگ سیّن سوں نزارو۔
سکھی ری وہ تو۔
کاہو کے سر کی پھوری گگریا۔ کاہو کی بورسے چونریا۔ ہمری شام

سکھی روکے ڈگریا۔ کرے ہے رار متوارو۔
سکھی ری وہ تو۔

قیصر پیا بر جو نہیں مانے ڈھیٹھ بڑو ہنواری۔
کر جورت بنتی کراری ترسے ہے نہ کاہو بدہ ٹارو۔
سکھی ری وہ تو۔

ہوری بطرز

سیّاں مجھے دھانی رنگ ساری منگادے

دیکھو ساری ساری رنگ ڈاری ہماری۔
کیسو نپٹ اناری بھیو ہوری کو کھیلاری۔
ساڑی ساری۔
ابھی منگائی۔ نئی رنگوائی کہا کھ لے گھر جاؤں۔
قیصر پیا دیکھے گا تو دیگا۔ لاکھن ہی مو ہے گاری۔
دیکھو ساری ساری رنگ ڈاری ہماری۔

ہوری بطرز۔ نہ چھیڑو سیّاں بالی عمر لرکیاں

نابورو دیکھو رنگ سے ہماری نئی ساری

چلو جاؤ جی جاؤ بنواری - نابورو -
ساس نندیا دورنیاں جھٹنیاں دیکھیں گی دیونگی گاری -
نابورو -

بھورسے ہی بھور نہ تم ہمکو ستاؤ کانا ؛؛ راہ لو اپنی ذرا چال دکھاؤ کانا -
ہمسے اسطرح کی باتیں نہ بناؤ کانا ؛؛ سنبھلو سنبھلو تو سہی ہوش میں آؤ کانا
قصیر پیا میں تو سے ہاری -
نابورو دیکھو -

ہوری بطرز
ایسی چتر نار کر سنگار

کیسو نیپٹ اناری بھیو ہوری کو کھیلاری - دیکھو رنگ سے بگاری ساری
ساری رے ہماری - اور برجوری موری - موری گوری رے کلائی
کیسو نیپٹ اناری بھیو -

انترہ

کر ڈار ڈار گر یار کینی انگیا قصیر پیا تار تار - ایسی دھوم مچائی مائی
کنور کنہائی -
کیسو نیپٹ اناری بھیو ہوری کو کھلاری - دیکھو

ہوری ضلع جھنجوٹی

ایسے نپٹ نڈر ٹور سے پھیر اب کھیلوں نہ ہوری گوری بھبی سو بھی
نی چونر بگاری ساری رنگ سے اناری اور کہوں کیاری گاری
جو دی سو دی۔

ایسے نپٹ نڈر۔

انترہ

دیکھو گکھ میں پکر کر نٹ کھٹہ موری آج تو لاج لی سو لی سیں تو اتنی
ڈیٹھائی یا کنہائی کی ری مائی نہ سہوں کبھو جو سہی سو سہی۔

ایسے نپٹ نڈر۔

سن بات جات نہیں اُت ہات مورے کہہ سے نکس گئی
سو گئی۔ قصیر پیا یا لنگر کے نگر نہ رہوں نہ رہوں جو رہی سو رہی۔

ایسے نپٹ نڈر۔

ہوری ضلع جھنجوٹی

جارے جارے نندوارے مورے دوارے جن آرے
مت ہوری مچارے کہی لاکھ بار۔ تو نے تو بگاری ساری رنگ سے

ہماری ساری ساس نند دینی میکو گار۔

جارے جارے۔

انترہ

چھاڑو چھاڑو یہ ڈیٹھائی مانو کنور کنھائی کھار ہیگی بڑای موسے کرکے رار

جارے جارے۔

کاہوا ور ٹھور کھیلو پھاگ جھیل موری تیا گ گیل بھونیو کھیلار۔

جارے جارے۔

چلو باتیں نہ بناؤ ہٹو ہٹو جاؤ جاؤ ہوری واہی کو کھیلاؤ جاسے کرت پیار

جارے جارے۔

قصیر پیا واسے کہہ کہہ ہاری کاہے ہوت ہمارے پیارے گل کے ہار

جارے جارے

ہوری لطرز

موراپیہر واجانے ندے

موری چنریا بوری نئی دیکھو بوری نئی ری بوری نئی۔

موری چنریا۔

ڈگر چلیت گوری سر کی گگر پھوری۔ برجوری لوری گوری بیاں گہی۔

بوری نُی۔
پنٹ اناری پچکاری بھرماری۔اور انگیا بگاری ساری رہی سہی۔
بوری نُی۔
قصیر پیا بھیا ہوری کا کیسلاری بینا بیچ برجبناری پت لیت وُلی۔
دیکھو بوری نُی ری بوری نُی۔

ہوری

گڈوا بھرن نہیں دیت کنہائی رے۔
بیچ ڈگر دہوم ہوری کی مچائی رے۔
انترہ
بار بار رنگ ڈار ڈار۔ دیکھو دیکھو موسے ہے بھور سے ہی بھور اٹھوائی رے
گڈوا بھرن۔
عبیر گلال کے قُمقمے مارت۔پھولن کی گیندن سے لرت لرائی رے
گڈوا بھرن۔
دور جھپٹ پنگھٹ کے نکٹ ٹکھٹ سے لپٹ ساری چولی کھسکائی ری۔گڈوا بھرن
آگ لگو ایسے پھاگ کھیلن کو۔قصیر پیا موری لاج گنوائی رے۔
گڈوا بھرن۔

ہوری للِت

موری آلی میں نیناں کیسے جاوں ری
موری آلی میں ہوری کیسے کھیلوں ری
نِت ساس نند موسے کرت لرائی
موری آلی۔
لئے سنگ برجناری ٹھاڑو کھیلت بہاری من ماری گھر بیٹھی دکھ جھیلوں ری۔ موری آلی۔
قصیر پیا مورے جیا میں اُمنگ والے کے عبیر گلال مکھ میلوں ری
موری آلی۔

ہوری بہاگ

گوری جسمت نند دولار ہوری کھیلن نہ جائے گنوار۔
انترہ
بیچ ڈگر موسے کھینچ پیچ مکھ کینچ ٹلت رنگ ڈار۔
ہوری کھیلن۔
لپک جھپک اور کسک مسک موری انگیا دینی پھاڑ۔ ہوری کھیلن

قصیر پیاوا کی سارے نگر میں گھر گھر پڑی رہے پکار۔
ہوری کھیلن۔

ہوری بطرز

جن جاؤری آج کوئی پنیاں بھرن

موری روکے گئیں گوری گلیمن میں چھیل کیسی کرت سیل ساری ساری
لو بھجو وے رنگ ڈار ڈار۔
موری روکے۔
عبیر گلال کے قمقمے بھر نکھ تک تک مارت بار بار۔
موری روکے۔
ڈگر پکر کر ڈیٹھ لنگر لوری انگیا کے کر دینے تار تار۔
موری روکے۔
قصیر پیا بر جوبنہ سنت کر لاکھ جتن ہار ہار۔
موری روکے۔

ہوری بطرز۔ بدیسی سیّاں دنوا بہت گئے بیت

شام گوری گوا ہیں کیسیت پھاگ۔

انترہ

باجت تال مردنگ ڈھول دف گاوت ہوری راگ۔

گوری نگوایں کھیلت پھاگ

دن کیوں کھووت کہا پری سووت چل اٹھ بیٹھ ری جاگ۔

گوری نگوایں کھیلت پھاگ

عبیر گلال کے بادل چھائے رنگ کی رہی جھر لاگ

گوری نگوایں کھیلت پھاگ

قیصر پیا واسے ہوری کھیلن کو من میرے انوراگ۔

گوری نگوایں کھیلت پھاگ۔

ہوری کہروا طرز

بنگلہ کی جھیل چلو را جا مہرا

نگوایں بھگوا مچاوے نٹکھٹوا۔

پنیاں بھرن کیسے جاؤں پنگھٹوا۔

انترہ

لپک جھپک موری جھٹک مٹک پھورے۔

لپٹ جھپٹ کھولت گھونگٹوا۔ نگوایں بھگوا۔

بھر پچکاری رنگ انگ پر ڈارت۔
اَت گلال کرت ٹھگ ٹھٹوا۔ گھوا ایں بھگوا۔
قیصر پیا گھٹ پنگ انگ موسے نین ملائے کیو چلے ہے
اٹھوا۔ گھوا ایں بھگوا۔

ہوری بطرز

سیّاں تورے پیاں لاگوں بیّاں نہ مرور
رنگ دیکھو موری انکھیں بھرت گلال۔
بھر پچکاری ماری نیپٹ اناری ساری چونر ہماری کرڈاری رنگ لال۔
موری انکھیں بھرت گلال۔
الیو ہٹ کو ہٹیلو بھیو ہوری کو رنگیلو موسے کرت چھیڑ ہنس ہنس ہیر پر ڈوندر
لنگر کرے کاہو کا نہ ڈر کیسو قیصر پیا نٹ کھٹ نند لال۔
موری انکھیں بھرت۔

ٹھمری بطرز

کاہے ری نندیا مارے بول
نت کرت نندیا موسے رار

نکس دیت نہ دوار۔ نت کرت۔

انترہ

پیا سے مِلن کو جانے نہیں دیوے۔ جوبن دن رہے چار۔

نت کرت نندیا موسے رار

گاری دیت اِن دن ترساوت۔ سمجھت ناہیں گنوار۔

نت کرت نندیا موسے

قیصر پیا واکو رام بچاوے۔ جا گھر ایسی نار۔

نت کرت نندیا موسے۔

ملار لطیف

سن سکھی سیاں جوگیا ہو گئے

دیکھو سکھی سیّاں دکھواوے گئے ریسکھ کو لیگئے سات۔

دیکھو سکھی۔

انترہ

آپ تو جاوے سوتن گھر چھاوے۔ ہم برہن ترسات۔

دیکھو سکھی۔

بادر گرجت میہا برست بجری چمکات ڈرپات۔ دیکھو سکھی۔

قصیر پیا بن سو سیج پرن رن جیا گھبرات۔

دیکھو سکھی۔

مبارکبادی جھنجوٹی

ہونویں نت شادیاں تمہارے دوار۔

ہیرا موتین کا باندے سہرا۔ بنّا بنے طرحدار

ہونویں۔

سمدہی کے سمدہی ہل ڈارے۔ گل پھولن کا ہار۔

ہونویں۔

دولھا لے دُلہن گھر آوت۔ ہوئے ترک سوار۔

ہونویں۔

قصیر پیا دیں مبارکبادی۔ جُگ جُگ جئیں ہر بار۔

ہونویں نت شادیاں۔

پد تلنگ کھماج

ارے کیوٹیا رے ندیا پار اُتار۔

بیگ ہی جاؤ نیا لاؤ ہم کو ہوت اَبار۔ ندیا پار اُتار۔

جواب ملاح - کیوٹ ہنس کر جور کہت سُن کوشل راج کنوار -

یہ ترنی نہیں کبھو کیسے لاگے پار - ندیا پار اُتار -

جواب ملاح - چرن سے لگے سے رہی نہ سلا جگ یہ تو کاٹ کبار -

تمھری ایک پرست نہ رہے گی جیسی گوتم نار - ندیا پار اُتار -

جواب مہاراج - وہ تو ناری گوتم رِکھی یا سے دی اُبار -

کاٹ کی جائے گنگ کی گھڑا دوں مت کر سوچ بچار - ندیا پار -

جواب ملاح - لاکھ کہو مہاراج نہ مانو لیوں چرن پکھار -

جب تمھیں دیوں بیٹھا پر نہیں لاوں گھر تار - ندیا پار اُتار -

قصیر پیار گھونندن ہنس مرد بولے بچن اُچار - کرہو اپن من

بھائی کیوٹ جو جیہ چاہے تمہار - ندیا پار اُتار -

ارے کیوٹیا رے ندیا پار اُتار

مبارکبادی بطرز

جاؤ جی جاؤ بڑے دان کے دلانے والے

شادی کی آج میں مبارکبادی دینے آئی -

سنتے ہی میں اُٹھ دھائی - پھولوں کے گہنے لائی - سہرا کلغی سجائی -

طُرہ بدھی بن آئی - دیکھے مہاراج اُتو من مانی میری بدھائی -

شادی کی آج ہیں مبارکبادی

بنا بنی پہ سو ہے ہیرا پنا موتی لڑیسا

چاند کے اوپر دھورے تارا منڈل جھلکے جیسا۔

گاوری سب مل گوری۔ آو بدھائی لوری۔ یہی آسین دوری

جیو یہ جگ جگ جوری۔ ہنس ہنس گاری دیت اُگھاری

پیاری پیاری مل مل ناری۔ قیصر مگن بھئے لوگ لگائی۔

شادی کی آج ہیں مبارکبادی دینے آئی۔

ہوری بطرز

جاو جی جاو بڑے دان کے دلا ینولے

دیکھو جی دیکھو ساری رنگ میں بھیجو یے ڈاری۔

سہے نپٹ اناری۔ کیا الج بہاری۔ بھر پچکاری ماری۔

چونر گاری مہا بہیا۔ نپٹ نڈر رزدلی اور دینی گاری۔

دیکھو جی دیکھو۔

لوری کیسی لاری ہیو بیو بنواری کیسا۔

دیکھا نہ سنا شکھٹہ والنگر جیسا۔

کس کس کے انگیا پھارے ۔ ہنس ہنس گھونگٹ اُگھارے

نک سک چھب نین نیہارے۔ تک تک ٹھمکے مارے۔
کر بر جوری لوری گوری چُریاں توریں کر کی موری۔ قصیر پیا بنتی کرہاری
دیکھو جی دیکھو۔

ٹھُمری بطرز

پیا کر دھر دیکھو دھرکت ہیں موری چھتیاں
پیا ہٹو جاؤ واہی گھر جہاں جاگے ساری رتیاں۔ کیسی
بتیاں میٹھی میٹھی ہمسے کرت ہو پٹ نٹھر کاہے ہمری جراوت ہو
چھتیاں۔ پیا ہٹو ہٹو جاؤ۔
تم تو نڈر قصیر پیا اپنے ہی من کے موجی تم کاہو کا دکھ نہ جانت
چلو دیکھی دیکھی جانی جانی ہم تمری گھتیاں۔
پیا ہٹو ہٹو جاؤ واہی گھر جہاں جاگے ساری رتیاں۔

ٹھُمری بطرز

جاؤ جاؤ جی کنہائی موسے رار کیوں مچائی
دیکھو دیکھو نہ سہاوے موہے توری یہ ڈھٹھائی۔
دیکھو دیکھو۔

انترہ

مان جاؤ چلو جاؤ جاؤ تم کاہیکو ہمسے رار مچاؤ۔
آوت جات نت بار بار موسے کا ہے کرت لرائی۔
دیکھو دیکھو نہ سہاوے موہے توری۔
قصیر پیا کرجورت ہاری مانت بات نہ ایک ہماری۔
ڈگر چلیت نت نت چھیرت چلو ہٹو جاؤ جی کنہائی۔
دیکھو دیکھو نہ سہاوے موہے توری یہ ڈیٹھائی۔

دادرا راگ دہانی

کینونٹکھٹ پنگھٹ تٹ ٹھاڈو بنواری رے۔
پنیاں بھرت ٹھٹوری کرت ہنس ہنس گہت کچ ہماری۔
کینونٹکھٹ۔
اج برج موری ایک نہ مانت۔ اونچ نیچ کاہو کی نہ جانت
قصیر پیا دیکھو دیکھو گردہاری موری کوری توری گاگر پٹ اناری
کینونٹکھٹ پنگھٹ تٹ ٹھاڈو بنواری رے۔

مبارکبادی بطرز

آج رنگیلے رسیا دیکھے ملنے

گاؤ شادی کی مبارکبادی۔

آج بنا بنری گھر لایو۔ گھر گھر ساری ناری دُھوم مچادی۔

شادی کی مبارکبادی۔

نیگی نیگ بدہائی پاوت۔ ناچت گاوت خوشی مناوت۔

قیصر پیا کہہ سنادی گوادی

شادی کی مبارکبادی۔

دادرا بطرز

مجھے مادھوبن شام بولائے گیو ری

سو پیا بن درس ترس گئیں انکھیاں

انترہ

پیا نہیں آئے سوتن برمائے۔ کروری جتن کچھو سکھیاں۔

سو پیا بن۔

ہمسے نہ کہہ گئے ساری لنس رہگئے۔ سوتن کی ہٹ رکھیاں۔ سو پیا بن

قصیر پیا کی چھلبل گھتیاں - ایک ایک ہم لکھیاں -
سو پیا بن درس ترس -

ہوری دادرا طرز

نیناں ہیں کہیں لگے موری جان

مانجا جانے دے جانیدے کان
جا رے کان تو سے ہوری نہ کھیلوں - اچرا چھاڑ ناداں -
ارے مانجا -
بنیاں بھرن میکو جانیدے کانا - ساری نہ رنگ سے سان -
ارے مانجا -
قصیر پیا توری بنتی کرت ہوں - اتنی اَرج موری مان -
مانجا جانیدے جانیدے کان

ہوری بطرز غزل

پھرے زمانہ میں چار جانب صنم سراپا انہیں کو دیکھا
کنور کنہائی نے آج ہوری - کیسی برج میں مچائی ہوری - کہ شور
گھر گھر پکر پکر کا - نگر نگر میں مچوری گوری - کنور کنہائی نے -

کسو کی چونر بھجوئے رنگ سے۔ کسو کو اپنے لگائے انگ سے
کسو کو جانے ہی دے نہ سنگ سے۔ یہ دیکھو شگفتہ کی بار اجوری۔
کنور کنہائی سنے۔
قصیر گوکل کا ہے نواسی۔ کرے ہے دیکھو انوکھی ہانسی رہو ہ
پھاگن ماہیں کوئی پھانسی۔ چلو کہوں اور ہی لبوری۔
کنور کنہائی سنے۔

دادرا

جاؤ جاؤ ہمسے نہ باتیں بناؤ۔
جا کے شام تم رین گنوائی۔ واہی کو گروا لگاؤ۔
پیا جاؤ جاؤ۔
جانت ہیں ہم تمری گھتیاں چلو ہوجیا نہ جراؤ۔
پیا جاؤ جاؤ۔
قصیر پیا تم ہو ہرجائی۔ ہو گا نہ تمسے نبھاؤ۔
پیا جاؤ جاؤ ہمسے نہ باتیں بناؤ۔

سہرا دادرا

مالنیاں بنرے کا سہرا گوندہ لاؤ۔

جاؤ مالنیاں چن چن کلیاں بگیا سے جلدی سے آؤ۔

مالنیاں بنرے کا۔

چمپا گلاب گل لالا گل مہندی۔ تو گیندے کی جھبی لگاؤ۔

مالنیاں بنرے کا۔

جائے جوئی اور موتیا چنبیلی کی۔ کلیوں کے ہار بناؤ۔

مالنیاں بنرے کا۔

سہرا کلغی طرہ بدہی اور بنری کے گہنے سجاؤ۔

مالنیاں بنرے کا۔

قصیر پیا کو دیکھے بدہائی۔ جو مانگو سو پاؤ۔

مالنیاں بنرے کا۔

بھیروں

ایسو تم چھلبل کہاں سیکھے ہو۔

پیا جانے دو جانے دو وے نا بولو نا بولو۔

تم چھلبل کہاں سیکھے ہو۔

انترہ

ہم کُل نار جار تم نامی لاج لگت تمسے نین ملاوت۔
ہٹو جی ہٹو جی قصیر پیا میرے سنگ سنگ ناٹو لونا ڈولو۔
تم چھلبل۔

دادرا

زمانا تمسے ملے تو ملو۔ ملیں گے نہ ہم تمسے جان۔
زمانا۔

انترہ

چاہے کسی سے اب نیہا لگاؤ۔ ہمکو نہیں ہے ارمان۔
زمانا۔
جاؤ جی جاؤ تم ہمسے نہ بولو۔ نہیں نکی سے لگے تمری بان۔
زمانا۔
قصیر پیا نہیں تمسے ملیں گے۔ چاہے ملو زمین آسمان۔
زمانا تمسے ملے تو ملو۔

ٹھمری بطرز غزل

وہ مستِ ناز ہر سو جلوہ دکھا رہا ہے

کیسی کری ڈھٹھائی دیکھو کنور کنہائی۔

کرسے پکڑ کے کر کو ہوری موری کلائی۔

کیسی کری ڈھٹھائی۔

انترہ

نٹکھٹ نپٹ اناری کرکائیں چریاں ساری بنتی کرت ہیں

ہاری کینی نہ ایک سنائی۔ کیسی کری ڈھٹھائی۔

دیکھو قصیر سپنا انکھیں یہ کیسو کیا۔ گھونگٹ کو کھول دیا چل ہٹ

نہ لاج آئی۔

کیسی کری ڈھٹھائی۔

ہوری بطرز

سولہ دن برست نین ہمارے

نت اٹھ روکت گیل ہماری۔

انترہ

باٹ چلت موسے ہے گھیرت چھیرت۔ نندکو چھیل بنواری۔

سونت اُٹھ رو کت گیل ہماری

برج رہی برجو نہیں مانے۔ ایسو نپٹ اناری۔

سونت اُٹھ رو کت گیل ہماری۔

عبیر گلال ملو میرے مکھ سے۔ بوردی رنگ ساری۔

سونت اُٹھ رو کت گیل ہماری

رنگ رنگیلی موری پچرنگ چونر۔ کھیلت پھاگ بگاری۔

سونت اُٹھ رو کت گیل ہماری۔

قصیر پیا یا نند کے چھیل سے۔ ہوری کھیلن سے میں ہاری۔

سونت اُٹھ رو کت گیل ہماری۔

ہوری بطرز

ایسا دہو کا دینے والے پینے لاکھوں دکھی بھالے

جارے جارے نند وارے موسے ہوری نہ مچارے۔

تونے کر کے باراجوری۔ چونر ساری رنگ سے بوری۔

دیکھی توری بات چھچوری۔ ہٹ جا یہا سے نند کشوری۔

جارے جارے۔

سب سکھین میں تو سے ہوری نہیں کھیلونگی نہیں کھیلونگی۔
جھیل چکی اب بات میں توری نہیں جھیلونگی نہیں جھیلونگی۔
رہ تو مجھے دُور۔ مورا جوبن سب بھرپُور۔ جو تو دیکھے مکھے مجھکو گھور۔
تیرے مکھ پر ڈاروں دُھور ہٹ ہٹ نٹ کھٹ۔ نہیں ہوگی کھٹ پٹ
رستہ چھوڑ جھٹ پٹ۔ میں تو جاؤں نگھٹہ۔ چلو قصیر پیارے
موسے باتیں نہ بنارے۔

ہوری بطرز

مزا دیتے ہیں کیا یار تیرے بال گھونگروالے

جارے جارے نند کے چھیل موری گیل مت ڈولے۔

انترہ

تو نے موری جورا جوری۔ کوری مٹکی سر کی پھوری۔
تو سے کھیلونگی نا ہوری۔ چل ہٹ موسوں مت نا بولے۔

جارے بارے۔

موسے توری یہ ڈیٹھائی۔ کانا نکھونا سے شہوائی۔
بیچ لاکھن لوگ لگائی۔ مورے گھونگٹ کے پٹ کھولے۔

جارے جارے۔

پھاگن کے دن رنگ رس کے۔ سب سکھین میں درس دہس کے
پھارے انگیا کچ کس کس کے۔ توکیوں رس مائیں بس گھولے
جارے جارے۔
کاہے ہمسے بناوت بتیاں۔ چلو جاؤ تمری گھتیاں۔
تیرا من چاہت دن رتیاں۔ سکھی قصیر پیا کی ہولے۔
جارے جارے نند کے چھیل
موری گیل گیل مت ڈولے
〃

ہوری دیگر

بطرز ایضاً

دیکھو دیکھو نند کے لال گوری کیسے پاؤں نکالے۔
انترہ
ہوری کھیل کھیل کے موری۔ نئی چنری رنگ سے بوری۔
کھیلے پھاگ انوکھو گوری۔ وہ توکا ہو نہ دیکھے بھالے۔
دیکھو دیکھو۔
موری دوڑ جھپٹ کے مٹکی۔ یا نٹکھٹ نے سر سے پٹکی۔

نت رو کت بٹ پنگھٹ کی - نئے ہوری کھیلن وارے -
دیکھو دیکھو -
نت اینڈو ہی اینڈو ڈولے - انتو لے بولن بولے - اور
کہت ہماری ہورے - کیسے قیصر پیا متوالے -
دیکھو دیکھو نند کے لال -

ہوری بطرز غزل

وہ مست ناز ہر سو جلوہ دکھا رہا ہے

اچھو بھیو کھیلاری ہوری کا یہ مراری -
رنگ سے ہماری ساری ساری بھیجوے ڈاری -
دیکھو ری چور اجوری بیاں پکڑ کے موری -
انگیا سنہری موری سب کھینچ تان پھاری -
برجو نہیں وہ مانے مکھ سے گلال سانے -
مکھ میں لڑائی ٹھانے وے دیکھے مسکو گاری -
جھپٹ لپٹ کے نٹکھٹ مکھ چومے کھول گھونگٹ -
بولے قیصر اٹ پٹ الیسو نپٹ اناری -
اچھو بھیو -

ہوری۔ بطرز

پیا بن رتیاں ہماری کٹے نا

شام سنگ ہوری کھیلن نا چلوری۔

انترہ

نگر نگر میں پھرے ہے بنا وہ متوالا۔ نیو بھبھوت ہے کھیلا ری۔

یہ نند کا لالا۔ ایسے نٹ کھٹ زدئی سے بچوری۔

شام سنگ۔

سہی نجائے قصیر ہمسے واکی برجوری۔

یہ کہہ کے لوٹ گئیں ساری برج کی گوری۔

ایسے پھاگ کھیلن کو آگ لگو ری۔

شام سنگ ہوری۔

ہوری بطرز غزل

ادا جان لیتی ہے جانی تمہاری

چلو دیکھ لی کان ہوری تمہاری ٭ چھینگی جو کھیلو گے موری تماری

نچا دینگی سکھیاں لنگر کر پکڑ کے ٭ چلے گی نہ کچھ جو را جوری تماری

بگاروتورنگ سے ہماری چونریا + تنک میں بھی دیکھوں تو ہوری تمہاری
عبیر اور گلال آج مکھ سے ملونگی + کروں سانوری شکل گوری تمہاری
نہ اکڑو چھیلو چھبیل اینٹھو نہ موسے + نکالونگی ہوری میں چوری تمہاری
سجن سے کرو ہو ٹھٹھوری مُراری + بُری بان ہے یہ چھچھوری تمہاری
بُھلادونگی بھاگن میں گیّاں چرانی + ہمارے بھی ہاتھ ہے ڈوری تمہاری
قصیر ایک دن رنگ وہ دیکھ لینا
زمانا یہ گائے گا ہوری تمہاری

ہوری جوگیا

کیسی ہوری کی دہوم مچائی - دیکھو دیکھو ری کنور کنہائی -
پنیاں بھرن میں کیسے ری نکسو گہی میں کرت ڈھٹائی
کیسی ہوری کی دہوم -

انترہ

جوبن دان مانگت ہے مجسے لاج لجات چوائی -
پٹ گھونٹ کھولت مکھ چومت انگ سے انگ لپٹائی -
کیسی ہوری کی دُہوم -
سنگ کی سہیلی نت تا نے دیت ہیں توہی انوکھی لگائی -

قصیر پیا سے جو ہوری نہ کھیلی تو بیا ہی کیوں برج آئی۔
کیسی ہوری کی دھوم مچائی۔

ہوری بطرز غزل

دونوں جانب سے اشارے ہو چکے

مانجارے مانجارے کان تو ✣ موسے ہوری میں نہ کر ابھان تو
رہنے دے اتنی ہی بڑا پنی گلال ✣ ہوری مانچہ رنگ چو بزسان تو
سیدھا کر دو نگی تہارو اینٹھنا ✣ ہمسے کیا ایگا اکر کے کان تو
تورے چھلبل جانتی ہوں چھیل سب ✣ کان موکو جان نا انجان تو
چھاڑ دے چل ہٹ ہماری گیل چھیل ✣ کیوں کراوت ہمسے اب پہان تو
پھاگ کھیلن کے بہانے نے قصیر
مانگنے آیا ہے جوبن دان تو

ہوری بطرز

عزادیتے ہیں کیا یار تیرے بال گھونگر والے
مانو مانو جی ہماری چھاڑ و چھاڑ و گیل ہماری۔
انترہ

کا سے ہمسے مچاوت ہوری۔ ٹکھ نرکھت کرت ٹھٹوری۔
تم کروںنہ بار جوری۔ چلو ہٹو ہٹو ہنواری۔ مانوجی مانوجی۔
موسے چو ڈگر ست جھگرے۔ چل چھاڑ ہمارو مگرے۔
دیکھیں لوگ لگائی بسگرے۔ تو ہے لاج نہ آت اناری۔

مانوجی مانوجی۔

تو نے مار بار پچکاری۔ نئی ساری رنگ سے بگاری۔
اور دیکھو انگیا پھاری۔ کہا کو سوں تو ہے مراری۔

مانوجی مانوجی۔

ہے ساس نند کی چوری۔ اور برجبت سگری گوری۔
کیسے تو سے کھیلوں ہوری۔ دیگا قصیر سیا موہے گاری۔
مانو مانوجی ہو ہاری چھاڑو چھاڑو گیل ہماری۔

ہوری بطرز

میں کیسے بیاہوں رادسے ہے کنھیا تورا کارو

میں کیسے کھیلوں ہوری۔ شام سنگ گوری۔
بگر بگر میں کھیلت ڈولت ٹکھٹ کرت ٹھٹوری۔ کاہو کی بھی کان
نہ مانت۔ انسوری نلج دیّا بیّاں موری موری۔ کیسے کھیلوں۔

بھر پچکاری مکھ پر ماری دوئی کچ پکر مروری۔ میں تو لاج مرت ہوں لوری
ساس ننند گھر موہے چوری۔ کیسے کھیلوں۔
ہاہا کھات ہوں بنتی کرت ہوں نہیں مانت برجوری۔
قیصر پیا سے اب کے پھاگن میں پت راکھے رام کیسے دیکھو ری۔
کیسے کھیلوں ہوری۔

ہوری بطرز ٹھمری

جاؤ جاؤ کاہے ٹھاڈے ڈارے گر بائیں رے
نیو ہوری کو کھیلاری بھر ماری پچکاری۔ نہیں دیکھت اناری اپنی پرائی ناری۔ نیو ہوری کو۔

انترہ

نئی میں رنگائی ابھی پہن آئی چلو جاؤ جی کنہائی یہ کیسی کری ڈھٹائی
دیکھو رنگ میں بگاری ساری ساری۔
نیو ہوری کو۔
ساس نند دیکھے گی ہماری دیگی گاری جاؤں کیسے گھر لاگے
ڈر بنواری۔ قیصر پیا بڑھی بان تہاری۔
نیو ہوری کو کھیلاری بھر ماری پچکاری۔

ہوری پیلو بروا

رنگ میں کاہیکو بھیجوی دی ہاری سانورے

موری ساری رنگ ڈاری لو بہاری ۔ دیکھو ری ۔
کیسو سے یہ اناری نکھٹہ مراری ۔ ہٹاڑو بیچ ڈگر کر پکڑ دیوے
گاری کرے ٹھٹھوری نہیں مانے کہیو ری ۔ تاری دے دے
ہنست برجناری ۔

موری ساری رنگ ڈاری ۔

کہو چل بھرن کیسے جاؤں اکیلی اری سن سہیلی نہیں کوئی ہے
بیلی ۔ یا قیصر پیا سے نہیں بس چلت ہیں تو لاکھ جتن کر ہاری ۔

موری ساری رنگ ڈاری ۔

ہوری بطرز ٹھمری

آج رنگیلے رسیا دیکھے سینے
چھیل رنگیلے رسیا کھیلن ہوری

انترہ

بیچ ڈگر کر پکڑ کے جوراجوری ۔ چھین جھپٹ مٹکی کوری پھوری ۔

رنگیلے رسیا کھیلن ہوری
دیکھو توڈ ہٹھائی کیسی کرت کنہائی۔ کرمور مور چڑیاں کرکائی۔
قصیر پیا کیسو بیر پروری۔
رنگیلے رسیا کھیلن ہوری

ہوری بطرز

کیسی تونے دہوم مچائی ری شمبر بابو
کیسی مائی کرت ڈہٹھائی یا کنہائی دیکھو

انترہ

بیچ ڈگر مورا کرسے پکر کر۔ مور دئی موری نرم کلائی دیکھو۔
کیسی مائی۔
آوت جات نت چھیرت لگہ ٹھگ۔ دیکھت نہ کا ہونا ری اپنی
پرائی دیکھو۔ کیسی مائی۔
بار بار رنگ ڈار ڈار مو پہ۔ بھور سے ہی بھور ٹکھٹہ اٹھوائی دیکھو۔
کیسی مائی۔
قصیر پیا کی نگر نگر میں۔ گھر گھر نندن مچت دُہائی دیکھو۔
کیسی مائی کرت ڈہٹھائی یا کنہائی دیکھو

کہروا بطرز

جئی ہو کیسے ڈگر نا جانی

توُنے ہوری کھیلن نا جانی

بھر پچکاری موُرے مُکھ پر ماری جارے جارے اناری مراری

ساری عبیر گلال سے سانی - توُنے

ساس نندیا جو دیکھے گی ہماری دیوےگی لاکھن گاری - توُ ہے

قصیر پیا پہچانی -

توُنے ہوری کھیلن نا جانی

ہوری بطرز غزل

ڈھیٹھ ہے کیسا مُراری دیکھلو ÷ رنگ سے ساری بگاری دیکھلو

آج نٹکھٹ نے لپٹ پنگھٹ نکٹ ÷ سر کی مٹکی پھوڑ ڈاری دیکھلو

اینچا تانی سے سکھی انگیا کا سب ÷ کھُس گیا گوٹا کناری دیکھلو

دوڑ جھٹپٹ کھول کے گھونگٹ کے پٹ ÷ لاج ساری لی ہماری دیکھلو

بار اجوری کیا چلے اُس سے قصیر

سو پہ ہے وہ ایک بھاری دیکھلو

ہوری بطرز غزل

تمہیں جو دیکھہ لیتا ہے وہ شیدا ہو ہی جاتا ہی
تماشا ایک عالم کا جسو دہا ہو ہی جاتا ہے۔
تیرا کانا وہ ہوری میں دیوانا ہو ہی جاتا ہے۔
نرالے رنگ کا دیکھا ہے ہمنے رنگ ہوری کا۔
کہ روکھا پھیکا انساں بھی رنگیلا ہو ہی جاتا ہے۔
یہ سُنتے تھے کہ کالے رنگ پر چڑہتی نہیں رنگت
مگر ہوری میں بچپن نگا یہ کانا ہو ہی جاتا ہے۔
لپٹ جاتی ہیں سکھیاں کان کے جسوقت ہوری میں
تو پھر چھیلا کا بانکا پن بھی سیدہا ہو ہی جاتا ہے۔
رنگیلا گلشن ہستی میں کانا سا نہیں دیکھا۔
جہاں جاتا ہے وہاں سکھیونکا میلا ہو ہی جاتا ہے۔
عجب ہے رنگ ہولی کا غضب ہے ڈہنگ ہولی کا۔
جسے دیکھو وہ اس ہولی میں بھڑوا ہو ہی جاتا ہے
قصیر اک رنگ دُنیا سے نرالا تم بھی رکھتے ہو۔
تمہارا ملنے والا بھی رنگیلا ہو ہی جاتا ہے۔

دادرا بطرز

مزا دیتے ہیں کیا یار تری بال گھونگر والے

تورے نیناں انجن سار ہیں سب ہتیارن سے نیارے۔

انترہ

جس انسان سے اکبار۔ تری آنکھیں ہوئیں دو چار۔
اُسکے دل کے ہو گئے یار۔ اِک نظر میں پارے پارے۔

تورے نیناں۔

جو لے کے ہتیار۔ آئے لڑنے کو اکبار۔
اُنسے چلی نہ اِک تلوار۔ سارے بھاگے گورے کارے

تورے نیناں۔

ہے کاٹ نرالی اِن کی۔ نہیں مثال دیکھی جن کی۔
ہوئی ہنسی نہیں گن گن کی۔ سب لاکھ گھات کر ہارے۔

تورے نیناں۔

یہ چاہے جسے رولائیں۔ یہ چاہے جسے ہنسائیں۔
کہیں قیصر سا جو یہ چاہیں۔ کریں پلک میں وارے نیارے۔

تورے نیناں انجن سار ہیں۔ سب ہتیارں سے نیارے۔

دادرا بطرز

ہزارا مورے کان کا موتی

ہمارے سنگ چپیل ناڈولو۔
دیکھیں سگے سب لوگ لگائی۔ گھونگٹ پٹ ناکھولو۔
ہمارے سنگ۔
جاؤجی جاؤتم ہمسے نہ بولو۔ اپنی ڈگر پر ہولو۔
ہمارے سنگ۔
جوتم چاہت سو ہم جانت۔ ٹک اپنا مکھ ڈھولو۔
ہمارے سنگ۔
قیصر پیا باتیں کر چہل کی۔ امرت بس کیوں گھولو۔
ہمارے سنگ چپیل ناڈولو۔

دیگر بطرز

مزا دیتے ہیں کیا یار تیرے بال گھونگر والے
جارے جارے بنسی وارے یہاں تو بسیا ناہ بجارے۔

انترہ

تو ری بنسی کی دھن سن سن ۔ موہے جوگی جنگم اور مُن ۔ اس بنسی میں یہ اوگن ۔ سب کے من کو لیت چورا رے ۔

جارے جارے ۔

یہ بنسی اُن کو پیاری جنکے گھر پوت نہ ناری ۔ ہم ہیں برج کی پنہاری یہ دے گھر بار چھوڑا رے ۔ جارے جارے ۔

جو بنسی روگ لگاؤ تو نت نت آن سناؤ ۔ میں جو جاہوں سو گاؤ ۔ تم قصیر پیا مورے پیارے ۔

جارے جارے ۔

غزل شاہانہ

یہاں تم نہ بنسیا بجاؤ کنہائی + ہمیں راگ میں پھر نہ لاؤ کنہائی
پرے تو ہٹو جاؤ جاؤ کنہائی + ہمارے نہ اب کان کھاؤ کنہائی
تری بانسری بس بہت ہمنے سن لی + کسی اور کو جا لبھاؤ کنہائی
ہمیں شام دم دم یہ دو دو تم نہ ہر دم + نہ ہمدم کو تم دم میں لاؤ کنہائی
نہیں مانی مانی را دھکا جی + مناؤ تو جا ۔ سر جھکاؤ کنہائی
ترے چھیل چھبیل بل چھلن جانتی ہیں + چلو چال اپنی دکھاؤ کنہائی
کہا کیا تمہارے نے کیا کیا یہ تم نے + ذرا اپنے من میں لجاؤ کنہائی

قصیر پیا ہم ہیں چیری تہاری
نہ پھر رار سوتی۔ جگا ؤ کنہائی

دیگر

مزا دیتے ہیں کیا یار تیرے بال گھونگر والے
دیکھو دیکھو کرشن کنہائی یہ کیسی بسیا بجائی

انترہ

دہن سن گھر آے بادر۔ اور بولن لاگے دادر۔
سب بھر گئے ندیا کھادر۔ بر ایسی جھری لگائی۔
دیکھو دیکھو۔

ان بن نِس نیند نہ آوے۔ گھری پل چھن برہا ستاوے
بجری کی چمک ڈرپاوے۔ اور پپیہا دیت دوہائی
دیکھو دیکھو۔

یہ قصیر پیا کی پیاری۔ نہیں ہوت ادھر سے نیاری
سب ہاریں برج کی ناری۔ ایسی بڑہ پھونک سنائی۔
دیکھو دیکھو۔

❖❖❖

دادرا کہروا بطرز

کنوے پر آسن جوگی کا جل بھروں کیسی جاؤں

اری اری مورا بالا جوبن یوں ہی جلے۔

سیّاں رہے پردیس چھائے۔ مورا

انترہ

پتیاں بھیج بھیج میں ہاری۔ کوئی نا جواب پٹھائے۔

سیّاں رہے۔

ایسے کٹھن کٹھور بھئے پیا۔ کن سوتن برمائے۔

سیّاں رہے۔

نبا پوچھوں جو دہشی پوچھوں۔ کون لگن گھرائے۔

سیّاں رہے۔

قیصر پیا کب درس دکھائے۔ کوئی ایسا جتن بتائے۔

سیّاں رہے پردیس چھائے۔

غزل

دیکھی جب نے جھلک گھنشام کی ✤ آئی اسکو مہاں رام کی

جب سے صورت بس گئی ہے شام کی + میرا سر رہ رہ جھوم سے بخدا ہام کی
کان کے درشن ہی سب جگ نام کی + ہو گئیں نس کام سکھیاں کام کی
ہو گیا ہے پنچھی جنم اُسکا سپھل + جس نے باتیں سوچ لیں انجام کی
اک زمانہ کہہ رہا ہے چل بسو + بھوم بندرابن کی ہے آرام کی
نام کو ہر نام ہی سے کے صبح شام + جپ رہی ہیں گوپیاں نند گام کی
تجھسا گمنام اب ہوا نامی فقیر
یہ بھی مہماں ہے اُسی ہر نام کی

دادرا لطرز

پردیسی بالم سے بچن ہاری
کیسے نپٹ اناری سے پالا پرو۔

انترہ

پنیاں بھرن کیسے جاؤں سجنی۔ پت لیت ڈگر میں گوپالا کہرو
کیسے نپٹ۔
چھین جھپٹ موری لی مُندری۔ گر بیاں ڈار موراپا لا ہرو
کیسے نپٹ۔
ٹھوری پکڑ کہ کہ ہاری۔ کسی کو ذرا دیکھا بھالا کرو۔ کیسے نپٹ

سیدھی کہو تو اُلٹی سمجھے۔ قصیر پیا متوالا ابرو۔
کیسے نپٹ اناری سے پالا پرو

دادرا لطرز

پیا بن رتیاں ہماری کٹے نا

جاؤ جاؤ سیّاں مو سے باتیں نہ بناؤ۔
جیا نہ جراؤ ذرا چال تو دکھاؤ۔
جاؤ جاؤ۔

انترہ

اُنھیں کو گروانگاؤ جہاں رہے تھے رات۔
ہمارے سامنے کیوں جھوٹی جھوٹی سوہیں کھات۔
پرے تو ہٹو چلو نیناں نہ ملاو
جاؤ جاؤ۔
چلو چلو تو سہی یہاں سے تم ہٹو جھٹ پٹ۔
نہیں تو ہوگی ہماری تمہاری کھٹ پٹ۔
قصیر پیا کاہے رار بڑھاؤ۔
جاؤ جاؤ۔

ٹھمری

کہی مان لے سندر پیاری موری کہی

جانے جانے دے بے چین کان موہے وہی۔ موہے۔
جانے دے۔

چھین جھپٹ کا ہے گاگر پھوڑت۔ مان کان موری۔ نادان کہی
جانے جانے۔

بھور ہی اپنے گھر سے آوت۔ بھر گاگر بے چین۔

برج جاوت۔ قصیر سپیا چھاڑو نگھہ میر واتنی ڈھٹائی۔

نہیں جات ہی۔ جانے جانے دے بے چین کان موہے وہی
جانے جانے۔

دادرا لبطرز

اٹاریوں پہ گرا ہی کبوتر آدھی رات

جاؤ جاؤ سیّاں جہاں رہے گنوائی ساری رات۔

دیکھو دیکھو سیّاں چھاڑو جی چھاڑو جی مورا ہات۔

وہیں جاؤ بالم جا گھر تم نت جات۔ جاو جاؤ

چل چل رے چھیلا کاہے بناوے موسے بات۔
ہٹ ہٹ رے نٹکھٹ ہم جانی توری گھات۔
جاؤ جاؤ سیّاں۔
نہ مانوں کی میں رہت ہو سوتن سات۔ قیصر پیا۔
جھوٹ کہت نہ لجات۔ جاؤ جاؤ سیاں جہاں رہے۔

غزل بطرز

ہوا جب پُتر جسر تھ کے مقدر ہو تو ایسا ہو
جہاں میں جس کی شہرت ہے جسیلا ہو تو ایسا ہو
کنہیا یہ ہوا جیسا رنگیلا ہو تو ایسا ہو۔
زمانے میں لب پیا کا بجیا ہو تو ایسا ہو
ہوئے ریجھ میں سب سن کے سُریلا ہو تو ایسا ہو۔
سُنا کے تان لب پیا کی نچا مارا ہے سکھیوں کو
گوئیا ہو تو ایسا ہو نچیا ہو تو ایسا ہو۔
چورا کر دل کو یہ لیجاتا ہے نظروں ہی نظروں میں
چپل چالاک دنیا میں چھریا ہو تو ایسا ہو
جو اسکو دیکھ لیتا ہے وہ بجنو ہو ہی جاتا ہے

نگیلا ہو تو ایسا ہو چھبیلا ہو تو ایسا ہو
بھنور میں تھے پڑے سارے تپت اس بحر عالم کے
لگایا پار نیا کو کھویّا ہو تو ایسا ہو
اُتار پار اک پل میں سدن ریداس گنگا کو
قصیدہ اس بحر دنیا میں ترّیا ہو تو ایسا ہو

ہوری بطرز

اری ایری نند موسے مت برجے
ارے ارے چھیل موسے مت نا اٹک
مورا کر پکر نہ تو پیچ ڈگر ہٹ ہٹ چونر موری مت جھٹک
ارے ارے۔
برجوری موپہ رنگ چھڑکت ہے۔ میں جو کہوں اُلٹو جھڑکت ہے
جا رے کنہائی کاہے رار مچائی۔ نہیں جائیگی میری تری اب گٹک
ارے ارے۔
بات چلت کر چھیر نہ موسے۔ اتنی ارج میں کروں ہوں تو سے
چل چل چپل موسے کر نہ چھل۔ دیکھی دیکھی قصیرؔ پیا توری لٹک
ارے ارے چھیل موسے مت نہ اٹک

ہوری بطرز

جاری چھنال تو نے کنجڑہ سے یاری کینی

آج بہاری موری چنری بگاری لوری

بھر پچکاری مورے سن تکہ ماری۔ عبیر گلال سے سانی موہے
ساری گوری۔ آج بہاری۔
کیسی ڈھیٹائی کینی کنور کنہائی دیکھو۔ موڑ کلائی انگیا کھسکائی گوری
آج بہاری۔
میں ناکہی ناسنی کچھو واسے۔ چھین جھپٹ بھری دو کی مٹک
پھوری۔ آج بہاری۔
ایسے ننکھٹہ نردئی سے قیصر پیا۔ ہیہ وہر کت جیا جرت کھیلت
ہوری۔ آج بہاری موری چنری بگاری لوری۔

ہوری بطرز غزل

بندہا نوشہ کے سر سہرا مبارک ہو مبارک ہو

نہ کر تو کان پر جوری پرے ہٹ رے پرے ہٹ رے
نہ کھیلوں تو سے اب ہوری پرے ہٹ رے پرے ہٹ رے

ہماری رنگ سے ساری بگارے مت نہ گردہاری۔
لری گی رے نند موری پرے ہٹ رے پرے ہٹ رے
ٹھٹوری کرنہ بنواری۔ ہنسیں گی دیکھ برجناری۔
تری مت کیوں بہی بوری پرے ہٹ رے پرے ہٹ رے
اکڑ نہ چھیل تو موسے کہیں دیتی ہوں میں توسے
ابھی سے لونگی پت توری پرے ہٹ رے پرے ہٹ رے
قصیر ہے۔ کھیل ہوری نہیں تو نند کی چھوری۔
بنادیگی تجھے گوری پرے ہٹ رے پرے ہٹ رے

ہوری بطرز ٹھمری

سری گنگاجی کے تیر نیر پینے کو ناگ ایک آیا

کیسی بندرابن دہام شام ہوری کی دھوم مچائی۔
سے لے کے سکھا سب ساتھ دہول دف ہاتھ وہ گاوت ہوری
آیوری مورے دوار۔ پکارت نام ہمارو لوری۔ ناچت کودت
دیں گاری۔ ڈار رنگ کرت بہرت برجوری۔ سن سن جیا اکلات
رہو نہیں جات کروں کہا گوری۔ ہے ساس نند کلہاری۔
موسے ہے دیت رہت نت گاری۔ کہو کیسے چلوں میں پیاری۔

اب کیسی کروں برجبار رہی من مار نہ کھیلن پائی -
کیسے بندرابن دہام -

دہ بچن جانے نہ دیت - وہ بیرن چہانوں نہارت میری -
میں کیسے کھیلوں پہاگ - وہ نت اُٹھ کان لگاوت پھیری -
من چاہے لاج اُتار اگہار کے گھونگٹ کروں نہ دیری -
کہا کریں بگار سنوار نہ میں ہوں کسی کے باپ کی چیری -
اب من میں یہی بچاری - ملوں قصیر پیا سے جاری -
کھیلوں سنگ پہاگ بہاری -
نکھ ل سے گلال عبیر کروں کا روسے گورو کنہائی -
کیسی بندرابن دہام شام ہوری کی دُہوم مچائی -

ہوری بطرز

دیکھوری ایک بالا جوگی دوارے میرے آیو ہے ری
یا کانا نے کھیل سے ہوری کیا گت دیکھو موری کینی -
پیچ ڈگر دیکھوری برجوری - دوڑ جھپٹ بیاں گہہ لینی -
یا کانانے -
پنیاں بھرن کہا جاؤں اب سجنی - کرچھل بل مٹکی موری چھینی -

یاکانانے۔

ڈار گلال مار پچکاری دی بگار۔ چونر رنگ بھینی۔

یاکانانے۔

لپک جھپک پنگھٹ نٹ نکھٹ۔ پیچ کھینچ لٹ پٹ کر دینی۔

یاکانانے۔

لاج کی ماری کہہ نہ سکی کچھو۔ قصیر پیا سے تھی کیا میں مینی۔

یاکانانے۔

خیال بطرز

سری گنگاجی کے نیر پینے کو ناگ آیا

یہ کیسی جمنا تیر شام بنی دہرادہر بجالی۔

ایک پل میں لیو من چھین۔ بھئی ہم دین سرت نہیں تن کی۔

دن رین پرت نہیں چین۔ سنے بن بین وہ من موہن کی۔

گھر جیا لاگے نا بیر۔ کہوں کہا پیر میں اپنے من کی۔

اُت بیاکل تڑپت بانس۔ نکاسے سانس بانسری بن کی۔

کوئی جتن بتا موری پیاری۔ تورے بار بار بلہاری۔

جا بدہ بس ہوئیں مراری۔ گہہ بھینٹ بسریا اٹھ کروں اپنے

بس کنور کنہائی ۔ یہ کیسی جمنا تیر ۔
دھن سن بر کھہ بھان کمار چلیں بل نار وہ برج کی ساری ۔
جہاں شام سندر برج راج ۔ بجاتے تھے بسیا بنواری ۔
کیوں آئیں آدھی رات ۔ لگے کہنے اُنسے گردھاری ۔
چلی جاؤ اپنے دھام ۔ یہاں کیا کام سنو برج ناری ۔
سن سکھیاں کہتی آئیں ۔ کیوں ہنسی ٹیر بولائیں ۔ جو اتنی ہیں
تھکائیں ۔ لگے کہنے قصیر جا و بیر کہاں کی تمنے بھیر لگائی ۔
یہ کیسی جمنا تیر شام ہنسی دھر اودھر بجائی ۔

غزل

تنک بسیا کی دھن کا نا سنا تا جا سنا تا جا ۔
نہ جا تو مانجا کہنا بجا تا جا بجا تا جا ۔
پڑی ہیں رین میں سب بے سدھ یہ سکھیاں نیند کی ماتی ۔
سنا کر تان بسیا کی جگا تا جا جگا تا جا ۔
روسائیں ہیں جو تو نے تان کے ابھان سی پاری
تو مکھڑا چھاڈ اپنی ہٹ منا تا جا منا تا جا
تری بسیا میں جادو ہے کہ ہونٹوں کا سہے یہ کرتب

تنک سی بات یہ کا ابتا تا جا بتا تا جا
قصیر اک بیر پھیر ہمکو سنا کے ٹیر بسیا کی
دو دئی دل سے ہمارے تو مٹا تا جا مٹا تا جا

دادرا بطرز

کسی دلبر سے دلکو لگا بیٹھے

کھوا لیسوں سے کیسے نبھے یاری۔
رہتی ہے اک نہ ایک سے انکی کٹی چھنی
دشمن سے دوستی ہے تو یاروں سے دشمنی
کھوا لیسوں سے کیسے۔
کھوئی کے قصیر ادہر کی اگر ادھر
ایسے بشر کی دوستی سے کیجئے حذر
کھوا لیسوں سے۔

دادرا بطرز ایضاً

جارے جارے پپہا دئی مارے
پی پی کے بول بول کے ہمکو نہ توستا۔

برکھا میں پاپی یاد پیا کی نہ تو دلا
جارے جارے۔
سُن سُن کے ہوک توری جیا ہوت بیقرار
تڑپت ہوں رات دن پڑی بیہوش من کو مار۔
اُٹھ جارے نہ بیٹھ مرے دوارے
سوتن کے بس قصیر پیا ہوگئے کہیں۔
برکھا کی رت بھی آئی مگر آئے وہ نہیں۔
لارے لارے خبر یا تو اُڑ جارے۔

دادرا

جارے جارے نہ آرے مرے دوارے۔
توسے ہوری نہ کھیلوں میں نند وارے۔
جارے جارے۔
ایک تو ہماری رنگ سے ساری بگاڑ دی۔
دوجے مسوس کھوس کے سب انگیا پھاڑ دی۔
دئے ساس نندیا نے جھڑکارے
جارے جارے۔

بھورے ہی بھور ہوری مچا تو یہاں نہ کان ۔
جا اپنے گھر سدہار کہا میرا کان مان ۔
مانجارے قصیر پیا پیارے ۔

ہوری بطرز

نشیارے سے کوئی مت کیجو جھمیلا

یا متوارے سے تو کوئی مت کھیلیو ری ہوری ۔
ایک ایک کی تورت لگر سکھی گھیرت ڈگر بر جوری
کوئی مت ۔
مارے ری اناری پچکاری بھر بھر جیا دہرکت تن رجبت تھر تھر
کوئی بنیاں بھرن نہیں جائے ڈر ڈر چھپ رہی ہے کنہائی کی
دہائی گھر گھر کاہو نکسن دیت نہ گوری ۔
کوئی مت ۔
نیو ہوری کا کھیلاری یہ بھیوری بنواری ۔ موری چونرلگاری اور
چولی پھار ڈاری ۔ کوئی پوچھے تو تقصیر کیا تقصیر ہے ہماری ۔
مجھے ایک تو بھیجوئی دوجے دینے لگو گارے اور تیجے بیاں
مروری ۔ کوئی مت کھیلیو ری ہوری ۔

دادرا بطرز

نظر نہیں آئے رے دیکھو ترسائے

پیا نہیں آئے رے ۔ جیا گھبرائے ۔

جب سے گئے ابتک نہیں آئے کن سوتن برمائے ۔

جیا گھبرائے ۔

فراقِ یار میں جیتے ہیں ہم نہ مرتے ہیں

تڑپ تڑپ کے بسر عمر یوں ہی کرتے ہیں

کبھی ہے آہ کبھی ٹھنڈے سانس بھرتے ہیں

اسی طرح سے غرض رات دن گزرتے ہیں

یہ دُکھ سہو ہی نہ جائے رے ۔

جیا گھبرائے ۔

قصیر بیٹھ رہا دل میں ہو کے قاتل دِل

کسی کے در پہ ہوا جا کے جب یہ سائل دِل

خدا کرے نہ کسیکا کسی پہ مائل دِل

پڑا ہوا یہی کہتا ہے میرا گھائل دِل

نیہا لگا کے پچتائے رے ۔ جیا گھبرائے ۔

دادرا بطرز

کنوے پانی نجانا نظر لاگی رے

دیکھو چھیرو نہ مسکو میں دونگی گاری۔

چلو جاؤ جی جاؤ جی بنواری ۔ دیکھو۔

موکو نہ روکو ٹوکو چلو جاؤ چھیل تم۔ لو اپنی راہ ڈھو لو ہماری نہ گیل تم۔

موری مانو جی مانو جی گردھاری۔

تو بات بھی قصیر نکر ہمسے راہ میں

تونے ڈبویا نام کو اس چاہ ہی چاہ میں

تو ہے جاری کہیں ساری برجناری

دیکھو چھیرو نہ مسکو۔

بھجن بطرز

سوچ سمجھ نادان پیارے عاشق ہوکی سوکیاری

ابتو سوچ سمجھ من مورکھ کب تک تو نادان رہیگا

انترہ

بچپن کھیل کو دمیں کھویا۔ ترن بھیا تریا نے موہا۔

چل اُٹھ جاگ نر تجھے کیوں سویا۔ آن اچانک کال گھیگا۔

ابتو سوچ سمجھ۔

چوراسی میں چکر آتا ہے۔ بار بار آتا جاتا ہے۔
جنم مرن کا دُکھ پاتا ہے۔ اِدیکھہ کشٹ کیا اور سہیگا۔

ابتو سوچ سمجھ۔

دُکھ بھنجن ہے نام رام کا۔ بن بھگتی نہیں کسی کام کا۔
تیاگ باس ہٹ مار گرام کا۔ نہیں تو بھو ساگر میں بہیگا۔

ابتو سوچ سمجھ۔

ہری نام کو سمر تو گھٹ میں۔ ہر دم سہائے کرے سنکٹ میں۔
دیکھ درشن ہردہ کے پٹ میں۔ پھیر قصیر جگت بیر گہیگا۔
ابتو سوچ سمجھ من مورکھہ کبتک تو ناوان رہیگا۔

ٹھمری کھماچ

چلو دیکھ لی قصیر پیا توری پریت۔
ہمسے تو سوہیں کھات سوتن سے کے آت جات۔
ایسے کی کیا پرتیت۔ دیکھلی قصیر پیا توری پریت۔

-+++-

دلورا

مرے پہلومیں آکے وہ کیا بیٹھے
سوتے فتنونکو دیکھو جگا بیٹھے۔
آتے ہی اُس پری کے قیامت بپا ہوئی۔
جاتے ہی روح تن سے ہمارے ہوا ہوئی۔
نقش ہستی کو اپنے مٹا بیٹھے۔
مرے۔
الفت سے اِن بتوں کی بچائے خدا قصیر
کردیتی ہے امیر کو دم بھر میں یہ فقیر
اسنے ملکے نہ بیٹھے جدا بیٹھے

ہوری جوگیا اساوری

دیکھو دیکھو ری کنور کنہائی کیسی ہوری کی دہوم مچائی۔
پنیاں بھرن میں کیسے ری نکسوں مگ میں کرت ڈہٹائی۔
کیسی ہوری کی دُہوم
جوبن وان مانگت ہے ہمسے لاج لجات چوائی۔

پٹ گھونگٹ کھولت مکھ چومت انگ سے انگ لپٹائی۔
سنگ کی سہیلی نت تانے دیت ہیں توہی انوکھی لگائی۔
قصیر پیا سے جو ہوری نہ کھیلی تو بیاہی کیوں برج آئی۔
کیسی ہوری کی دھوم مچائی۔

دادرا

سکھی ری کوئی ایسے کو کیسے منائے۔
ات سمجھائے ات روٹھو ہی جائے۔
کوئی ایسے کو کیسے۔
کہا جو ملنے نہ پھر سات بیرن کے۔
تو یہ جواب دے اُس نے اور تن تن کے۔
دکھاؤ ناز نہ انداز اپنے جوبن کے۔
نہ آؤ پاس مرے روز روز بن ٹھن کے۔
قصیر بن باتن پہ اکڑو ہی جائے
سکھی ری کوئی ایسے کو کیسے۔

دادرا

ہمسے چھپکے سوتنیاں کے گھر رہوری۔
ہمنے پوچھا تو صاف مکر گئو ری۔ ہمسے چھپکے۔
جو بات بات پہ قسموں پہ قسمیں کھاتا ہے۔
وہ اعتبار کو اپنے یوں ہی گنواتا ہے۔
اگرچہ راز کو اپنے ہر اک چھپاتا ہے
مگر یہ عیب بھی کمبخت کھل ہی جاتا ہے۔
کیسا دیکھو قسمیں نڈر بھیوری۔
ہمسے چھپکے سوتنیاں کے گھر رہوری

دادرا۔ بطرز

مرے دردِ جگر کی خبر ہی نہیں
کوئے جاناں میں ہو گا گزر ہی نہیں۔
خدایا کوئے صنم میں یہ کشمکش دیکھی۔
کہ جائے ملتی نہیں ایک تل بھی دھرنے کی
کہیں آتا ہے رستہ نظر ہی نہیں

کوے جاناں میں۔

وہ آنکھ غیر سے ہر دم لڑاتے آتے ہیں۔
خیال دلمیں ہمارے یہ آتے جاتے ہیں
انکو کچھ بھی کسی کا خطر ہی نہیں

کوے جاناں میں۔

جمال اُسکا جو دیکھا کمال کا دیکھا۔
کہ ایک پتلا ہی پتلا خیال کا دیکھا
اُسے دیکھا تو دیکھی کمر ہی نہیں

کوے جاناں میں۔

وفقیر ایسے کہیں بیخبر بھی ہوتے ہیں۔
کہ تو تو مرتا ہے اور عیش میں وہ سوتے ہیں
مرنے جینے کی تیرے خبر ہی نہیں
کوے جاناں میں ہوگا گزر ہی نہیں

دادرا

سُندر یا بیٹھے بٹھائے ستائے۔
مورے پیا کو موسے لڑائے۔

ندیا۔

وہ آتے جاتے شب و روز اب بگڑتا ہے۔
کبھی تو لڑتا ہے ہمسے کبھی جھگڑتا ہے۔
چھوڑاوٗں ہاتھ تو دامن کو پھر پکڑتا ہے۔
قسم خدا کی خدا واسطے اکڑتا ہے۔

نادان پیا سمجھے نہ کاہو سمجھائے
ندیا بیٹھے بٹھائے ستائے

قصیر دیکھو تو یوں سب طرح سے اچھا ہے
جہانمیں رنگ کا اپنے یہ ایک پکّا ہے۔
کچھ اسمیں جھوٹ نہیں بات کا بھی سچّا ہے
مگر یہ عیب ہے کانوں کا ہائے کچّا ہے۔

اَت بھبکا ہے اور ات بھر آئے
دیکھو بیٹھے بٹھائے ستائے

دادرا

نگر پیا ہمسے تو حیلے بہانے
توری بات گھات سب جانے۔

نکر پیا۔

ہمسے چھپ چھپ کے تو سوتن کے گھر جاتا ہے۔
جھوٹی پھر میرے ہی سر کی بھی قسم کھاتا ہے۔
آنکھ سے آنکھ جو ملتی ہے تو شرماتا ہے۔
ڈگمگاتے ہیں قدم جب تو ادھر آتا ہے۔
لگے ہمسے ہی باتیں بنانے

نکر پیا۔

تمہارے رمز و کنائے جو ہم سب سمجھتے ہیں۔
سمجھنے والے بھی انسان کم سمجھتے ہیں۔
جو بات کہتے ہو تم اسکو دم سمجھتے ہیں۔
غرض قصیر تمہیں ہٹ دھرم سمجھتے ہیں۔
تم ہو سیانے تو کیا ہم ہیں یلانے
نکر پیا ہمسے تیہ حیلے بہانے

دادرا

سکھی ری سیاں پوچھے ہماری نہ بات۔
مورا ترپ ترپ جیا جات۔ سکھی ری۔

نہ دن کو چین نہ راتوں کو نیند آتی ہے۔

ہماری نظروں میں صورت وہ جب سماتی ہے

کہو گوری کیسے کٹے ساری رات

گئے ہیں جب سے نہ خط ہے نہ کوئی پاتی ہے

الٰہی بادِ صبا کب خبر یہ لاتی ہے

قصیر پیا چھاڑ اسو تنیاں کا سات

سکھی ری سیاں پوچھے ہماری نہ بات

بھیرویں

موہے چھیڑو گے تو دونگی گاری ہانجاؤ۔ جاؤ جاؤ ہٹو ہٹو پیا سنے تم ہواری ہانجاؤ۔

جانت ہیں ہم ساری توری گھتیاں ۔ کاہو اور سے بناؤ تم میٹھی میٹھی بتیاں دیکھو دیکھیں گی قصیر رجناری ساری

موہے چھیڑو گے تو دونگی گاری ہانجاؤ

⁂

بھیرویں طرز

پیا سے ملن کو میں کیسے کیسے جاؤں
کیسے سمجھاؤں ری میں اپنے نٹ کھٹ کو۔
جانے ہی ندے پانی بھرنے پنگھٹ کو۔
کیسے۔

انترہ

ہاہا کھات رہی بنتی کرت رہی۔ چھاڑے نہ کاہو بدہ اپنی وہ ہٹ کو
کیسے سمجھاؤں ری میں ایسے۔
چھین جھپٹ جھٹ پٹ پنگھٹ ٹٹ۔ سر سے جھٹک مٹکو میرو پٹکو
کیسے سمجھاؤں ری میں ایسے۔
قصیر سپیا کی دیکھو چترائی بیچ لاکھن لوگائی ایک مو سے ہی اٹکو
کیسے سمجھاؤں ری میں ایسے۔

ہوری دادرا

سکھی ری میں بھی کھیلونگی کانا سے پھاگ۔
مرے من میں یہی ہے انوراگ۔

سکھی ری۔

بچا کے آنکھ نند کی گئی جو گھر سے نکل۔
تو اک پل میں نکالونگی چھیل کے چھل بل
بھول جائیگو سب رنگ و راگ
اچانک آ کے لگریا ڈگر میں بھور گئو۔
پکڑ کے ہاتھ کلائی مری مروڑ گئو۔
وا کی میں بھی اُتارونگی پاگ۔
ہزار برج میں کانا کی ہے عملداری۔
مگر ہوں میں بھی اسی نند گام کی ناری۔
وہ تو جائیگا نگری سے بھاگ۔
سکھی ری۔

دلونمیں میرے اور اُسکے گرہ ہے مُدت سے
کھُلیگا بند یہ اک پل میں میری بدعت سے
قصیر پیا اچھی نہیں ہوتی لاگ
سکھی ری میں بھی کھیلونگی کانا سے

٭

دادرا بردو بہن

آؤ آؤ چھیلا میں مدھوا پلاؤں

سکھی ری کوئی نینیاں بھرن کیسے جاوے
ٹھاڑو مگ میں وہ ہوری مچاوے۔
سکھی ری۔

انترہ

ڈگر کو روکے کھڑا ہے کانا۔ بتاؤ کس طرح ہو گا جانا۔
کہیں جا نیکا رستہ نہ پاوے۔
سکھی ری۔
کسی کی چونر پہ رنگ ڈارے۔ کسی کے قمقمے مکھ پہ مارے۔
قصیر پیا اک اک کا سوانگ بناوے۔
سکھی ری کوئی نینیاں بھرن۔

دادرا دیگر

دیکھو موسے نہ ہوری مچاؤ۔ مانجاؤ جی جاؤ جی جاؤ۔
دیکھو۔

انترہ

تمہارا بھورے ہی بھور آنا۔ ہمارے حق میں برا ہے کانا۔

تم کاہے کو موہے ستاؤ۔ دیکھو موسے۔

جو دیکھ لے گی نند ہماری۔ ہزاروں لاکھوں ہی دیگی گاری۔

سوتی رار کو کاہے جگاؤ۔ دیکھو موسے۔

چلو ہٹو تم نہ ہمسے بولو۔ ہمارے گھونگٹ کا پٹ نہ کھولو۔

قصیر پیا رس مائیں کیوں بس ملاؤ۔

دیکھو موسے نہ ہوری مچاؤ۔

ہوری بطرز

دل جانی مرے میری تو نے قدر نہیں جانی

جارے جارے ہمارے دوارے نہ ہوری مچارے۔

مان جاؤ کان جاؤ مجاؤ کان یہاں نہ آؤ کان نہ ستاؤ کان۔

ہوری کھیلوں نہ توسے۔ جارے جارے ہمارے۔

نہ ستا تو بہر خدا مجھے تو نکل ہمارے مکان سے

مجھے خوف ہے یہ قصیر کا وہ کہیگا پھر ملی کان سے

جارے جارے ہمارے دوارے نہ ہوری مچارے۔

ٹھمری کھماچ

ناچھیرو ناچھیرو دیکھو جانید و جانید و موکو۔
ڈگر چلت کانا جاؤجی نہ روکو ٹوکو۔ نہ چھیرو۔
جاؤجی جاؤجی تم سے ہمسے نہ بولو چھیل۔ چلو ہٹو چھاڈو گیل۔
کاہیکو مچاؤ رنیل۔ قیصر پیا مانو مانویں دونگی گاری توکو۔
ناچھیرو ناچھیرو دیکھو جانید و جانید و موکو۔

ٹھمری بطرز

چھب دکھلا جا بانکے سانوریا دہیان لگو موہی تو رارے
بسیا بجاکے یا کانا نے من ہر لینو مو رارے۔
قیصر پیا مورے دوارے آکے بجاج گئوایک۔
تان سُنا کے۔ گرگئو موپہ کیسو ٹونا رے یہ دیکھو نند کا چھورا رے۔
بسیا بجاکے یا کانا نے من ہر لینو مو رارے۔

ہوری دادرا

بھرماری اناری سے نے پچکاری رے۔
نئی ساری ہماری بگار ڈاری رے۔
سکھی ری جاوں تو جاؤں میں کیونکر اپنے گھر۔
پڑے گی ساس ننند کی نظر اگر مجھپر۔
جو پوچھا تیری حالت کہاں ہوئی ابتر۔
تو پیچھا اپنا چھوڑاؤنگی اُسنے کیا کہہ کر۔
سُنکے دیگا قصیر پیا لاکھوں گاری رے۔
بھرماری اناری نے پچکاری رے۔

ٹھمری بطرز

میں تو آئی ہوں خواجہ تیرے اب کہاں لگائی دیر۔ ی
تیری صو بس بسے اجمیر تری میں چیری اب بیگ خبر لو
اے داتا اجمیری
مت ڈولو گیل ہماری۔ دیکھو دیکھیں گی برجناری۔

میرا چھاڑو پنڈ مراری میں بنتی کرت ہوں تہاری۔
تم ماںجاؤ چلو جاؤ جاؤ بنواری ۔مت ڈولو۔
تو یہاں سے جارے جارے ۔چل چال ذرا دکھلارے
تو ہمسے نہ نین ملارے مان کہارسے ۔ ہم بات گھات سب
جانت توری اناری۔
میں اُن میں کی نہیں ناری ۔جو توسے جوڑوں یاری تو قصیر پیا
سے ہے جاری ۔جانت ہے دنیا ساری نہیں کرنی اپنی تیرے
سنگ میں خواری۔
مت ڈولو گیل ہماری۔

دادرا

گیا جب سے وہ آنکھوں سے آنکھیں ملا میرا چین گیا میری نیند گئی
کیا اُس بُت نے مجھپر خدا جانے کیا مرا چین گیا میری نیند گئی۔
جُدا جو ہم سے ہمارا وہ یار رہتا ہے۔
مثال برق یہ دل بیقرار رہتا ہے
خفا وہ کسلئے پروردگار رہتا ہے۔
یہی خیال ہمیں بار بار رہتا ہے

گیا جب سے وہ آنکھوں سے آنکھیں ملا مرا چین گیا مری نیند گئی

جدائی اس کی بھی دیکھو تو کس بلا کی ہے۔
کہ میں اکیلا ہوں اور ذات اک خدا کی ہے
نظر جو میری طرف قہر کی جفا کی ہے۔
خبر نہیں کہ خطا ہمنے اسکی کیا کی ہے
گیا جب سے وہ آنکھوں سے آنکھیں ملا مرا چین گیا مری نیند گئی

عیاں ہر ایک ادا سے ملال ہوتا ہے۔
قضیہ اسکو تراکب خیال ہوتا ہے
خیال وصل بھی لانا محال ہوتا ہے۔
الٰہی دیکھئے کیونکر وصال ہوتا ہے
گیا جب سے وہ آنکھوں سے آنکھیں ملا مرا چین گیا مری نیند گئی

ہوری بطرز

بجریوں کی کاٹ سے کٹاری موری ماری

کنہیا نے کیسی یہ ہوری مچائی۔ پنیاں بھرن نہیں جانید ے پنگھٹ وہ نٹکھٹ کرت لڑائی۔ پچکاری بھر ماری۔ نئی ساری رنگ ڈاری۔

کسی کو رنگ سے بوری کسی کو جھکجھوری۔
دُہائی برج میں دیتی پھریں ہیں یہ گوری۔
نرالے رنگ کی ہولی کنہائی کی دیکھی
کہ چولی مسکی ہوئی ہر لگائی کی دیکھی۔
قصیر پیا کی دیکھو ڈھیٹھائی۔
پنیاں بھرن نہیں جانے دے پنگھٹ وہ نٹکھٹ کرت لڑائی۔
کنہیا نے۔

داورا

گر بیّاں نہ ڈاروسیّاں چھاڈو بتیاں لاگوں پیاں۔
اتنی ارج موری مان۔ تم مانو موری بتیاں اوئی موئی دو کھت ہیں
چھتیاں۔ گربیّاں۔
گیل گیل موری مت آرے۔ چل چل پیا نسے قصیر پیارے
ہٹو ہٹو جاؤ۔ باتیں نہ بناؤ۔ مونہہ نہ دکھاؤ۔ مو سے نہ سہاو۔
سارِے گا ما پا دھا نی سا۔ سا نی دھا پا ما گا رِے سا

•✢•

بھیرویں بطرز

ہمسے بھیے دلگیر سکھی ری

کیسے بہرن جاؤں نیر دئی ری۔

جا نے ہی ندے پنگھٹ ٹٹ نٹکھٹ بیچ ڈگر موہے گھیر لئی ری

کیسے بہرن۔

برجوری موری سر کی گگریا۔ کرسے جھٹک کوری پھور دئی ری۔

کیسے بہرن۔

بن بولت کھولت پٹ گھونگٹ۔ یہ بھی بھلا کوئی بات بھئی ری۔

کیسے بہرن۔

قیصر پیا کوئی سمجھائے۔ بنتی کرت ہیں تو ہار گئی ری۔

کیسے بہرن۔

دادرا بطرز

کیسی تونے دہوم مچائی رے بشمبر بابو

کیسے نٹکھٹ نردئی سے پروری پالا۔

آوت جات نت گھیرت چھیرت۔ برجو نہ مانے کاہو بدہ نہ نند کو لالا

کیسے ٹھکٹ نردئی۔
پوری میں ٹھاڈو نین ملاوے سین چلاوے اور بولاوے کرے
وے وے چھالا۔
کیسے ٹھکٹ نردئی۔
قیصر پیا کے گن اور سکھی ری سن۔ انگ لپٹاوے بھیو مرے
جیا کا جنجالا۔ کیسے ٹھکٹ نردئی سے پروری پالا۔

دادرا

سکھی ری ایسے کی کیا پرتیت۔
جو جانے نا پریت کی ریت۔
ہمسے چھپ چھپ کے جات سوتن گھر پوچھو تو سوہیں کھات۔
جھوٹ بولن سے ڈرے نہ ٹھکٹ بہتر سے سمجھات۔
سکھی ری جانے نا پریت کی بات۔
بھور ہی بھور آوت ہے مرے ڈولت ہے دن رات۔
قیصر پیا ایسو ہرجائی نت نت ات ات جات۔
سکھی ری جانے نا پریت کی بات۔

ہوری بطرز

ارے اری آج شنکر دھوم مچائی

سکھی ری کانا کیسی کرت برجوری۔
مورا کر پکر دیکھو بیچ ڈگر موری موری کلائی گوری گوری۔
کانا کیسی۔
دوڑ جھپٹ جھٹ پٹ نٹ کھٹ نے۔ نئی رنگ سے چونریا بوری۔
کس موہنہ سے جاؤں سکھی اپنے گھر۔ اک تو ساس نندیا دورنیا
کا ڈر۔ دوجے قصیر پیا کو بڑو کٹھکوری۔ وہ پوچھے گا کونے
رنگوری۔
کانا کیسی کرت برجوری۔

ہوری بطرز داور اسٹن

صدا اے باری باری کیوں کرتا آہ وزاری

مت مارے رے پچکاری۔ تو بجارے گردھاری۔
بگڑے گی نئی رے ساری۔ یہ رنگت دیکھ ہماری۔
دیں گی ساس نندیا گاری۔ میں بھرن جاؤں نیر سب مجھے جانیدے

قصیر موری کا ہے کرے تو خواری۔
تو مانجار سے گردہاری۔

رسیا بطرز

مار کیوں نہ ڈاری موسے رسیا

اُنھیں سے جوروتم یاری مورے رسیا۔
جا کے گھر رین گجاری مورے رسیا۔
انھیں سے۔
دیکھو موسے بھورسے بھور نہ ستاؤ۔ ہٹو نہیں دونگی تو ہے گاری
مورے رسیا۔ اُنھیں سے۔
قصیر پیا مورا پنڈ کہیں چھاڑو۔ تم جیتے ہم ہاری مورے رسیا
انھیں سے جوروتم یاری مورے رسیا

دیگر رسیا

چلو جاؤ مورے پاس نہ آؤ رسیا۔ چلو جاؤ۔
جا سنگ رسیا رین گنوائی۔ واہی کو چھتیاں لگاؤ رسیا۔
چلو جاؤ۔

جانت ہیں ہم تمری گھتیاں ۔ ہٹو مورا جیا نہ جرا اور سیا۔
چلو جاؤ۔
قصیر پیا تو ہے لاج نہ آوت ۔ جھوٹی جھوٹی سوہیں کا ہے
کھاؤ رسیا ۔ چلو جاؤ

دادرا لطرز

کانٹا لاگو رے دیوریا موپہ سنگ چلا نہیں جائے

لیجاوت ہے دیوریا موکو تو کت اپنے سنگ
دیکھیں گے سب نر اور ناری ۔ گئی ہے تیری مت کیوں ماری
کیا اٹھی تجھے ترنگ ۔ موکو تو کت اپنے سنگ۔
گیل گیل توری مت ڈولے ۔ چل ہٹ اپنی ڈگر پر ہولے
تو نے پی لئی ہے کیا بھنگ ۔ موکو تو کت اپنے سنگ۔
ساس نندیا دورنیا ساری ۔ سن کے موری توری یاری ۔ رہجانگی
دنگ ۔ موکو تو کت اپنے سنگ۔
جا جا کے یہ لوگ لگائی ۔ کر سنگے دیکھ لگایا بجھائی۔
ہوگی قصیر پیا سے جنگ ۔ موکو تو کت اپنے سنگ۔

خمسہ رسیا بطرز وادرا

کہاں کو جاتے ہو اٹھ کر ذرا سُنو رسیا۔
ٹھہرو ٹھہرو تو سہی میری جان ٹھہرو رسیا
یہ اضطرابی کہاں کی ہے کہہ تو دو رسیا۔
خدا کے واسطے ٹھیرو ذرا رہو رسیا
ہمارے دلکو چرا کے کہاں چلے رسیا
زبان کی ہمیں کیوں تیزیاں دکھاتے ہو۔
ہمیں خبر ہے کہ اوروں کے آئی جاتے ہو
یقین کسکو ہے قسمو نپہ قسمیں کھاتے ہو۔
ہمارے سامنے باتیں عبث بناتے ہو
ہوئے ہو کسپہ بتاؤ تو مہرباں رسیا
یہ باتیں ہمسے بناؤ نہ بس چلو جاؤ
خماری آنکھیں دکھاؤ نہ بس چلو جاؤ
یہ بے پرو نکی اُڑاؤ نہ بس چلو جاؤ۔
ادھر کو آنکھ ملاؤ نہ بس چلو جاؤ
وہیں کو جاؤ رہے رات بھر جہاں رسیا

وہ بات کونسی ہے جو کہ بچپدار نہیں
عجیب دل ہے کہ جسکو ذرا قرار نہیں
قصور آپ کہیں گو ہزار بار نہیں
تمہاری بات کا کچھ ہمکو اعتبار نہیں
نکالو سامنے میرے نہ تم زباں رسیا

دیگر

عجب طرح کی تمہاری ہے دوستی رسیا
عدو سے یاری تو ہمسے دشمنی رسیا
ہماری تمسے نبھے گی نہ اب کبھی رسیا
تمہاری رسم محبت ہی دیکھلی رسیّا
پرے ہٹو نہ کرو ہمسے دل لگی رسیا
نہ چھیڑو ہمکو رہو ہمسے دور ہی رسیا
خدا کے واسطے بنجاؤ آدمی رسیا
تمہاری دیکھ کے صورت بناوٹی رسیا
نکل ہی جاتی ہے مونہہ سے بری بھلی رسیا
تمہاری ساری محبّت ہے ظاہری رسیا

بناو باتیں نہ تم ہم سے جاو بھی رسیا
نرالی تم ہی تو کرتے ہو عاشقی رسیا
نہ لینا بھول کے بھی دو دن کی کبھی رسیا
وگرنہ ہونے لگے گی کھلی کھلی رسیا
تم اپنی گوں کے غرض کے ہو مطلبی رسیا
تمھاری دیکھی طبیعت عجیب ہی رسیا
بڑے غضب کی ہے بچپن چلبلی رسیا
بدلتی رہتی ہے رنگت گھڑی گھڑی رسیا
کبھی ہے حور بغل میں کبھی پری رسیا
قصیر تم تو ہو ہرجائی واقعی رسیا

دیگر رسیا بطرز

میں کون کون دیس جاوں باپ لگو دیا
میں کیسے پنیاں بھرن جاوں ۔ جانے نہ دے رسیا
ٹھاڈو ری رہت نت مورے ری دوارے ۔ ٹارو ری نہ کاہو پدہ
دیکھو ڑے رسیا قصیر پیا کی دیکھو ڈیٹھائی ۔ نیناں ری ہلا کے مورا
من ہرے رسیا ۔ میں کیسے پنیاں بھرن ۔

دیگر رسیا

تمہاری قسموں کا کیونکر یقیں کریں رسیا
یقین آئے گا ہرگز نہیں نہیں رسیا
تمہیں کہو کہ گئے تھے نہیں کہیں رسیا
رہے تھے رات جہاں جاؤ تم وہیں رسیا
ملے ہیں ہائے ستانیکو کیا ہمیں رسیا

غضب ہے سوتے ہوئے فتنوںکو جگاتے ہو
نرالی چالوں سے ہستی مری مٹاتی ہو
بولا کے پاس رقیبوں کو تم بٹھاتے ہو
مثال شمع مجھے بزم میں جلاتے ہو
وہ ایسی کونسی تمنے خطائیں کیں رسیا

ہر ایک بات پہ پایا ہے تم کو بیر قصیر
تمہیں نہ سمجھے تھے اسد رجہ ہوشیار قصیر
غضب ہے مجکو سمجھتے ہو اب حقیر قصیر
یہ کس کی زلف دوتا میں ہوئے اسیر قصیر
کہ تم تو نکلے مرے مار آستیں رسیا

میرا چین گیا میری نیند گئی

ہوا جب سے جدا مجھ سے میرا صنم میرا چین گیا میری نیند گئی۔
نہیں صبر ہے دل کو خدا کی قسم میرا چین گیا میری نیند گئی۔
غمِ فراق کا صدمہ اُٹھائے بیٹھے ہیں۔
جگر پہ تیر محبت کا کھائے بیٹھے ہیں۔
نہ پوچھو ہم سے کہ کس کے ستائے بیٹھے ہیں۔
کلیجہ ہاتوں سے اپنا دبائے بیٹھے ہیں
ہوا جب سے جدا مجھسے میرا صنم میرا چین گیا میری نیند گئی۔
جدائی اُسکی ہوئی میری جان کی لیوا
غمِ فراق سے دشوار ہو گیا جینا
قمیصر دیکھئے کس طرح اُس سے ہو ملنا
نظر ہی آتا نہیں کوئی راستہ ایسا
ہوا جب سے جدا مجھسے میرا صنم میرا چین گیا میری نیند گئی۔

ملار سورداسی بطرز

گرجت آئے ہو بادرات ہی سکھ پایو

برسن کو آئے ری ماں بادر۔
بولن لاگے مُرلا دادر۔ برسن کو۔
بجری چمکت مینہا برست۔ قصیر پیا بن جیہ راترست۔
رس بھیجے موری چادر۔ برسن کو آئے ری۔

ہوری

برجوری دیکھوری گوری چونر موری رنگ سے بوری نیٹ اناری
کان۔ مورے بھر پچکاری ماری ساری ساری رے رنگ ڈاری
برجوری۔
ایسا نٹکھٹ دیکھا نہ سُناری۔ جیسا ہے یہ قصیر پیارے بھورے
ہی آئے سوتی کو جگائے۔ سنگ لیجائے ہوری لوچائے۔
مانے نہ کہنا یہ کانا دیکھو کیسا ہے دیوانا۔ بطرز سرگم۔
برجوری دیکھوری۔

ہوری بطرز غزل

نت آکے دوارے ہمارے کان کیسی ہوری کی دہوم مچاوت ہے
کاہو سونے نہ دے سکھ وہو نے نہ دے وہ تو بھورے ہی آن جگاوت ہے
عبیر گلال ملت مکھ کاہو کاہو کو انگ لپٹاوت ہے۔
رنگ سرنگ سے سب سکھین کو بیچ ڈگر انہواوت ہے۔
نت آکے دوارے۔
لے ملے کے تال مرزنگ دہول دف ناچت کووت گاوت ہے
کہا چھاواکی ایری سکھی وہ تو ایک ایک کو ناچ نچاوت ہے۔
نت آکے دوارے۔
قیصر پیا بند ابن گلین اودہم کیسو اٹھاوت ہے۔
اگ لگوا یسے پھاگ کھیلن کو سب کی لاج گنواوت ہے۔
نت آکے دوارے۔

ہوری دادرا بطرز

نہ چھیڑو سیاں بالی عمر لرکیاں
نا بورو دیکھو رنگ سے ہماری نئی ساری۔

چلو جاؤ جی جاؤ جی بنواری۔ نا بورو۔

ساس نندیا دورنیاں جیٹھیاں دیکھیں گی دیوینگی گاری۔ نا بورو۔

بھور سے ہی بھور نہ تم ہوری مچاؤ کانا۔ راہ لو اپنی ذرا چال دکھاؤ کانا

ہمسے اسطرح کی باتیں نہ بناؤ کانا۔ سنبھلو سنبھلو تو سہی ہوش میں آؤ کانا

قصیر پیا میں توسے ہاری۔

نہ بورو سیاں۔

دیگر دادرا بطرز ایضاً

نندیا نے کیسو ستایا گوری۔

انترہ

پیا سے ملن کو جانے نہیں دیوے۔ نت اٹھ رار کرت دیکھو ری

نندیا نے۔

قصیر پیا بن بالا جوبن مورا گھری گھری چھن یوں ہی گوری

نندیا نے۔

دادرا لطرز

سانوریا نے مارا رے نجر بھر کے

کنہیا نے مارا رے بریا بجا کے۔

انترہ

بندرابن کی کُنج گلن میں رے کوئی سکھی کیا کرے جا کے

کنہیا نے مارا رے۔

قصیر پیا مورا من ہر لینو۔ ایک ہی تان سُنا کے۔

کنہیا نے مارا رے۔



انترہ

پیا سے ملن کو جانے نہیں دیوے۔ نت اُٹھ رار کرت دیکھو

رہی۔ ننریا نے۔

قصیر پیا بن بالا جوبن مورا گھری گھری ملچھن یوں ہی گنوری۔

نندیا نے۔

بطرز دادرا

ہٹو چھوؤ نہ جوبنا کو میرے یہاں سے چلے جاؤ نا

دیکھو چھیر و نہ موکو میں جانوں ہوں تو کو۔

چلو ہٹو جاؤ نا ہٹو چلو جاؤ نا۔

جا رے جا رے قیصر تو تو بڑا ہے شریر۔ تو رے یہ چھلبل

میں جانوں چل چل چل۔

دیکھو چھیر و نہ موکو میں جانوں ہوں تو کو۔

چلو ہٹو جاؤ نا۔

ملار

بدریا برسن کو آئیں آج

بادروا کارے چھائے آج۔

انترہ

دادرا مور چکور کو کلا بن میں شور مچائے آج۔

اے بدروا۔

پوَن چلت سَن سَن قیصر پیا بن بکل کل کل۔ مو ہے اِک

پل کل نہیں آئے آج ۔

بادروا۔

دادرا

کاہے رُوکے ڈگریا ہماری رے ۔

دھری سر پہ گگریا بھاری رے ۔

کاہے روکے ۔

انترہ

جانے دو موکو دیکھو نہ مُڑ کو ۔ نہیں لونگی کھبریا تہاری رے ۔

کاہے روکے

انکھیں ہیں موری ۔ قصیر سیا توری ۔ نہیں لگت صورتیا

پیاری رے ۔ کاہے ۔

ملار دادرا

بدریا چھائے رہیں چھوں اور ۔

دادر مور چکور کوکلا ۔ بن میں کر رہے ہے شور ۔ بدریا ۔

بجری چمکت بادر گرجت ۔ لرجت ہے جیا مور ۔ بدریا ۔

رم جھم رم جھم میہا برست اور پون چلت جھکجھور۔ بدریا۔
قیصر پیا بر کھا میں سجنی۔ کہوں گئے اکیلی کو چھور۔ بدریا۔

ہولی لطرز

بدیسی سیّاں د نوا بہت گئے بیت
شام گوری نگوا میں کھیلت پھاگ۔
باجت تال مرد نگ ڈھول دف۔ گاوت ہوری راگ۔
گوری نگوا میں کھیلت پھاگ۔
دن کیوں کھووت کہا پری سووت۔ چل اٹھ بیٹھ ری جاگ
گوری نگوا میں کھیلت پھاگ۔
عبیر گلال کے بادر چھائے۔ رنگ کی رہی جھر لاگ۔
گوری نگوا میں کھیلت پھاگ
قیصر پیا واسے ہوری کھیلن کو۔ من میرے انوراگ
گوری نگوا میں کھیلت پھاگ۔

دادرا کھیمٹر میں

مائی ماسے نا کنہائی موسے کرت ڈھٹھائی۔

بات چلت موری پکڑ کلائی ساری چڑیاں کرکائیں اورانگیا کھسکائی
مائی ماسے نے نہ کنہائی موسے۔
تھیپپیا واکی بان پڑی رہے نگھہ آج لوگنوائی۔نت لرت لرائی۔
ماسے نا کنہائی موسے۔کرت ڈھٹھائی۔
موسے کرت ڈھٹھائی۔

ٹھمری بطرز

دیکھو مائی شام سرت اب آوے
دیکھو مائی جھک جھک بادر چھائے۔
داور مور پپیہا بولت کوئل سبد سنائے۔
دیکھو مائی جھک جھک۔
رم جھم رم جھم مینہا برست دامنی دمک ڈرپائے۔
دیکھو مائی جھک جھک۔
کل نہ پرت گھری پل چھین اُن بن لندن مدن ستائے۔
دیکھو مائی جھک جھک
نا جانوں کن بیا برمائے ہم برہن ترسائے۔
دیکھو مائی جھک جھک

وقصیر سپاسکھی رت برکھا میں پتیاں لکھیں نہ آئے
دیکھو مائی جھک جھک

بھجن دادرا

یہ دُکھڑا ہمسے سہو ہی نجائے۔
ترشنا نت اُٹھ جیا للچائے۔
کام کرودہ مدہ موہ لوبہ۔ مت سرتا رہی ستائے۔
یہ دُکھڑا۔
بشئے بھوگ بسرت نہیں نِس دن۔ بہت رہے سمجھائے
یہ دُکھڑا۔
قصیر سپا سنگ سکے بن۔ سُکھہ کب درس دکھائے۔
یہ دُکھڑا۔

ہوری

کان کی دیکھوری برجوری۔ کوری مٹکیا پھوری۔

انترہ

پنیاں بھرن کو جانے نہیں دیوے۔ مگہ میں مچاوت ہوری۔

کان کی۔
کاہو کے مکھ سے گلال ملوری۔ کاہو پکر جھکجھوری۔
کان کی۔
کاہو کی چونر رنگ سے بورسے۔ کاہو مارت گلچوری۔
کان کی۔
پھاگ کھیل کے یا کانا نے۔ بور ویں سب گوری۔
کان کی۔
قصیر پیا کے ہوری کھیلن کو۔ آگ لگو چالوری۔
کان کی دیکھوری برجوری۔

دیگر

کانا نے کیسی کینی ڈھیٹھائی۔ ڈگر چلت ہوری مچائی۔
کانا نے۔
بھر پچکاری مورے سن مکھ ماری۔ بھورسے ہی بھور اٹھوائی۔
کانا نے۔
عبیر گلال ملو مورے مکھ سے۔ اور انگ سے لپٹائی۔
کانا نے۔

بیچ بزجبناری ساری نپٹ اناری - لاج گنوائی موری مائی -
کانا سے نے -
ایک تو موری موری زم کلائی - دوجے چولی مسکانی -
کانا سے نے -
کان سنا تھا جو انکھین دیکھا - قیصر بر وہر جائی -
کانا سے نے کیسی کینی ڈھٹھائی -

دادرا

لاگی رے کیسی نینوں کی کٹریا -
چین پرت نہیں لندن بلچین - ترپ ترپ نت جاگی رے
کیسی نینوں کی کٹریا -
قیصر پیا واکی ترچھی نجریا - جن لاگی کہو واگی رے -
کیسی نینوں کی کٹریا -

دادرا

آنے جانیکی دم کے خبر ہی نہیں -
پڑا ہوا ہے وہ آنکھوں نیہ پردۂ غفلت بہ بری بھلی نظر آئی نہ اپنی کچھ حالت
مرنے جینے پر اپنے نظر ہی نہیں -

بشر ہے کیسا ظلوم وجہول تو دیکھو + کبھی نہ یاد خدا کی یہ بھول تو دیکھو
اسے کچھ بھی تو خوف وخطر ہی نہیں

خبر کسی کو نہ دنیا کی ہے نہ عقبیٰ کی + پڑی ہوئی ہے جسے دیکھا اسکو اپنی ہی
کوئی حنا لی طمع سے بشر ہی نہیں

لکھا ہوا ہے قصیر آپکی یہ قسمت میں + کہ بعد مرگ وہاں ہو قیام جنت میں
جہاں غیر کا ہو گا گذر ہی نہیں -

دیگر

کوئی دنیا میں ایسا بشر ہی نہیں
جسکی پڑتی ہو تم پہ نظر ہی نہیں
جوانی چڑھتی ہوئی ہے ابھار کے دن ہیں -
ابھرتا آتا ہے جوبن نکھار کے دن ہیں
شباب جوش پہ ہے کیا بہار کے دن ہیں
بناؤ کرنے کی راتیں سنگار کے دن ہیں
کہیں لمتا تو رشک قمر ہی نہیں
نشہ میں مست جوانی کی ہے یہ عالم ہے
بلا سے زلف پریشان ہے تو کیا غم ہے

یہ سادگی ہے بناوٹ سے کچھ نہ محرم ہے
جفا کا ذکر ستم کا خیال بھی کم ہے
ابھی ہوش کی اپنے خبر ہی نہیں

چھری سی لئے ہوئے ہر دم ادا نکلتی ہے
نظر کی تیغ سر بزم کھنچکے چلتی ہے
حنا بہانیکو خوں ہاتھ میں مچلتی ہے
ستم کے سانچے میں شمشیر ناز ڈھلتی ہے
اُسے روز جزا کا خطر ہی نہیں

عجیب شکل کا دیکھا وہ رشک ماہ منیر
کہ جسکا ثانی جہاں میں نہ نکلا کوئی قصیر
بھویں کمان ادھر ہیں اُدھر ہیں پلکیں تیر
غرض جہان میں اُسکا نہیں ہے کوئی نظیر
نظر آئی کسی کو کمر ہی نہیں

دادرا

کہیں دم دیکے ہمکو نہ جایا کرو
ہمیں دم بدم پہ دم میں نہ لایا کرو

ہماری جھوٹی قسم کیوں قصیر کھاتے ہو۔
ہمیں خبر ہے جہاں رات دن گنواتے ہو
انھیں کے جاؤ جہاں روز آتے جاتے ہو۔
علی الصباح ہمیں آکے کیوں ستاتے ہو
ہٹو جاؤ نہ تم مونھ دکھایا کرو۔

قصیر تیری تو ہرجائی پن کی عادت ہے
لگی ہوئی ترے پیچھے بہت بری لت ہے
تجھے تو اپنے ہی مطلب غرض کی الفت ہے
ہمیں تو ایسے ہی لوگوں سے خاص نفرت ہے
بھلے مانس ہو تو یہاں نہ آیا کرو

دادرا

بری صحبت میں احباب نہ بیٹھا کرو
اپنی نیکی بدی کو تو سوچا کرو۔

برے جو ہوتے ہیں اُن سے برائی ہوتی ہے
بھلے ہی لوگوں سے آخر بھلائی ہوتی ہے
جب آدمی سے یہاں خود نمائی ہوتی ہے

اُسی کی دیکھتے ہیں جگ ہنسائی ہوتی ہے۔
ایسے ویسے کو موہنہ نہ لگایا کرو۔
بُری صحبت میں۔

جو چاہو دُنیا میں ہو نام آوری اپنی۔
بدی جو تم سے کرے اُس سے تم کرو نیکی۔
سلوک کرنا کسی سے یہ ہے بڑی خوبی۔
کہ ایسی باتوں سے ہوتا بھی خدا راضی۔
مگر اُسکا کہیں تم نہ چرچا کرو۔
بُری صحبت میں۔

زمانہ حال کی رنگت عجیب دیکھتے ہیں۔
کہ جو امیر تھے اُن کو غریب دیکھتے ہیں۔
نصیب اپنا تو اب یہ نصیب دیکھتے ہیں۔
کہ اک کی دوستی میں سو رقیب دیکھتے ہیں۔
اب خدا جانے کیا ہوگا دیکھا کرو۔
بُری صحبت میں۔

ہوری ایطرز

موپہ بار اجوری رنگ ڈارو

دیکھوری دیکھو کانا کی برجوری گوری۔
بیچ ڈگر مورا کر پکر کر۔ نرم کلائی موری موری۔ دیکھو۔
چھین جھپٹ موری سرکی گگریا پھوڑ دئی لوری گوری۔
رنگ سرنگ کی پچکاری بھر ماری بھیج گئی ساری ساری۔
ہماری قصیر پیا سے نا کھیلو ہوری تم یہاں سے چلوری چلوری۔
دیکھو کانا کی برجوری گوری۔

غزل

بڑہی ہوئی ہے ہر اک کی اُمنگ ہولی میں۔
شراب اُڑتی ہے چھنتی ہے بھنگ ہولی میں۔
انوکھا دیکھا کنھیا کا رنگ ہولی میں۔
لئے پھرے ہے وہ سکھیوں کو سنگ ہولی میں۔
ہوا یہ بھیگ کے چولی کا رنگ ہولی میں۔

کسی کی ڈھیلی کسی کی ہے تنگ ہولی میں۔
کسی کی بیاں مروڑے کسی کے چوے گال
ہر اک سے کرتا پھرے ہے وہ جنگ ہولی میں۔
کسی کے ملتا ہے مکھ پر گلال اور عبیر۔
کسی پہ ڈالے ہے ہنس ہنس کے رنگ ہولی میں۔
نچا رہا ہے ہر اک کو طرح طرح کا ناچ۔
بجا رہا ہے دف و ڈھول چنگ ہولی میں۔
ہر اک بنا ہوا پھرتا ہے آج متوالا۔
بڑھی ہوئی ہے نشہ کی ترنگ ہولی میں۔
عجیب رنگ کی دیکھی قیصر کی صورت۔
کہ جس نے دیکھی ہوا ہے وہ دنگ ہولی میں۔

ٹھمری بطرز

نردئی سے پیت دی نہ کرو گھر جاؤ للا جو بھئی سو بھئی
چلو جاؤ چھیل انھیں کے گیل جنکے تم سنگری رین رہے۔

انترہ

تورہی سانوری صورت نہیں نیکی لگت۔ اب کاہیکو اتنی ہنتی کرت

وقصیر پیا مورا جیرا جرت جاون سے شام تم میت بھئے۔

چلو جاؤ جھیل اُنھیں کے گیل۔

دادرا بطرز

جاؤ جاؤ سیاں میں تو ناہیں بولوں تو سے

چلو ہٹو جاؤ بالم جیا نہ جراؤ۔ جیا نہ جراؤ مورا جیا نہ جراؤ۔

انترہ

ہسوں بہانا کر جاؤ سوتن گھر۔ اور بھیر موری تم جھوٹی جھوٹی سوہیں کھاؤ

چلو ہٹو جاؤ بالم

قصیر پیا مورے دہورے مت آؤ۔ پرے ہٹو جاؤ نہ مو سے نکھہ نہ دکھاؤ۔

چلو ہٹو جاؤ بالم جیا نہ جراؤ

دیگر بطرز ایضاً

دیکھو دیکھو سیتیاں موری چھوؤ ناہیں چھتیاں۔ چھوؤ ناہیں چھتیاں موری چھوؤ ناہیں چھتیاں۔

انترہ

قصیر پیا تم انھیں سے کے جاؤ جن سنگ گنواؤ پسند ن دن رتیاں۔
دیکھو دیکھو سیتاں۔

دادرا

تری یاری میں دشمن زمانہ ہوا
ہوئے ہیں اپنے پرائے تمام دشمن جان
رہا نہ حال دل زار کا کوئی پرساں
اک جلاپا یہ دل کا لگانا ہوا
تری یاری میں۔
پھنسا ہے طائر دل جب سے دام الفت میں
بری طرح سے گرفتار ہے مصیبت میں
بڑی مشکل قصیر اب چھوڑانا ہوا
تری یاری میں۔

ہوری سورٹھہ

بطرز۔ چل ہٹ نند کے للا گردہاری۔ موری بنگری مُرک گئی رے

چل ہٹ ہٹ نٹکھٹ بنواری۔ موری چنری بجھودئی رے

انترہ

بھر پچکاری ماری آن اچانک بنگیا کیا انجھول۔ قیصیر پیا توہے لاج نہ او

بیچ سارے لوگن میں پت کھودئی رے۔ موری چنری بجھودئی رے

ہوری دادرا

کنوے پانی نہ جانا نجر لاگی

دیکھو کانا نے مورے سنگ کیسی کینی۔ نئی رنگ سے چنر باگا ر دینی۔

دیکھو۔

انترہ

بھورے ہی بھور آن اچانک ڈگر میں کان۔ نے لیکے کینج نیچ دی

موسے ساری سان۔

گوری کر سے جھٹک کے مٹک چھینی

باتاں ایسی ہوری سے کانا کی ہیں قیصیر۔ جانیدیا نہ گھر کو نہ بھر نے دیا

سے ہے نیر۔

اور لاکھن لگائی میں پت لینی۔ دیکھو

ہوری بطرز ایضاً

اپنے ٹکھٹہ سے کیسے کوئی کھیلے ہوری۔ برجوری مروری موری بیاں لوری

انترہ

چھیڑت ہے آت جات ہمیں جان جان کر بل چھل پہ گوری دیکھو رنا وان کا ن کے
کچھو وکھیت نہ اپنی پرائی گوری۔ اپنے ٹکھٹہ سے
کاہو پہ رنگ ڈارے کے چونر بگاردی۔ کاہو کی کھینچ تان کے سب انگیا پھاردی
بیچ کیپنچ میں کاہو لت پت کنوری۔ اپنے ٹکھٹہ سے
جمنا کے تیر ٹھاڈو ہے اِت اُت لگائی بھیر۔ بھرنے کو نیر جاؤں تو بھرنے نہ دیت بیر
بڑے نپٹ اناری سے پالا پروری۔ اپنے ٹکھٹہ سے۔
ہوری کھیلا کے کان کنو کہاں یان بند
چھوڑیگا تو قصیر سے چھوڑیگا یوں ہی چھند
یہاں بسو وہی چھاڑو کہوں اور چلوری
اپنے ٹکھٹہ سے کوئی کھیلے ہوری۔

ہوری دادرا بطرز

پیا سونے دے مسکو نکرموسی بات صبح ہونیکو آئی جگی ساری رات
نہ کھیلوں نہ کھیلونگی میں تو سے پھاگ ٭ چلا جارے اناری تو نگری سے بھاگ

انترہ

نت نت دوارے مورے آوت گاوت ۔ کاہو اور کو جاکے تو دیجو یہ راگ
نہ کھیلوں نہ کھیلونگی ۔
جاؤ نہ کانات مت آنا ۔ نہیں توری اُتارونگی پاگ ۔ نہ کھیلوں نہ کھیلونگی
قصیبہ پیا پت لیت ہماری ۔ ایسے پھاگ کھیلن کو لگو تورے اگ ۔
نہ کھیلوں نہ کھیلونگی ہیں تو سے پھاگ

دیگر دادرا

دیکھو مانو جی مانو جی جاو جی کان ۔ نئی ساری ہماری تو رنگ سے نہ سان
دیکھو مانو جی مانو جی ۔

انترہ

بھورے ہی آوت ہوری مچاوت ٭ نہیں نیکی لگت ہے ہمیں توری بان
دیکھو مانو جی مانو جی ۔

چل چل ہٹ ہٹ چھاڑ پنگھٹ بٹ ۔ موسے جانیدے جانیدے کہنا تومان
دیکھو مانوجی مانوجی ۔

جو تم چاہت سو ہم جانت ۔ ناداں ۔ موہے انجان نہ جان ۔ دیکھو مانوجی مانوجی
قصیر پیا توری پت لے لونگی ۔ نہ دونگی نہ دونگی جوبن ہی کو دان ۔
دیکھو مانوجی مانوجی جاؤ جی کان ۔

ہوری بطرز ۔ چھب دکھلا جا بانکے سانوریا دھیان لگو موہے تورا رے
ہوری کھیل سکے یا کانا نے کیا گت کینی موری رے ۔

انترہ

رنیٹ اناری پچکاری بھرماری ۔ چنری بھجو دئی ساری رے ۔ قصیر پیا پیچ ڈگر ڈگر
سگری بنگری توری رے ۔ ہوری کھیل کر یا کانا نے کیا گت کینی موری رے

دیگر بطرز ایضاً

پھاگ کھیلن کو وا کانا سے جیا چاہت ہے مورا رے ۔

انترہ

ہے بلوان کان کیسو دیکھوں ۔ کیسے سب سکھین بورا رے ۔
قصیر پیا انکھین نہیں دیکھا ۔ ہے کارا یا گورا رے ۔

پھاگ کھیلن کو واکا نا سے جیا چاہت ہے مورا رے۔

هوری جھنجھوٹی۔ نندگام جن جاوری گوری لے گلال مکھ میرے ملوری

آج کان سنگ کھیلوری ہوری۔ برجوری واکی دیکھو چلوری۔

انترہ

پنیاں بھرن کاہو جانے نہ دیوے۔ سب سکھین کو روکے کھروری۔
قصیر پیا سے۔ ابکے پھاگن ہیں۔ لروری لرائی پت رہو نا رہوری۔
آج کان سنگ کھیلوری ہوری۔

دیگر بطرز ایضاً

پنیاں بھرن جن جاوری گوری بیچ ڈگر کانا کھیلت ہوری۔

انترہ

کاہو کی چونر رنگ سے بوری۔ کاہو کے مکھ سے گلال ملوری۔ کاہو نے ٹکھٹہ
کرت ٹھٹوری۔ کاہو پکر مارت گلچوری۔ پنیاں بھرن جن جاوری گوری۔
کر برجوری موری بیاں مروری چھین جھپٹ مٹکی گوری پھوری۔ قصیر پیا دیکھو
و بٹھہ بوری۔ کاہو بدہ ٹا رہی نہ ٹروری۔ پنیاں بھرن جن جاوری گوری۔
بیچ ڈگر کانا کھیلت ہوری۔

ہوری بطرز

خواجہ پیا پیارو سُنجریا خواجہ پیارو

موہے پنیاں بہرن نہیں دیت ری۔ تیروایری جسبو دہاکان

انترہ

موسے کھیلن چاہے ہوری۔ برجوری کرت ٹھٹوری

تیروایری جسبو دہاکان

موری رنگ سے بگارے ساری۔ کیسو تکھٹ نپٹ اناری

تیروایری جسبو دہاکان

نت گیل گیل موری ڈوے۔ اور گھونگٹ پٹ میرو کھوے

تیروایری جسبو دہاکان

پت لیت قصیر ہماری۔ نیو ہوری کو بہیو سے کہلاری

تیروایری جسبو دہاکان



ہوری

نجر کوئی ایسا ہنیں آتا سات
کہ جس سے کہے دل کی بات
ایسے ویسے تو بہت ڈولت ہیں۔ انکی یاری سے جیا گھبرات
نجر کوئی ایسا ہنیں آتا سات
آپ تو جائے سوے سوتن سنگ موہے بہورے ہی آئے جگات
نجر کوئی ایسا ہنیں آتا سات
جب ہم بوجت سانچی سانچی کہدو۔ تو جھوٹی جھوٹی باتیں بنات
نجر کوئی ایسا ہنیں آتا سات
گھڑی گھڑی پلچھن تارے ہی گن گن۔ میں نے ساری گجاری ہے رات
نجر کوئی ایسا ہنیں آتا سات
قصیر پیا مطلب کے گرجی۔ وا کی تہمسا کہی نہیں جات
نجر کوئی۔



ہوری کھماچ

بطرز

کاہیکو بیاہے بدیس رے لکھی بابل مورے

رنگ سے بگاری کان رے ۔ نئی ساری ہماری

انترہ

نا میں بولی ناہیں چالی ۔ بھر پچکاری ماری رے ۔ نئی ساری ہماری

پنسیان بہرن موہے جانے نہ دیتی ۔ پت لینی بنواری رے ۔ نئی ساری ہماری

پنپٹ اتاری سجھاوت ہاری ۔ ساری ٹھاری برجناری رے ۔ نئی ساری ہماری

کہا مکھ لے گھر جاؤں ری سجنی ۔ کو توجتن بتاری رے ۔ نئی ساری ہماری

ساس نندیا دور نیاں جٹھنیاں ۔ لرینگی موسے ساری رے ۔ نئی ساری ہماری

قیصر پیا دیکھے گا تو دیگا ۔ لاکھن ہی موہے گاری رے ۔ نئی ساری ہماری

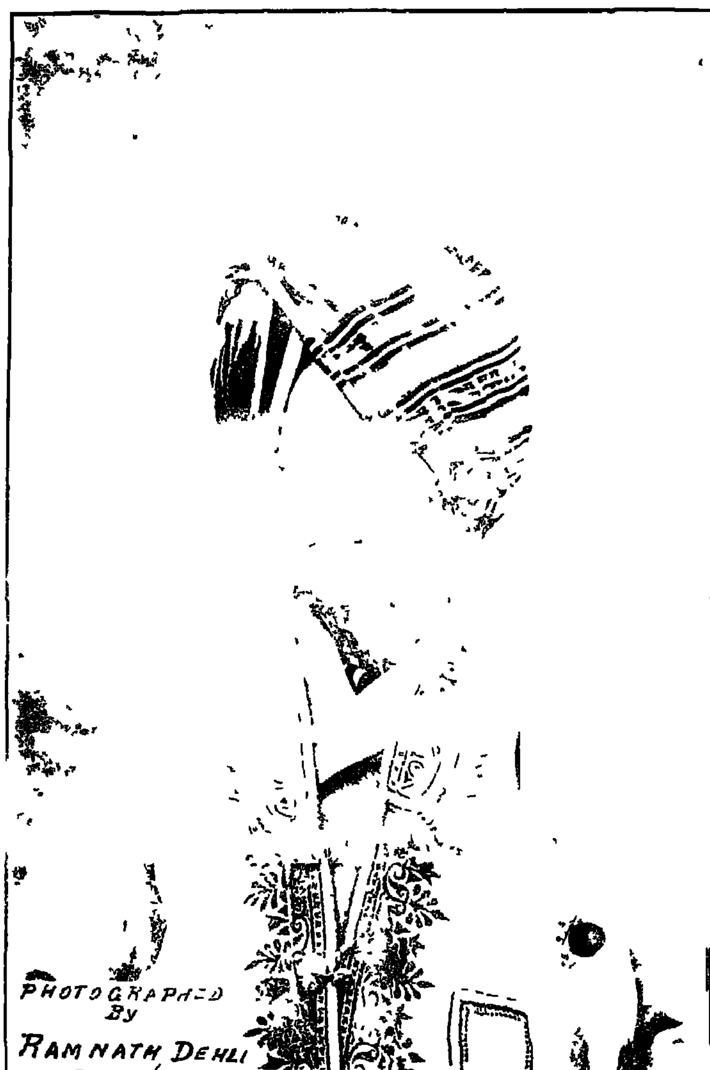


ہوری پیلو بروا

کیسے کھیلے ری ہوری کوئی ایسے کے سنگ

انترہ

برجوری ہوری نئی چوپڑپر۔ شام سندر گوری ڈر گیو رنگ
کیسے کھیلے ری ہوری کوئی۔
پنیاں بھرن کاہو جانے نہ دیوے۔ اک اک سکھین سنگ کرت ہے جنگ
کیسے کھیلے ری ہوری کوئی۔
ابیر گلال ملت مکھ اوپر۔ ڈارے کے رنگ لپٹاوت انگ
کیسے کھیلے ری ہوری کوئی۔
کھیلت ہولی پکر کر چولی۔ کاہو کی ڈھیلی کینی کاہو کی تنگ
کیسے کھیلے ری ہوری کوئی۔
یا کانا کی ہوری کو رنگ دیکھ۔ ساری برجناری ٹھاری رہ گئیں رنگ
کیسے کھیلے ری ہوری کوئی۔
قصیر پیا سہاگن ہیں لوری۔ پی پی کے بھنگ بھئو باورو نہنگ
کیسے کھیلے ری ہوری کوئی۔



منشی گوري شنکر "قصبر"

DELHI PRINTING WORKS DELHI.

قطعہ تاریخ

تاثرِ تازہ خیال از جناب منشی چندی پرشاد صاحب شیدا دہلوی

جس کا شہرہ تھا ایک عالم میں — چھپ گئی ہے وہ دلپذیر کتاب

ہے وہ رنگِ نشاطِ لاثانی — آپ اپنی ہے بے نظیر کتاب

معرفت کا ہے رنگ سر تا پا — دیکھے گر دیدۂ بصیر کتاب

رنگِ مضمون نوائے دلکش ہے — کلکِ مانی کی ہے صریر کتاب

[illegible]ریم کی راہ کا نشان ہے یہ — ہے یہ عرفان کی اک لکیر کتاب

[illegible]نگ کہتے ہیں۔ — گانے والوں کی دستگیر کتاب

طبع کا سال اس کی اے شیدا
تم لکھو نغمۂ قصیر کتاب

۱۹ ۶ ۱۸

شیدا دہلوی

تقریظ بےنظیر

از نتیجۂ فکر نازش بے مثال بلبل شیریں مقال جناب منشی برجموہن صاحب دتاتریہ المتخلص بہ کیفی دہلوی مدظلہٗ

میں ٹھیک نہیں کہہ سکتا کہ مجھ کو کس کا زیادہ مشکور ہونا چاہیئے مصنف نغمۂ قیصر کا یا مالکان دہلی پرنٹنگ ورکس کا۔ اگر قیصر صاحب یہ گلدستہ تصنیف نہ کرتے تو ہم کیونکر اس غذائے روح سے مستفید ہوتے۔ اور اگر مالکان مطبع اس گوہر بے بہا کو بے پروا اور مستغنی المزاج مصنف کی ردی کی ٹوکری سے اٹھا کر اسے حلیۂ طبع سے مزین نہ کرتے تو کسی کو اس نغمہ کی کانوں کان خبر بھی نہ ہوتی۔ اس لئے اس عقدۂ مشکل کو یہیں چھوڑ کر اب میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔

اگر میں اپنے معزز دوست حضرت قیصر کی شان میں چند الفاظ لکھوں تو لکھنے کے سوا اور کچھ نہیں ؎

بہر کجا کہ روم وصف دوستاں گویم

برائے یار فروشی دکاں نمے باید

حضرت قیصر جس خاندان کے ایک ممتاز فرد ہیں وہ دارالخلافہ شاہجہان آباد کے چیدہ اور برگزیدہ خاندانوں میں سے ہے۔ ہمیشہ اس میں ایسے اصحاب

پیدا ہوتے رہے ہیں جنکے قلم کا لوہا سبھوں نے مانا۔

تاریخی واقعات کو جانے دیجئے حضرت مشتاق مرحوم کے پاکیزہ کلام کے ساتھ نام نامی دہلی کے بچے بچے کی زبان پر ہے۔ مرزا غالب مرحوم کو جس قدر ناز مشتاق کی استادی پر تھا اس سے ظاہر ہے کہ کس شان کی مشتاق کی شاعری تھی۔ اسی قیمتی کان کے ایک جواہر حضرت قصیر ہیں۔ طبیعت کا چلبلاپن مضمون کی آمد۔ اسلوب کی چستی۔ بیان کی شوخی۔ زبان کی شستگی جن سے آپ کی غزلیں سراپا مرصع ہوتی ہیں۔ آپ کے ہر شعر میں جلوہ گر ہے۔ داغ مرحوم کے بعد یہ شرف آپ ہی کے کلام کو ملا کہ ادہر مشاعرہ میں غزل پڑہی ادہر وہی ہر شخص کی زبان پر ہے۔

اس مجموعہ میں غزلیں نہیں بلکہ ٹھمریاں اور دوسری ہندی چیزیں ہیں۔ علم زبان کے محققوں کے لئے یہ واقعہ واقعی حیرت خیز ہوگا کہ ایک شخص دو مختلف الاصل زبانوں پر یکساں قدرت رکھ سکتا ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ یہ کہ کیونکر ایسی دو زبانوں کا اعلیٰ درجہ کا شاعر ہوسکتا ہے۔ سودا کا سوز عشق۔ بہاری کی فضیلت آتش کی عالی خیالی۔ اور گیشو کی رنگیں بیانی اور فصاحت آپ کے یہاں موجود ہے تو میر کا درد۔ غالب کی بلند پروازی۔ ذوق کی فصاحت اور داغ کا چلبلاپن۔ آپ کے مصرع مصرع سے نمایاں ہے۔ واقعی ان کمالات کا اجتماع کیا متقدمین اور کیا متاخرین ہم کسی ایک شاعر میں نہیں پاتے۔ اور آجکل

تو یہ حال ہے کہ ایک زبان میں کمال حاصل کرنا بھی مشکلات سے ہے۔

میں نے اس مجموعہ کو اول سے آخر تک پڑھا اور غور سے پڑھا۔ اس کی قرار
واقعی توصیف میں زبان قلم قاصر ہے۔ اس سے زیادہ کلام کی شیرینی۔ زبان کی
نگینی۔ نکات بندی شاعری کی خوش اسلوبی۔ بیان کی خوبی۔ مضامین کا
اچھوتا پن۔ بول چال کا سہانا چلبلاپن۔ آپ آج کل کہیں نہ پائیں گے۔ کاویہ کے
النکاروں سے ہر پارۂ نظم مرصع ہے۔ اسپر خوبی یہ کہ الفاظ کی ثقالت مذاق سخن
پر کہیں بار ڈالتی ہے نہ مضمون بندی کی دقت پسندی تفکر کے دریا میں غوطہ دیتی
ہے وہی پیاری پیاری سیدھی سادی باتیں ہیں جو برج کی کماریاں اور مہابن
کی گوپیاں بال گوپال سے کیا کرتی تھیں۔ شوخی کی ادا ہے تو ثقہ اور سنجیدہ
معرفت کو سنکار کا جامہ پہنایا گیا ہے تو نہایت موزوں گویا ملیریا کے مریض کے
لئے شکر کی غلافی کونین کی گولی بنائی ہے۔ ہم جانتے ہیں جو سحر حلال مرلی منوہر
کی بنسری کی صدا میں تھا۔ لیکن ہمکو یہ خبر نہ تھی حضرت قیصر ہندی میں بھی جادو بیانی
کا ایسا ہی معجزہ دکھا سکتے ہیں جیسا اردو میں۔

دل میں بہت کچھ ہے مگر وقت تنگ ہے اور پھر طول طولانی کا خوف۔
اس لئے یہیں ختم کرتا ہوں۔

دعا ہے کہ حضرت قیصر اپنی باکمالی کے اثر سے اسی طرح مدتوں اہل دل
کے دلوں کو تازہ اور شگفتہ کرتے رہیں اور اس کے صلے میں ان کے دل کو

بھی ہمیشہ بشاشت اور شادمانی حاصل رہے۔

کرنال — برجموہن دتاتریہ کیفی

ار مارچ سنہ ۱۹ء — دہلوی

تقریظ

از

شاعر نازک خیال فقید المثال عالیجناب پنڈت امر ناتھ صاحب ساحر دہلوی

شکر ہے پروردگار عالم کا جس کی ذات پاک سے صفات کا قیام ہے اور جس کی تعریف میں قلم قاصر اور زبان لا کلام ہے۔ من بعد پیغمبران نیک نفس کو جو سخنور ہوا اور ان [illegible] نہاد بزرگوں کو تسلیم ہے جن کے وجود بابرکت سے گلشن سخن آراستہ ہوا [illegible] ہے اور رنگا رنگ کے گل و غنچے اس چمن زار میں شگفتہ ہو کر اپنے رنگ و بو سے قلوب کی تسخیر کا باعث ہوئے اور ہیں اور ہوتے رہیں گے [illegible] سخن میں ہزار ہا قسم کے گل بوٹے ہیں جو اپنے اپنے رنگ و بو میں جدا جدا ممتیز ہوتے ہیں۔ ماہران فن اور نقادان سخن ہر ایک گل و غنچہ کو نظر میں رکھتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ کس پایہ کی فضیلت کا وہ مستحق ہے۔ صرف لطف نگاہ کا

موجب ہے۔ یاقوت روح کا مخزن۔ اگر محض لطف نگاہ ہی کو خوشنمائی کے طرز ملحوظ کیا گیا ہے۔

اگر قوت روح ہے تو عرق و عطر کس درجہ قدر کے لایق ہیں۔ ابتدا سے تا حال یہی صورت چلی آتی ہے۔ اور جب تک کہ سرزمین سخن سیراب اور شاداب رہے گی یہی صورت قایم رہے گی۔

اب اُس نہال تازہ کو ملاحظہ فرمائیے جو ہمارے مکرم منشی گوری شنکر صاحب قصیر دہلوی نے ذاتی آبیاری سے اس گلزمین میں لگایا ہے۔ اُسکی آب و تاب و حسن و خوبی کی داد دیجئے اور اسکے جو گل و غنچہ کہ شگفتہ ہو رہے ہیں اُنکی رنگارنگی سے نظر کو طراوت اور مشام جان کو تازگی پہنچائیے۔ مرزا صائب نے کیا خوب فرمایا ہے۔ ؎

صاحب دو چیز می شکند قدر شعر را
تحسین ناشناس و سکوت سخن شناس

ساحر [illegible]

از نتیجۂ فکر نازک خیال جناب منشی چندی پرشاد [illegible]

در مخزن جگر ہر چند جمع بود — دلال گشتہ دیدہ بدامان فروختم

زبانوں کا علم جاننے والوں نے مضبوط دلیلوں سے بڑے زور کیساتھ

اس دعوے کو پایۂ ثبوت تک پہنچا دیا ہے کہ زبان پاک سنسکرت خوبیوں کے لحاظ سے
تمام گزشتہ اور موجودہ زبانوں کی ماں ہے ۔ جو لیٹن اور گریک سے زیادہ فصیح اور بلیغ
دونوں سے زیادہ وسیع الشان ہے ۔ راستی پسند طبیعتیں موجودہ یورپین
ہند یا ایشیائی سچائی کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتی ہیں ۔ اور جن طبائع میں تعصب
یا ضد کا مادہ پیدا کر دیا ہے اگر وہ قیامت تک بھی نہ مانیں تو ہمارا کیا نقصان
ہے ۔ اور کھلی آنکھوں بدیہی ثبوت دیکھ کر بھی انکار کر دیں تو ان کا کوئی
علاج نہیں ۔

اسی پاک زبان سنسکرت کی لاڈلی اور چہیتی بیٹی بھاشا ہے ۔ جو اپنی وسعت
فصاحت ۔ نزاکت اور شیرینی میں تمام زبانوں سے ایک مبصر کی نگاہ میں
اول درجہ رکھتی ہے ۔

اگر غور سے دیکھا جائے تو ایک محقق اس نتیجہ پر آسانی سے پہنچ سکتا ہے ۔
نظم کے لئے اول درجہ میں سنسکرت اور دوم درجے میں بھاشا سب زبانوں سے
فوق لے گئی ہیں ۔ ان دو درجوں کے بعد تیسری کسی زبان کا درجہ قائم ہو سکتا
ہے ۔ لوگ [illegible] میں زبان فارسی کا نام لیں گے ۔ لیکن میں بزور کہونگا
سنسکرت کی ایک بگڑی ہوئی صورت کا نقشہ ہے ۔ اس کے
سوا علحدہ کوئی زبان نہیں ۔

بھاشا کی شاعری میں یہ عجیب تکلف ہے کہ تھوڑے لفظوں میں بہت

سا مطلب بیان کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر دو ایک بھاشا زبان کے دوہے ہی لکھ دینے کافی ہیں جنکو شوق ہو وہ لالہ بہاری لال صاحب کی ست سئی اور دیگر ایسی ہی کتابیں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

اسمین ہیں ہلاہل مد بھرے سویت سشیام رتنار
جییت مرت جھک جھک پرت جوں چتوت اکبار

آنکھ کی تعریف اس سے زیادہ پر اثر فصیح اور بلیغ کسی دوسری زبان کا کیسا ہی مستند شاعر کیوں نہو ایک شعر میں اس خوبی اور صفائی کے ساتھ ادا نہیں کر سکتا ہے

نتھ مکتا دو ترم بھیو اپ آدہر کی پائیں
نین سین گنجا بھیو ہنس مکتا ہو جسا ہیں

نتھ کا موتی ہونٹوں کے سایہ سے لال بن گیا اسپر تعجب کی نگاہ سے جو دیکھا تو آنکھ کی پتلی کے عکس سے کالا ہو گیا اس رنگ بدلنے پر جو ہنسی آئی تو دانتوں کی سفیدی کے عکس سے پھر موتی بن گیا۔ اس دوہے میں موتی کے ساتھ ہونٹوں آنکھوں اور دانتوں کی تعریف بھی کر دی گئی ہے کیا نازک خیالی اور فصاحت و بلاغت ہے۔

گو زمانہ کی نیرنگی نے طبیعتوں میں بفکری خیالات میں سکون قائم ہونے نہ رکھا۔ ادھر وقت کی نا قدر دانیوں نے وہ امنگ اور ترنگ سب خاک میں ملا دی

جوہر آدمی بن یہاں نظر آتی تھی۔ تاہم شوخ مزاج چلبلی طبیعتیں کچھ نہ کچھ بنا کام
کرتی رہتی ہیں۔

اس گئے گذشتہ زمانہ میں بعض مشہور استادوں کے طفیل زبان بھاشا
کے چراغ کہیں کہیں اب بھی اپنی مہماں نواز شعاعوں سے بہتیرے دلوں کو متوجہ
کر رہے ہیں۔ مثلاً اردو زبان کے مستند اور بلند پایہ شاعروں میں حضرت فصیح الملک استاد
داغ دہلوی و جناب منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی کے شاگرد ہندوستان بھر
کے بڑے بڑے شہروں میں اپنے اپنے کلام کے بے نظیر کمالات دکھا رہے
ہیں۔ لیکن بھاشا شاعری کا ستارا کچھ ایسا ماند پڑا ہوا ہے کہ بہت کم اسکی
روشنی دکھائی دیتی ہے۔ گو فن موسیقی کے عنصر لطیف میں اب بھی اسکی قدر ویسی
ہی موجود ہے جیسا کہ پہلے تاریخوں سے معلوم ہوتا ہے لیکن اس فن کے
مرد میدان بہت ہی کم نظر آتے ہیں۔

صد آفریں ہے ہمارے محترم دوست منشی گوری شنکر صاحب قیصر بلہوری
کو کہ آپ نے باوجود مختلف افکار دنیوی۔ فکر معیشت اور ناتندرستی کی حالت میں
کثیر التعداد ٹھمریاں۔ دادرے۔ اور بعض خاص برج بھاشا میں جو اور بھاشاؤں
میں پہاڑی ورچھوکتی ہے تصنیف فرما کر کتابی صورت میں ترتیب دیئے ہیں
منشی قیصر صاحب کی زبان نہایت پاکیزہ اور شستہ ہے جسپر بے ساختگی کی
طرز ادا اور بھی سونے پہ سہاگہ ہوگئی۔ پریم کے پاک رنگ میں ڈوبے ہوئے

کرشن جی مہاراج بندرابن اور گوکل کے کنجوں میں گوالنوں سے دودھ اور مکھن بطور ٹیکس وصول کر رہے ہیں۔ کہیں ہولی کے تہوار پر رنگ کی پچکاری لئے ہوئے بانکی ادا سے گوالنوں کا رستہ روک رہے ہیں۔ کہیں اُن کی رسیلی مرلی۔ بانسری دلوں کو موہ رہی ہے ہیں گوالنیں اُن کی رسیلی لاگ میں بیتاب اور جوشِ جوانی کی اُمنگ میں اپنا پاک ولی پریم ظاہر کر رہی ہیں۔

غرضکہ کتاب کیا ہے ایک عطر مجموعہ ہے جس میں طرح طرح کی دلآویز خوشبوئیں مشامِ دل و دماغ کو معطر کر رہی ہیں۔ یا ایک گلدستہ ہے جس میں رنگ برنگ کے پھول اپنی لطافت اور نزاکت کی وہ بہار جو سدا بہار پر بھی طعنہ زن ہے۔ دکھا رہے ہیں۔

منشی صاحب کی طبیعت ماشاءاللہ چشم بد دور ایک دریائے بے پایاں ہے یا ایک بحرِ ذخار ناپیدا کنار ہے جس میں غور اور فکر کے ساتھ غوطہ زنی کرنے والوں کو طرح طرح کے بیش قیمت جواہرات ملتے ہیں۔ دعا ہے کہ یہ کتاب مقبول عام ہو۔

شیدا۔ دہلوی

•✦•

تقریظ

از نتیجۂ فکر

جناب خواجہ فہمید حسین صاحب نازک رقم اکبر آبادی

گو فن شاعری ہمیشہ سے ہندوستان میں برابر جاری ہے مگر اسکو
ان سلاطین خاصکر بادشاہان مغلیہ نے کمال عروج پر اپنی فراخ حوصلگی
پہنچا دیا تھا۔ اُردو۔ فارسی۔ شعرا تو کثرت سے اس زمین مینو آئین میں گل
ں کرتے رہے ہے اور کرتے رہتے ہیں۔ مگر برج بھاشا کے معدودے
عر ہی باکمال گزرے ہیں جنکی نظمیں اس وقت تک عجیب لطف اور
پیدا کر رہی ہیں۔ اور جن اصحاب کو ان سے مذاق روحانی ہے وہ بڑا انتہا
لطف اٹھاتے رہتے ہیں۔ اور جن کو ان سے مذاق نہیں ہے وہ بھی ایکدفعہ
تو اسکی شیریں کلامی اور دلکشی کی داد دیئے بغیر رہ نہیں سکتے۔

فی زمانہ ہمکو یہ خیال تھا کہ اب اس طرز خاص اور زبان بھاشا میں کوئی

تصنیف کرنے والا نظر نہیں آتا۔ مگر شکر ہے کہ یہ ہمارا خیال غلط نکلا۔ آج
ایک کتاب نغمۂ قصیر جس کے مصنف منشی گوری شنکر صاحب قصیر دہلوی
ہیں۔ دلی پرنٹنگ ورکس کی معرفت ملی۔ اسکو شروع سے آخر تک لفظ بلفظ
دیکھا۔ واقعی قصیر صاحب نے اس زبان میں جو کمال حاصل کیا ہے وہ انہی
کا حصہ ہے۔ جو قابلِ تحسین ہے۔ اس کتاب میں۔ دادرے۔ ٹھمریاں بھجن
ہولیاں وغیرہ وغیرہ بھاشا زبان میں تحریر فرمائی ہیں۔ جو اس قدر دلکش ہیں
کہ انسان کو دو چار مرتبہ بغیر ورق گردانی کرائے نہیں چھوڑتی ہیں۔

گو یہ بات مسلمہ ہے کہ بھاشا نہایت پیاری زبان ہے اور جو خوبی اس
زبان میں ہے وہ اردو زبان میں بمشکل مل سکتی ہے۔ اس خاص زبان میں
فی زمانہ شاعری کرنا اور ایسا عمدہ مجموعہ بنانا معمولی کام نہیں ہے۔ نمایاں یا

حضرت قصیر نے جو جو استعارات اور خوبیاں اس مجموعہ میں دکھائی ہیں سننے
قبول
خاص انہی کا حصہ ہیں۔

اس مجموعہ کو دیکھکر تلسی داس۔ کبیر۔ دین درویش۔ وغیرہ کے بھی کلام
کا لطف آجاتا ہے۔

غرضکہ یہ مجموعہ ارباب نشاط کی جان ہے۔ اور وہ اس مجموعہ سے اپنے فن
میں ایک خاص شان پیدا کر سکتے ہیں۔

ہم منشی صاحب موصوف کی محنت و جانفشانی کی صدق دل سے داد

دیتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ خدا اسکو مقبول عالم کرے۔ اس کے ساتھ ہی یہ ذکر نہ کرنا اور روا نہ دینا واقعی بڑا ظلم ہوگا۔ کہ دلی پرنٹنگ ورکس نے اسکو اپنی عالی حوصلگی سے نہایت عمدہ چھپوا کر اور زرکثیر لگا کر زیور طبع سے مزین کیا ہے۔ یہ مالکان مطبع کی دریا دلی کو ظاہر کرتا ہے۔ لہذا ہم کو مالکان مطبع کی شکرگزاری ضرور کرنی چاہیے کہ ان کی بدولت آج اس مجموعہ بے نظیر کو زیور طبع سے آراستہ ہو کر شائقان کی نظروں میں سمانے کی عزت حاصل ہوئی ہے

آثم نازک رقم اکبرآبادی

مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۱۷ء

قطعہ تاریخ

از نتیجہ خیال شاعر بے مثال منشی پیارے لال صاحب رونق دہلوی

ہے عجب کتاب کیونکر نہ ہو جائیں مقبول و دلپذیر
حسن سے ہے بھر دیا کوٹ کوٹ کر مجموعہ ترانہ ہے دلچسپ و بے نظیر

رونق نے لکھا مصرعہ تاریخ انتخاب
دلکش ہے لاجواب ہے یہ نغمۂ قصیر

۱۹ ۱۷

تاریخ طبع نغمهٔ قصیر از عالیجناب کنور ربدی کشن فروغ وکیل ساکن بلند شهر

چو شد طبع این نغمهٔ دل پذیر — که در دهر او را نباشد نظیر

دلِ دهر در شادمانی گرفت — رهِ عیش جستند برنا و پیر

مغنی به چنگ و رباب است مست — به بلبل شده خامه ام هم صفیر

ترنم سرایان عشوه گران — نمودند اهل جهان را اسیر

تو گوئی در باب عیش و نشاط — کشادند بر هر غریب و امیر

گلستان معنی و باب سخن — سخن مختصر لیک معنی کثیر

بنازش فدا زهرهٔ و مشتری — به نظمش عطارد بدل خورده تیر

همانا یکی بزم آراسته — که مشتاق او بند شاه و وزیر

و یا هست گلزار ارباب عیش — برد فضل حق آمد ابر مطیر

ز طبع خردمند یزدان پرست — دبیر زمان گو ذی شنکر قصیر

چه خوش نسخه لاجواب آمد است — فروزان گهر همچو بدر منیر

من ابا بکه دارد سر التفات — عیانست [illegible]

مراد او تصدیع تحریر سال — پذیرفتم احکام او [illegible]

منم بنده لطف و احسان او — صد احسان او بر صغیر و کبیر

به تعمیل حکمش چو پرداختم — برآوردم این ارمغان حقیر